

شفاء العلیل
ترجمہ
القول الجمیل

تصنیف

للعالم ربّانی حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی

مکتبہ
دعوت اسلامی
لاہور

سید امین الدین * ادب منزل
یا کینا چور کراچی

بِمَا نَشَاءُ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شفاء العلیل تبرجہ القول الحمیل

مصنف

عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

باہتمام حاجی محمد ذکی عفی عنہ نمبرۃ عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب

سبع ایچ ایم
سید کبیری

ادب منزل، پاکستان چوک - کراچی ۱

مطبع

ایجوکیشنل پریس کراچی

تاریخ طبع

مارچ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوم

مئی ۱۹۷۲ء



مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل

بابو بازار — ڈھاکہ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۸	اشراک با خدا۔	۷	دیباچہ مترجم
۲۹	تصدیق کاہن وغیرہ	۱۰	مقدمہ مصنف
۳۹	پیغمبروں اور فرشتوں کو برا کہنا		پہلی فصل
۴۰	ترک نماز وغیرہ		بیعت کے مسئلہ ہونی کا بیان
۴۰	قتل ناحق	۱۳	
۴۱	تحقیق و تفصیل کبائر		دوسری فصل
۴۳	تفصیل شعب ایمانیہ		بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان
	چوتھی فصل	۱۸	حکمت بیعت
	مشائخ جیلانیہ (قادر یہ) کے	۱۹	اقسام بیعت صوفیہ
۴۷	اشغال کا بیان	۲۸	حکمت تکرار بیعت
۵۰	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۲۹	
۵۲	بیان ذکر خفی دورہ قادریہ		تیسری فصل
۵۳	طریقہ پاس انفاس		مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان
۵۵	طریقہ مراقبہ	۳۵	تفصیل گناہ کبیرہ۔
۵۵	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ	۳۸	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۸	طریقہ اثبات مجرد	۵۶	طریق معیت
۷۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	۵۶	اقسام مراقبہ قرآنیہ
۷۹	طریقہ مراقبہ بسیط	۵۷	مراقبہ فنا
۸۴	کلمات نقشبندیہ	۵۹	برائے کشف و قانع آئندہ
۸۵	ہوش دردم	۶۰	طریقہ کشف ارواح
۸۶	نظر بر قدم	۶۱	برائی حصول امور مشکلہ
۸۷	سفر در وطن	۶۱	برائی انشراح خاطر و دفع بلاہا
۸۸	خلوت در انجمن	۶۱	برائے شفاء مریض و غیرہ
۸۹	یاد کرد		
۹۰	بازگشت		
۹۱	نگاہ داشت	۶۳	پانچویں فصل
۹۱	یادداشت	۶۶	مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان
۹۲	وقوف زمان	۶۷	ذکر علی و خنی
۹۲	وقوف عددی	۶۷	پاس الفاس
۹۲	وقوف قلبی	۶۸	شیخ کے ساتھ ربط قلب
۹۲	تصرفات نقشبندیہ	۶۹	مراقبہ چشتیہ
۹۳	طریقہ تاثیر طالب یعنی توجہ دادن	۷۰	شرائط چلہ نشینی
۹۵	حقیقت ہمت	۷۲	کشف قبور و استفادہ بدان
۹۵	سلب مرض	۷۲	صلوۃ المعکوس
۹۶	طریقہ توبہ بخشی	۷۲	صلوۃ کن فیکون
۹۶	طریقہ تصرف قلوب		چھٹی فصل
۹۷	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۷۵	مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۲۲	آیاتِ شفا برائے مریض	۹۷	طریقہ اشرف خواطر
۱۲۳	سی و سہ آیت برائے دفع از سر و محافظت	۹۷	طریقہ کشف وقایع آئندہ
۱۲۳	از زردان و درندگان	۹۸	طریقہ دفع بلا
۱۲۷	برائے حفظِ جیبک	۹۹	اشغالِ طریقہ مجددیہ
۱۲۷	برائے حاجتِ روالی		
۱۲۸	نماز برائے قضائے حاجت		ساتویں فصل
✓ ۱۳۱	عملِ آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ		حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل
۱۳۲	برائے دفع جن از خانہ	۱۰۳	کابیان
✓ ۱۳۲	باجھدین دور کرنے کیلئے	۱۱۳	فراستِ صادقہ
۱۳۵	برائے زنی کہ فرزندش نہ زید		
۱۳۵	ایضاً برائے فرزندِ نرینہ		آٹھویں فصل
	اعمال برائے چشم زخمِ ساحرہ کہ در سندی		خاندانِ ولی اللہی کے اعمالِ مجربہ
۱۳۵	ڈائن و ٹمھیا گویند	۱۱۶	کابیان
۱۳۷	برائے چشم زخم	۱۱۶	برائے کشائشِ ظاہری و باطنی
۱۳۹	ایضاً برائے چشم زخم	۱۱۷	برائے دردِ دندان و دردِ سر و دردِ ریا
۱۳۹	برائے مسح و مریضِ مایوسِ العلاج	۱۱۸	برائے دفع حاجت و ردِ غائبِ شفا مریض
۱۳۹	برائے گم شدہ	۱۱۸	برائے گزیدنِ سگِ دیوانہ
۱۴۰	برائے شناختنِ دزد	۱۱۹	برائے دفعِ فاقہ
۱۴۱	برائے بردہ گریختہ	۱۱۹	بیدار شدن از شب
۱۴۲	برائے انجامِ حاجت	۱۲۰	عملِ حفظِ اطفال
۱۴۲	طریقہ استخارہ	۱۲۱	برائے امان از ہزار آفت
۱۴۴	افسوس نہائے تب	۱۲۲	برائے خوفِ حاکم

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
	دسویں فصل	۱۴۴	برائے خنازیر
	آداب ذکر اور وعظ گوئی کا بیان	۱۴۵	برائے سرخ بادہ
۱۶۳		۱۴۵	برائے ضعف بصر
	گیارہویں فصل	۱۴۵	برائے صرع
	سلسلہ مطرقت حضرت مصنف کا بیان		نویں فصل
۱۷۳			آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان
۱۷۹	سند سلسلہ قادریہ	۱۴۷	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیام مترجم

نَحْمَدُكَ اللَّهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
عَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ۔

آما بعد۔ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدات اہل دین میں
سرفراز کرتا ہے کہ بعض تخلص حجاب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول بحیل فی بیان سوا
سبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی الدین محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت
مال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت ہے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے
بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نااہل سے بیعت کر لیں ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس
کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں
رکھتا لیکن لفظوائے اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں
ایت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذکرین کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پردوں
سے اتار آسمان تک چھپا لیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے ان کو

یہ مختصر حدیث دماز کا اس کے نگے یوں ہے کہ جب فرشتے جناب یاری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم
ملائکہ وہ بہت جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاک اور برائی کے یاد کرتے ہیں
یہ کو اور تعریف کرتے ہیں تیری سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تہجد کرتے ہیں تیری یعنی لا حول پڑھتے ہیں پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھ کو ہوویں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت
پاک کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھے
بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اسے رب ہمارے نہیں دیکھی
(باقی صفحہ ۸ پر)

بجائے تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا اس کو
ہاں بیٹھ گیا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کو بھی بجھاؤ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے
والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کا وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث
مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے الشارح اللہ تعالیٰ نظم۔

سبب دل تیرے کارگو میں ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا
اور کیا عجب ہے رحمت نے علت سبب انگیر سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمے
کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاں باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت
مترجم کے دعائے مغفرت کرے۔ مصرع۔

وَلَا رَحْمَةً مِنْكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ

یا بجلد کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے۔
پہلی فصل اور دوسری فصل اقسام بیعت اور اس کے احکام اور شرائط ہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) انھوں نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں
فرشتے اگر دیکھیں وہ اس کو تو بہت ہوں اس پر حرص کرنے والے اور بہت طلب کریں اس کو اور بہت کریں انکی محبت
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرما
ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اسے رب نہیں دیکھا انھوں نے اس کو
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ اس کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اس کو تو بہت ہوں اس سے
بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرتا ہوں میں تم کو تحقیق میں نے بخش دے گا
ان کے پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص ان میں تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنے والوں میں سوائے
ایکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم الجلساء لاسی جلسہم یعنی ایسے بیٹھنے والے ہیں گواہ

بہشت ہوتا ہمشین ان کا انتہائی یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ عود جل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲۔

۱۵ یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حقہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے ہیں سے زمین پر ڈال دیتے
نظر کے رنہ کیلئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب ہے عجب بھی انکی برکات ہیں سے کچھ مل جاوے ۱۶۔

تیسری فصل سالکین کی تربیت کی ترتیب میں۔

چوتھی فصل مشائخِ قادریہ کے اشغال میں۔

پانچویں فصل مشائخِ چشتیہ کے اشغال میں۔

چھٹی فصل مشائخِ نقشبندیہ کے اشغال میں۔

ساتویں فصل آل کا اشغال یعنی تحصیل نسبت میں۔

آٹھویں فصل عزائم اور اعمال میں۔

نویں فصل عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں۔

دسویں فصل وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں۔

گیارہویں فصل سلاسل طریقت کے استاد میں۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں با محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کے تراجم الفاظ میں

تقدیم اور تاخیر واقع ہو اس واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظی

حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور ان کے خلیفہ الرشید علامہ عصر مسند ہر مولانا

شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی

ذیل کے فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد

ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمے کو اپنے مزید

کرم سے قبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور مصحح اور ناشر اور سائر اہل دین کو اس

کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے۔ آمین

نحر علی عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ مصنف

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ قُلُوبَ
بَنِي آدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّفَيْضَانِ الْأَنْوَارِ
مُتَهَيِّئَةً لِإِيْدَاءِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ -
وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْأَخْيَارَ دَاعِينَ وَهَادِينَ إِلَى طُرُقِ
اِكْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْإِذْكَارِ
ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً يَقُومُونَ
بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ
الرَّاسِخِينَ الْأَبْرَارِ -

وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ
عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ
مِنَ الْأَشْرَارِ -
وَجَعَلَهُمْ سُرَجَاءً يَهْدِي النَّاسَ
بِهَافِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيعَةِ إِلَى قُرْبِ
مُخْبَرِ -

فَمَنْ كَانَ لَهُ قَنَبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ
وَهُوَ شَهِيدٌ فَقَدْ رَشِدَ وَكَانَ النَّعِيمُ

سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں
کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تقویٰ
معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا۔
اور بھیجا انبیاء برگزیدہ اخبار کو داعی
اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الہی کی تحصیل
کی راہیں بتا دیں عبادات اور اذکار سے۔
پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے
یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو ان کے علم اور ارشاد
کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں۔
اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ
حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرورت پہنچا سکیں گے
جو شریران کے معاند اور منکر ہوں گے۔

اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیاء کو
چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت
کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا
کے قرب کی طرف۔

سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق
کو سنا دھیان کر کے سو وہ راہ پا گیا اور اس کے

الْمُقِيمِ وَالْجَنَّاتِ وَالْأَنْهَارِ

وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلَّى
فَقَدْ غَوَى وَهُوَ وَلَهُ
الْجَحِيمُ وَالْحَمِيمُ وَمَا
لَهُ مِنْ أَنْصَارٍ

نَحْمَدُكَ وَنَسْتَغِيثُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوذُ بِكَ
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِي اللَّهُ فَلَاحُ مُضِلُّهُ
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَاحُ هَادِي
لَهُ وَلَشَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَلَشَهِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ أَمَّا سَلَكُهُ بِالْحَقِّ
بَشِيرًا وَنَذِيرًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں۔
اور جس نے اس ہدایت سے روگرداں
اور سرکشی کی سوراہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور
اُس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور
کوئی اُس کا مددگار نہیں۔

ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے
مدد چاہتے ہیں اور اُس سے مغفرت مانگتے ہیں
اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی
برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو
اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں
اور جس کو اُس نے بہکایا اُس کا کوئی راہ بتانے
والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود
برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا
کوئی سا جھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے
پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ
نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کر کے حق تعالیٰ
اُن پر اپنی رحمت نازل کرے اور اُن کی آل اور
اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا۔

أَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَلِيَّ اللَّهِ
بْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ تَعَمَّدَ اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْجَبِيمِ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا إِلَى النَّجِيِّ
الْمُقِيمِ هَذِهِ فُصُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى أَصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَنْصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَا

لہ بشیر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرنے والے دار کافروں کو ساتھ دوزخ کے ۱۲

مِنْ مَشَارِئِهَا النَّقْشِ بِنْدِيَّةٍ وَالْجَيْلَانِيَّةِ وَالْجَشْتِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
سَمَّيْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَلَعَنَهُ
تَوَكَّلْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ ربیٰ شیعہ
عبدالرحیم کا ان دونوں کو ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں۔ اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت
دامی کی طرف ٹھہرا دے۔ یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اس پر
جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر تسنؤم نے اپنے نقشبندی اور
قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ان فصلوں کا
قول الجلیل فی بیان سوار السبیل میں نے نام رکھا۔ اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز
ہے اور نہیں بچا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی
والا۔

پہلی فصل

بیعت کے مستنون ہونے کا بیان

اس فصل میں مستنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں۔

حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مصرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو غنیمت اُن کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَدَّى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَيَسْتَوْثِقْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَالتَّجَاهِدِ وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثُّبَاتِ الْقَرَارِيِّ مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى

اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت

سہ اکرنا مل کیجے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اس لئے کہ پیر کے آگے تو بہ گناہوں سے کرتا ہے اور قرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجا لاؤں گا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر یہاں پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ آڑے رہنے کا گناہوں پر ہے تو وہ البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مسیح کی وہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ اق

التَّمَسُّكُ بِالسُّنَّةِ وَالاجْتِنَابُ
عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحَرَجُ عَلَى الطَّاعَاتِ
كَبَاصَحِّ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْنِي سُنَّةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى
أَنْ لَا يَنْحَنَ.

وَدَوَّى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ
نَاسًا مِنْ قُرَّاءِ الْمُهَاجِرِينَ
عَلَى أَنْ لَا يُسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا
فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ
فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُ
وَلَا يُسْئَلُ أَحَدًا.

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ
أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى
سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْإِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ
فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً
فِي الدِّينِ.

ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے

مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں۔

بَقِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا
بِمَا أُنْزِلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِلْكَتَابِ

الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور
بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص و شائق
ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی
عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر۔

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج ہاجرین سے بیعت
لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں ہو
ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کورا
گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھالیتا
تھا اور کسی سے کورا اٹھانے کا بھی سوال نہ کرتا تھا۔

اور جس میں شک اور شبہ نہیں وہ یہ
ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام
کے نہ برسیدل عادت تو وہ فعل سنت دینی کے
کتر تو نہیں۔

باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
خلیفہ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس
کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو انار
اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے

وَالسُّنَّةِ وَهُزْكَ بِإِلَامَةِ فَمَا فَعَلَهُ
عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُتْمًا
لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ
مَعْلَمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَهُزْكَ
لِلْإِمَامَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ
الرَّاسِخِينَ۔

پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنا بر خلاف
کے کیا وہ خلفاء کے واسطے سنت ہو گیا ہو
جو فعل کہ بھیت تعلیم کتاب اور حکم
ترکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے
واسطے سنت ہوا۔

ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں۔

فَلَنَبْحَثَ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ آيِ
قِسْمٍ هِيَ فُطِنَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ مَقْصُودَةٌ
عَلَى قَبُولِهِ الْخِلَافَةَ وَأَنَّ الَّذِي
تَعْتَادُ الْصُوفِيَّةُ مِنْ مَبَايِعَةِ
الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا ظَنُّ
فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّسْبِيحِ
بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ
شَاهِدٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَرِيرٍ عِنْدَ
مَبَايِعَةٍ فَقَالَ وَالتَّصَدَّقْ بِكُلِّ مُسْلِمٍ
وَأَنَّكَ بَايِعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ
لَوْمَةً لَا تُحِبُّ وَيَقُولُوا يَا جَبَّارُ

تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ
وہ کون قسم میں سے ہے سو بعض لوگوں نے یہ
گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت
اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت
ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً
کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اس کے
جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام
پر اور گا ہے تسک بالسنتہ پر اور صحیح بخاری
گوای دے رہی ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی
اُن کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی
لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی قوم انصار سے سو
یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر
کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں

حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ
يُجَاهِرُ الْأَمْرَاءَ وَالْمُلُوكَ بِالرَّدِّ
إِلَازِكَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ
وَأَشْطَرَطَ الْإِجْتِنَابَ عَنِ التَّوْحَةِ
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكُلِّ ذَلِكَ مِنَ
التَّزْكِيَةِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

سوان میں نے بعض لوگ امراء اور سلاطین
پر کھل کر بلا خوف رد انکار کرتے تھے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں
سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ توحہ کرنے سے پرہیز
کریں۔ ان کے سوائے بہت امور میں بیعت
ثابت ہے اور وہ امور از قسم تزکیہ اور امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔

ف توصاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں۔

توحق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی
بیعت خلافت کی بعضی بیعت اسلام لانے
کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی رسی پکڑنے کی اور
بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد
میں مضبوط رہنے کی۔

اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفاء کے
زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے
وقت میں بیعت اسلام تو اس واسطے متروک
تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے
ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا
نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر
اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر
تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفاء
کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ

فَأُحَقِّقُ أَنَّ الْبَيْعَةَ عَلَى أَقْسَامٍ
مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ
التَّقْوَى بِحَبْلِ التَّقْوَى وَمِنْهَا
بَيْعَةُ الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا
بَيْعَةُ التَّوْتُّنِ فِي الْجِهَادِ

وَكَيْفَ نَسْتَبِيْعَةُ الْإِسْلَامِ
مَنْزُكَةً فِي مَنْ
الْخُلَفَاءِ أَمَّا فِي مَنْ
الرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَلَا تَدْخُلُ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ
فِي أَيَّامِهِمْ كَانِ غَالِبًا
بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا
بِالتَّالِيفِ وَإِظْهَارِ الْبُرْهَانِ
وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَأَمَّا

فِي غَيْرِهِمْ فَذَلِكُمْ كَانُوا
فِي الْأَكْثَرِ ظُلْمَةً فَسَقَةٌ لَا
يَهْتَمُّونَ بِأَقَامَةِ السُّنَنِ

وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ التَّمَلُّكِ بِحَبْلِ
التَّقْوَى كَانَتْ مَثْرُوكَةً أَمَّا
فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
فَلِكثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ
اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأَذُّوْا فِي
حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ
إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَّا فِي
زَمَانِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ إِفْتِرَاقِ
الْكَلِمَةِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مَبَالِغَةُ
الْخِلَافَةِ فَتَهَيَّجَ الْفِتْنُ وَكَانَتْ
الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُفْقِهُونَ
الْمُخْرَقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا
انْدَرَسَ هَذَا الرَّسْمُ فِي
الْخُلَفَاءِ ائْتَهَرَ الصُّوفِيَّةُ
الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِسُنَّةِ
الْبَيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک
تھی کہ اُن میں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت
سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے
اور اسی طرح تقویٰ کی رسی تھامنے
کی بیعت زمانہ خلفاء میں متروک ہو گئی
تھی خلفائے راشدین کے زمانے میں
تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک
تھی جو روزانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متاذب
ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو اُن کو
کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کے بیعت کی
تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا
اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں
کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے
تو فساد اٹھے بیعت مذکور متروک تھی اور
اُس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قائم مقام
بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی
ملوک اور سلاطین میں معدوم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے
فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت اختیار کی واللہ اعلم

ف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندر اس رسم بیعت
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلائے تو اس کو اس کا اجر
ملے گا اور اُن لوگوں کا بھی اُس کو اجر ملے گا جو اُس سنت پر چلیں

دوسری فصل

بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان

اس فصل میں سنیت، بیعت اور اُس کی غایت اور منفعت اور اُس کی شرائط وغیرہ

کا بیان ہے۔

وَلَعَلَّكَ تَقُولُ أَخْبِرْنِي عَنْ
الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَمْ سُنَّةٌ
تَحَرَّمَ مَا الْحُكْمَةُ فِي شَرْعِهَا ثُمَّ
مَا شَرُطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ
مَا شَرُطُ الْمُبَايَعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايَعِ
وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكَرُّرُ الْبَيْعَةِ
مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ
مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ
مجبور بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے
یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت
کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے
پھر بیعت کر لے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے
والے میں ایفاء سے بیعت کس کو کہتے ہیں۔ اور عہد شکنی
کیا ہے پھر کیا جائز ہے مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما
کثیر سے یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں
سلف سے بیعت کے وقت۔

جواب سوال اول | قَاتُولُ أَمَّا
الْمَسْئَلَةُ الْأُولَى فَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْعَةَ
سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِأَنَّ
النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَقَرَّرَ بُوَائِبُهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيلٌ عَلَى تَنَافُثِ

سو میں کہتا ہوں سائلوں سوالات کے
جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھ
لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے
کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی اور اُس کے سبب سے حق تعالیٰ کی
نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت

تَارِكُهَا وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ مِنَ الْأُئِمَّةِ
عَلَى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ -

کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ وینہ تارک
بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع
ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔

حکمت بیعت | اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار و رد
ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل
مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔

جواب سوال دوم | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ

الثَّانِيَّةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
أَجْرَى سُنَّتَهُ أَنْ يُضَيِّطَ الْأُمُورَ
الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَّةَ فِي النَّفُوسِ
بِأَفْعَالٍ وَأَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَمَنْصِبَهَا
مَقَامَهَا كَمَا أَنَّ التَّصَدِيقَ بِاللَّهِ وَ
رُسُولِهِ وَالْيَوْمَ الْآخِرِ خَفِيٌّ فَأَقِيمَ
الْإِقْرَارَ مَقَامَهُ وَكَمَا أَنَّ رِضَى
الْمُتَقَاتِدِينَ بِبَذْلِ الشَّيْءِ وَ
الْمُبِيعِ أَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَأَقِيمَ
الْإِيجَابَ وَالْقَبُولَ مَقَامَهُ -

فَكَذَلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيمَةُ
عَلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي وَالتَّسْكُتُ

سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر
کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ
جو نفوس میں پوشیدہ ہیں اُن کا ضبط افعال
اور اقوال ظاہری سے ہوا اور اقوال قائم
مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق
اللہ اور اس کے رسول اور قیامت
کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے
تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا۔ اور چنانچہ
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور
مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب
اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا۔
سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقویٰ کی رشی کو مضبوط پکڑنا

۱۱ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائرہ ہو گئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصر مومن ۱۲
۱۳ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائرہ ہو گئے یعنی قیمت اور بیع میں تصرف کرنا
اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۴۔

بِحَبْلِ الثَّقْوَى خَفَى مُضْمَرٌ
فَأَقِمْتَ الْبَيْعَةَ مَقَامَهَا۔

سوال سوم | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ
أَمُورٌ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَ
السُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ الْمَرْتَبَةَ
الْقُصْوَى بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ
الْمَذَاهِبِ أَوْ اجْتَلَدَ لَيْسَ وَغَيْرَهُمَا
وَحَقَّقَ عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَ
أَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْإِعْرَابِ
وَالْقَصَصِ وَمَا يَنْصِلُ بِذَلِكَ۔

امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو
اُس کے قائم مقام کر دیا۔

مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت
لینے والے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند
امور ہیں جن کا بحیثیت شرط پایا جانا ضروری
ہے شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری
مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے
بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر
مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند
تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا
ہو اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کر لیا ہو اور
اُس کے معنی اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان
نزدول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جواب
س کے قریب سے اُس کو جان چکا ہو۔

ف۔ یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت تاسخ اور منسوخ اور احکام
مستنبطہ قرآنی کی۔

وَمِنْ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ
قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ
الْمَصَارِفِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ
غَرِيبَهَا وَإِعْرَابَ مُشْكِلِهِ
وَتَأْوِيلَ مُعْضَلِهِ عَلَى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ

اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور
تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصانج یا مشارق
کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُس
کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا ترجمہ اور
اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر اُسے
فقہائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔

۱۵ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفا کے عہد شکنی وغیرہ لک ۱۲۔

ف مُشْکِلٌ اور مُعْضَلٌ میں فرق یہ ہے مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنی مشتبه ہوں اور اگر معنی کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اُس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا کہ مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے کہ اسی طرح میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ میں تباہ مذاہب فقہاء کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اُس نے ترک اجماع کیا۔

وَلَا يُكَلِّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ
وَلَا تَفْخُصَ عَنْ حَافِ الْأَسَانِيدِ
الْأَثَرِ أَنْ تَتَابِعِينَ وَاتَّبَاعَهُمْ
كَانُوا يَأْخُذُونَ بِمَا لَمْ يَنْقُطِعْ
وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمُقْصُودُ
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الْخَبَرِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

اور بیعت لینے والا مکلف نہیں
علم قرآن میں اختلافات قرأت کے یاد
رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید
کے تحبس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین
اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل
کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ
ہینچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تک۔

سوائی بات تو کتب معتدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن
حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں۔

ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مرسل
وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور
کرنے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالآخر تھا اور وسائل سند قلیل
ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور
تبع تابعین کے کہ اُن کو یہ دولت قریبہ خدا داد کہاں حاصل۔ خلاصہ یہ ہے کہ پیری
مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط

احکام کے واسطے بہت کچھ درکار ہے۔

وَلَا يَعْلَمُ إِلَّا الصُّبُولُ وَالْكَلَامُ
مِنْ جَزَائَاتِ الْفَقْرِ وَالْفَتَاوَى۔

اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ
اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور
احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں

ف۔ مولانا عبدالعزیز قدس سرہ نے حاشیے میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل
کلیات مراد نہیں بلکہ صورت مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے۔ مترجم
کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان
کا حفظ مشروط ہے۔

وَإِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لَا تَنْ
الْفَرْضَ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِشَادَةً إِلَى
تَحْصِيلِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَإِزَالَةِ
الرَّذَائِلِ وَالْكَتَابِ الْحَمَاشِدِ
ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَوْثِقِ بِهِ
فِي كُلِّ ذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا
كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْ هَذَا۔

اور عالم ہونا مرشد کا توہم نے فقط اتنے
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو
امر کرنا ہے مشرعات کا اور روکنا اس کو خلاف
شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی
کے اور دور کرنا بدخووں کا اور حاصل کرنا
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس
کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص عالم اور
واقف ان امور سے نہ ہو گا اس سے کیونکر متصور ہو گا

ف۔ مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء جہاں کو اس
وقت میں یہ خط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر
ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور
ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور
فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے
کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن

اس کتاب مرتب محمدی میں لکھا ہے کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت (باقی اگلے صفحہ پر)

مرشدوں کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں۔

وَقَدْ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَاحِجِ
عَلَى أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ
كَتَبَ الْحَدِيثَ وَكَرَأَ الْقُرْآنَ۔

اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْن
رَاجِلٌ مَحَبِّ الْعُلَمَاءِ
اِلَّا تَقِيًّا ذَهْرًا طَوِيْلًا
وَبِتَّ اَذَبٌ عَلَيْهِمْ وَ
كَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحِلَالِ
وَالْحَرَامِ وَقَافًا عِنْدَ
كِتَابِ اللّٰهِ وَ سُنَّةِ
رَسُوْلِهِ فَقَعْنِي اَنْ

اور متفق ہے مشائخ کا قول اس پر
وعظائے کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور
جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔

کچھ نہیں بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا
مرد ہو جس نے مشقی علماء کی بہت مدت تک
صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور
حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف
ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک۔ یعنی قرآن اور حدیث
سُن کر ڈرجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال
اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق

۱۵ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱) کے حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ
لکھی حدیث نہ پیروی کی جاوے اس کی اس امر تصوف میں اس لئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا
مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی اُن ہی کا قول ہے کل طریقتہ دو متا الشریعۃ فہو
زنداقنا یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نیٹ کفر ہے اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
تصوف اسم ہے تین چیزوں کا ایک تو یہ کہ نہ بجاوے نور معرفت اُس کا نور ورع اُس کے کو اور دوسرے یہ
کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقص کرے اُس کو ظاہر کتاب اللہ اور سیرتے یہ کہ نہ باوث ہو
اُسکو راست اور بہرہ حرمت محارم اللہ تعالیٰ کے انتہی اور بہت اقوال بزرگان دین مثل ان ہی کے منقول ہیں
چنانچہ جامع التغانیر کے ص ۱۱ پر تفصیل لکھی گئی ہیں جو چاہے اُس میں دیکھ لے ۱۲ - ق

يَكْفِيهِ ذَلِكُ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

کر لیتا ہو تو ابید ہے کہ اس قدر معلومات
بھی اس کو کفایت کرے در صورت عدم
علم واللہ اعلم۔

اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط
عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ
کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ
گناہوں پر اذہ جاتا ہو۔

شروط دوم مرشد | وَالشَّرْطُ
الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَىٰ فَيَجِبُ
اَنْ يَكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَايِرِ
غَيْرِ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ۔

ف۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس
واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول
ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے
کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبان تفریروں پر
کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے۔

اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے
کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو
حافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ
کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مداہن تعلق
دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت
کی مشق کامل اس کو حاصل ہو مترجم
کتاب ہے یادداشت کی حقیقت آگے
مذکور ہوگی۔

شرط سوم | وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ
اَنْ يَكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا
فِي الْآخِرَةِ مُوَظِّبًا عَلَى الطَّاعَاتِ
الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ
الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَاحِ الْاَحَادِيثِ
مُوَظِّبًا عَلَى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ
سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَادُدًا شَدِيدًا
لِمَا مَلَكَتْ رَايَ سَخَتْ۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے
والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع
بے روکھا ہو جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ

شرط چہارم | وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ
اَنْ يَكُوْنَ اَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا
عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهِ

إِمَّعَةً لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا
أَمْرٌ ذَامُورَةٌ وَعَقْلٌ
تَأَمَّرَ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ
مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى
عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَاءِ فَمَا ظَنُّكُمْ
لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ

مرد ہر جانی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو
نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل
کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اس
بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حق تعالیٰ
نے فرمایا کہ گواہی ان کی مقبول ہے جن
گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے
صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں
میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ
شرط ہوگا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ
ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تاکہ اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط
نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی
کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا
اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن
الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی
علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق
اولیٰ ہوگا۔

شرط پنجم | وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ
أَنْ يَكُونَ صَحِيبُ الْمَشَارِخِ وَتَادِبًا
بِهِمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخِذًا مِنْهُمْ
الْمَنُورَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا
لِأَنَّ مُنَمَّا اللَّهُ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّحِيلَ

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے
والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور
ان سے ادب کیا ہو۔ زمانہ دراز تک اور
ان سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا
ہو اور یہ یعنی صحبت کا ملین اس واسطے

لَا يُضِلُّهُ إِلَّا إِذَا سَأَى
الْمُفْلِحِينَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ
لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ
وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ
غَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ

مشروط ہوئی کہ عادت الہی یوں جاری ہوئی ہے
کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ
دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم
کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشہ
یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا
نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ جریان سنت اللہ کا بھیر یہ ہے کہ انسان اس پنج
پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون انبائے جنس کی
مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ ان کے کمالات پیدائشی ہیں اور
کسی نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون
نیکھے نہیں آتا۔

وَلَا يُشْتَرُطُ
بِذَلِكَ ظُهُورُ
الْكِرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ
وَلَا تَرْكُ الْكَسَابِ
لِأَنَّ الْأَوَّلَ شَمْرًا
الْمُجَاهِدَاتِ لَا شَرْطَ
الْكَمَالِ وَالثَّانِي هُوَ الْفَرْقُ
لِلشَّرِّ وَلَا تَعْتَرِ بِمَا فَعَلَهُ
الْمَغْلُوبُونَ فِي أَمْرٍ أَلِيٍّ
إِنَّمَا الْمَأْثُورُ
الْفَنَاءَةُ بِالْقَلِيلِ
وَالْوَسْعُ مِنَ

اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت
لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات
کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے
کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ
مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کے
اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور
دھوکہ نہ کھاؤ اس سے جو درویش مغلوب
الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسبب
غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ
نہیں ہوتے ہیں ان کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا
ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے
پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا

الشُّبُهَاتِ -

یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکر اور مشتبہ سے
بچنا ضرور ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہیب اختیار کرے
یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات جاگنا اور گوشہ
گیری نساہ سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے
وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین
اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ
پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تم کو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں
جائز نہیں۔ سوال

سوال جواب چہارم | وَ اَمَّا
الْمُسْئِلَةُ الرَّابِعَةُ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ
يَحِبُّ اَنْ يَكُونَ الْمُبَايِعَ بِاِلْعَانٍ
عَاقِلًا رَافِعًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ
اَنْتَا عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ
فَسَمِعَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَاكَ بِالْبُرْكَاتِ
وَلَمْ يَبَايِعْ -

اور سوال چوتھے کا جواب یوں جان
کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرتے والا جوان
ہو شیاذ رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں
آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک
لڑکا گیا تا کہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا
اور اُس کے واسطے برکت کی دعا کی اور
بیعت نہ لی۔

شروط مرید | مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے
اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور اجتہاد
فی الطاعات کا اُس کے حق میں کیا مذکور ہے۔

اور بعضے مشائخ لڑکوں کی بیعت کو
جائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک
قالی کے واللہ اعلم۔

وَمِنْ الْمَشَارَحِ مَنْ يُجَوِّزُ
بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَقْوًى لَا
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبد اللہؓ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے بیعت ہوئی۔

جواب سوال پنجم | وَاَمَّا

الْمُسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ
الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارَثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ
عَلَى وَجْهِ أَحَدٍ هَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ
مِنَ الْمُعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ
التَّوْبَةِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ
فَإِنَّ فِيهَا بَرْكََةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ
تَأْكِيدِ الْعَزِيمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ
لِأَمْرِ اللَّهِ وَتَرْكِ مَا نَهَى عَنْهُ
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ
بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ۔

قسم اول و دوم | وَاَمَّا الْأَوَّلَانِ
فَالْأَوَّلُ بِإِثْبَاتِ بَيْعَتَيْهِمَا تَرْكُ
الْكِبَايَرِ وَعَدَمُ الْأَصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ
وَالثَّانِي بِإِطَاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ
مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاقِبِ
وَالثَّلَاثُ بِإِخْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا۔

اقسام بیعت صوفیہ | اور سوال
پانچویں کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کہ
صوفیوں میں متوارث ہے وہ کئی طریق پر
ہے پہلا طریقہ بیعت تو یہ ہے معاصی سے
اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی
بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل
ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس
البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاک
عزیمت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص مراد
اور ترک منہاسی کے ظاہر اور باطن سے اور
تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا
طریقہ اصل ہے۔

اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں
بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر
سے اور نہ آڑ جانا صغائر پر اور طاعات
مذکورہ کو اختیار کرنا از قسم واجبات اور سُنَّات
سنتوں کی اور غمہ شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے
سے اُس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ترک کبائر
کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستقام
نہ ہونا بیعت شکنی ہے۔

قسم سوم | وَأَمَّا الثَّالِثُ
فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هَذِهِ
هَجْرَةٍ وَالْمُجَاهِدَةُ حَتَّى
تَكُونَ مُتَنَوِّرًا بِنُورِ السَّكِينَةِ
يَصِيرُ ذَلِكَ دَيْدَنًا لَهَا وَخُلُقًا
جَبَلَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ قَدْ
عَصَى فِي مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ
نَ الدِّنَّاتِ وَالِإِسْتِغَالِ
قَضَى مَا يَحْتَاجُ إِلَى طَوْلٍ
فَعَهْدٌ كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ
تُيْرِهِمَا وَالثَّلَاثُ بِالْإِخْلَالِ
ذَلِكَ -

جواب سوال ششم | وَأَمَّا
ثُمَّ السَّادِسَةُ فَأَعْلَمُ
تَكَرَّارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَوْرًا وَكَذَلِكَ عَنْ الصُّوفِيَّةِ
أَمِنْ الشَّخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ
هُوَ خَلِيٍّ فِي مَنْ بَايَعَهُ
بَايَعَهُ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهَا
غَيْبَتِهَا الْمُنْقَطِعَةِ وَأَمَّا بِلَا
ذَلِكَ فَارْتَبَا بِشَيْءٍ الْمُتَلَدِّعِ

اور تیسرے طریقے میں پورا کرنا بیعت کا
عبارت ہے مدام ثابت رہتے سے اس ہجرت
اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن
ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور اس کی
عادت اور خواہر جبلت ہو جاوے بلا تکلف
تو اس حالت کے نزدیک گاہے اس کو اجازت
دی جاتی ہے اس میں جس کو شرع نے مباح کیا
ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے
بعضے اُن کاموں میں جن میں طول مدت
کی طرف حاجت ہو جاتی ہے جیسے درس کرنا
علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت
ہے اُس کی خلل اندازی سے قبل از نورانیت
دل کے۔

حکمت تکرار بیعت | اور چھٹے سوال
کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور
اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو چیزوں
سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو
اُس پر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ
مضائقہ نہیں اور اسی طرح اُس کی موت کے
بعد یا اُس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اُس
کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلاغہ
تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشاہیر ہے

وَيَذْهَبُ بِالْبِرِّ كَتَرٍ وَيَصْرِفُ
قُلُوبَ الشُّيُوخِ عَنْ تَعَهُدِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

جواب سوال، مفتی

السُّئِلَةُ السَّائِعَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ
الْلفظَ الْمَأْثُورَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ
الْبَيْعَةِ أَنْ يَخْطُبَ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ
الْمُسْنُونَةَ -

وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدًا
وَنَسْتَعِينُهَا وَنَسْتَغْفِرُهَا وَنَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ

کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرتا برکت کو
کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو
اُس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے
واللہ اعلم یعنی اُس کو ہر جانی اور ہر دم
خیالی سمجھ کر اُس پر التفات نہیں فرماتے
اور ساتویں سوال کا جواب معلوم

کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے
وقت یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے
اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ

سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب
تعریف اللہ کو ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس
سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اُس سے
چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی
نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برا
سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی
گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اُس نے بہرہ
اُس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہ
دیتا ہوں میں اُس کی کہ کوئی معبود برحق
نہیں سوائے اللہ کے اور اس کی کہ محمد
بندے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول
رحمت بھیجے اللہ ان پر اور ان کی آل پر

لہ حصن حصین میں بعد الا اللہ کے وحده لا شریک لنا بھی ہے -

صَحِيحِهِ وَبَيَانِهِ
وَسَلَامُهُ

ثُمَّ يُلْقِنُهُ إِذْ يُمَانُ
لِاجْتِنَالِي فَيَقُولُ قُلْ أَمَنْتُ
بِاللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
عَلَى مُرَادِ اللَّهِ وَأَمَنْتُ بِرَسُولِ
اللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ
اللَّهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ
جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْعِصْيَانِ
أَسْلَمْتُ الْآنَ وَأَقُولُ أَشْهَدُ
ثَلَاثًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَيَّعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلَى خَمْسٍ
شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ
قَامَ الصَّلَاةَ وَآيَتَاءَ الزَّكَاةِ
صَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ إِنْ
تَشَطَّعَتْ إِلَيَّ سَبِيلًا

ف۔ استطاعت سبیل سے مراد زاد اور زادہ ہے۔

اُن کے اصحاب پر اذریکت کرے اور
سلامتی عنایت فرماوے۔

پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو
ایمان اجمالی تلقین کرے سبیلوں کہے کہ
کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے
نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا
میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے
نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ
علیہ وسلم اور بیزار ہو میں سب دینوں سے
سوائے اسلام کے اور بیزار ہو اسب گناہوں
سے اور میں اب سلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا
اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
بحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں
کہ محمد اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

پھر مرشد کہے مرید سے کہہ میں نے بیعت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے
خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی
گواہی پر کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے
اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور
نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر
اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج
پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اس کی راہ کی۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَامٌ لِّوَسِيَّتِهِ
 خَلْفَائِهِ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ
 شَيْئًا وَلَا اسْتَوْقُوا وَلَا أَزْنِي وَلَا أَفْلُ
 وَلَا آتِي بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنَ
 يَدَيَّ وَرَجُلَى وَلَا أَتَّبِعُكُمْ
 فِي مَعْرُوفٍ -

پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی میں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ
 خلفائے حضرت کے اس پر کہ شریک نہ
 کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری
 نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں
 گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ
 اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اُس کو افرا
 کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا
 امر مشروع میں۔

ف۔ اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے۔

ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ
 جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
 تَفْلِحُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
 إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ
 أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا
 يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا

پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے یا
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 ایمان والو! اللہ سے اور تلاش کرو
 اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اُس کی
 راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔ مقرر جو لوگ
 بیعت کرتے ہیں تم سے اے نبی وہ
 بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحا
 کا دست قدرت اور رحمت اُن کے

۱۔ یہ کہتا ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲
 ۲۔ قولہ الوسيلة ما يتوسلون بها الى ثوابها والوصول منه من فعل الطاعة
 وترك المعاصي من وسيل الى كذا ۱۱ اذا تقرب اليها وفي الحديث الوسيلة منزلة
 في الجنة ۱۲ ايضا والوسيلة ما يقربكم اليها من طاعة ۱۲ جلالين

عَاٰهَدَ عَلَیْہَا اللّٰہُ فَسَیُوْثِقَہِ
اَجْرًا عَظِیْمًا -

ہاتھوں پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا یہی بات ہے
کہ اُس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت
کو توڑا اور جس نے پورا کیا اُس کو جو اللہ سے عہد
کیا سو قریب اُس کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

ف۔ پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ میں فرمایا
کہ ہم نے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُن
کے ہم عصر ایک عالم نے اُن سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جد امجد
نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ
وسیلے سے ایمان مراد لیجئے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
آمَنُوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صراح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل
ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امثال ادا مراد اجتناب نواہی سے اس واسطے
کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح
یہاں بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے
سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور
فکر میں تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم۔

پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور
مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سبوں
کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے
واسطے اور نفع پہونچا دے ہم کو و تم کو۔

اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید
کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ میں نے
اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف
شیخ اعظم اور قطب انجم خواجہ نقشبند کے یا

تَحْدِیْذٌ عُوْ لِنَفْسِہٖ وَ
لِلنَّاسِ مِیْذٍ وَرِجْا خَیْرٍ بَیْنَ فِیْقُوْلُ
یَا رَکَّ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَ
تَفَعَّلْنَا وَاِیَّاکُمْ
وَلَا یَاْسَ اَنْ یُّلْقِنَہٗ فِیْقُوْلُ
قُلْ اَخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ
اَوْ الْقَادِرِیَّۃَ اَوْ الْجِشْمِیَّۃَ
لَمَنْسُوْبَۃَ اِلَى الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ

وَأَقْطَبَ الْأَفْخَمَ خَوَاجَةً نَفْسَتَهُ
أَوِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَادِرِ
الْحَمَلَانِيَّ أَوِ الشَّيْخَ مُعِينُ الدِّينِ السَّجَرِيَّ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْحِيدَ أَحْسَنَانِي
رُحْمَةً أَوْلِيَاءِهَا بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَالَعْتُهَا فَاخَذَ
عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَدَيَّ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَافُ عِنْدَ
الْبَيْعَةِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ

طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ
محمد الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف یا طریقہ
چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین
الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوند
ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہم کو
اس طریقے کے دوستوں کے گرد میں محشور
کرا اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین۔

سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے
فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ
سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں
مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب
میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعض اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیر
پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا ہاتھ رکھنا ہے اسی طرح عمرو بن العاصؓ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا۔

أَمَّا بَيْعَةُ النِّسَاءِ فَيَأْتِي
بِأَخْذِ الشَّيْخِ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالثَّانِي
تَبَايُعُ طَرَفَهُ الْآخَرَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ
کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور
کرنے والی دوسرا کنارہ اس کا پکڑے والے
پکڑے کے

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے
کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

تیسری فصل

مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان

اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے۔

لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ دَرَجَاتٌ
مُتَرْتِبَةً فَأَوَّلُ مَا يَجِبُ أَنْ
يَتَغَيَّرَ فِيهِ الْعَقِيدَةُ فَإِذَا رَغِبَ
أَمْرُوهُ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ
فَمَرْهَةٌ أَوَّلًا يَتَصَحَّحُ الْعَقَائِدُ
عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ
مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاجِدٍ
إِلَّا هُوَ مُتَّصِفٌ بِكُلِّ صِفَةٍ
الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا
مِمَّا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ
وَتَبَيَّنَ بِالنَّقْلِ عَنِ الْمُخْبِرِ
الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَالصَّحَابَةُ وَالتَّالِعِينَ۔

مُنْزَعٌ مِنْ جَمِيعِ سِمَاتِ
النَّقْصِ وَالزُّوَالِ مِنَ الْجَسَمِيَّةِ

سالموں کی تربیت کے واسطے درجہ
ہیں علی الترتیب سوا دل جس کا سنوارنا واجب
ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اس کو
اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد
سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود
کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے
اُس کے موصوف ہے وہ جمیع صفات کمال
سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے
میں اور سوائے ان کے اور صفات میں کہ
حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا
ہے ساتھ ان کے اور نقل اُس کی ثابت
ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
اور صحابہؓ اور تابعینؓ سے۔

ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان
اور زوال کی سب نشانیوں سے محترم ہونے

وَالْتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجِهَةِ
وَالْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ -

وَأَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ
عَلَى الْعَرْشِ وَالْفُحْلِكِ وَإِثْبَاتِ
الْيَدَيْنِ فَتَوُفُّ مِنْ بِيٍّ عَلَى الْجَمَلَةِ
ثُمَّ نَحْلُ تَفْصِيلَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَنَعْلَمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّه لَيْسَ كَمَثَلِ
الْإِنْسَانِ بِالْتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ
لَيْسَ كَمَثَلِ شَيْءٍ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ وَنَعْلَمُ أَنَّ شَيْءًا ثَابِتًا
لِلَّهِ تَعَالَى كَمَا اثْبَتَ فِي مُحْكَمِ
كِتَابِهِ -

سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور
جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال
سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے
اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء
علی العرش اور فحلک اور اثبات یدین کا
سوا اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل
پھر اس کی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے
ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے
استواء علی العرش سے اور بتنا تو ہم بالیقین
جانتے ہیں کہ اس کے استوار وغیرہ میں ہمارا
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل
کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور
جانتے ہیں ہم کہ استوار علی العرش ایک چیز
ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اس
نے اپنی کتاب محکم میں اس کو ثابت کیا ہے۔

ف۔ مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استوار وغیرہ میں قدامتے سلف سے
یہی منقول ہے کہ اس پر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اس کی علم الہی پر
سپرد کیجئے امام مالکؒ نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اس کی مجہول
ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو
حق قرار دینا پڑے۔

۱۵ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اس کے استواء
میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق

ثُمَّ اثْبَاتِ نُبُوَّةَ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُصُوصًا وَ
وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ
وَنَهَى وَتَصَدِيقِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنَ الْمَعَادِ
الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّتِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ
وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ
وَعَذَابِ الْقُبْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ
بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ السَّرَايَةُ۔

ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي
اجْتِنَابِ الْكِبَائِرِ وَالنَّدَمِ
مِنَ الصَّغَائِرِ۔

وَالْحَقُّ أَنَّ الْكِبِيرَةَ كُلَّ
ذَنْبٍ أَوْعَدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ أَوْ
الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ
أَوِ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ الْمَعْرُوفَةِ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سُمِّيَ
مُزْتَكِبًا كَافِرًا كَقَوْلِهِ مَنْ
تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَيِّدًا فَقَدْ
كَفَرَ فَرَّقْ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء
علیہم السلام کی علی العموم ونبوت سیدنا
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور
ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا
جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق
آپ کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور
معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب
اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر
اور سوائے ان کے اور امور میں چنانچہ خواص
کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور روایت
اُس کی صحیح ہے۔

پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو جائے
کے اجتناب اور صفائے شر مندہ ہونے
میں۔

اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے
جس پر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید
کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث
کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ
جس نے نماز کو عمدتاً ترک کیا وہ کافر ہے
اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق ما بین
مسلمین اور ما بین مشرکین کے نماز ہے

الْمُشْرِكِينَ الصَّلَاةَ فَمَنْ تَرَكَهَا
ثَلَاثًا كَفَرًا وَشُرْعَ يُزَكِّيهِ
حَدًّا كَالزَّانَاءِ وَالسَّرِيقَةِ
وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ
أَوْ كَانَتْ مُسَاوِيًا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا
مِنْ هَذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي
حُكْمِ بَدَا هَتَا الْعَقْلِ -

تفصیل گناہ کبیرہ | فِیْهَا الْإِشْرَاقُ
بِاللَّهِ تَعَالَى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً
فِي الرِّزْقِ وَ الشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَإِلَى
التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ -

سو جس نے اُس کو چھوڑا وہ کافر ہے
یا کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب پر شرع
میں حد مقرر ہو چنا پختہ زنا اور چوری اور
راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ
برابر یا زیادہ ہو برائی میں کیا مذکورہ
سے صریح عقل کے حکم میں۔

اشراک با خدا | سو منجملہ کیا زاکر

الکبار اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ
ساچھا لگانا عبادت میں اور استعانت
میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور
شفا وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعا
کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ
کے اس قول میں إِيَّاكَ نَعْبُدُ
إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -

ف۔ مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں
ہمارے زمانے میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ
یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہیں
ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا
نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور
یہ جو فرمایا کہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک
فی الاستعانتہ کی توبہ کا اشارہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مقبول کی فعل پر مقتدیہ ہے
تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کتری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے

یہ پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اوروں کی بادت کرنا یا کسی سے مدد مانگتی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص بادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر وقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو جانے کیونکر اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای علیم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعض گورپرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم عطا ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت ان کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اس کا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کریم سے فہم صحیح عنایت فرما دے اور کج روی اور کج فہمی سے بچا دے آمین۔

تَصَدِّقُ كَاهِنٍ وَغَيْرِهِ أَوْ مِنْهُمْ | اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہے کاهن کا۔

ف۔ کاهن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاهن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جٹار اور شائے بین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے۔

اور منجملہ اکبر الکبار کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح

مِنْهُمْ سَبُّ الرُّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلَائِكَةِ وَإِنْكَارُهَا وَإِسْخَرَاءُ

بِهَا وَكَذَّارُكَارُضُورِيَّاتِ الدِّينِ | ضروریات دین کا انکار کرنا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہورہ اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں۔

تَرَكَ نِزَاوُغَيْرِهِ | وَمِنْهَا تَرَكَ

الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ

وَالْحَجَّ

قَتْلُ نَاحِقٍ | وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ

بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْأَوْلَادِ وَ

قَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللَّوْاطَةُ

وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالشَّرِيقَةُ

وَقَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغَصَبُ وَ

الْغُلُولُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ

وَالْيَهْيُ الْغُمُوسُ وَقَذْفُ

الْمُحْصَنَةِ وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ

الرِّحْمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ

وَالْوَرْنُ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ

الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّشْوَةُ

فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمُحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ

بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعَايَةُ

لِأَخِيهِ أَوْ لِيَسْتَعِينَهُ فِي الْحَرْبِ

وَالْمُحَارَبَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے۔

اور منجملہ کبار ہے جان ناحق قتل

کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا

اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے

اور منجملہ کبار زنا ہے اور اعلیٰ

اور نشے والی چیز کا پینا اور چورخا اور ہزنی

اور غصب اور غنیمت کا مال چراتا اور

تھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو

زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور

والدین کی نافرمانی کرنی ان کی خدمت نہ

کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ

اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیان

کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ

سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصلہ کرنے

میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا

اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں

لے اور ایسے ہی نیک مرد کو تہمت زنا وغیرہ کی لگانی ۱۲

عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتَلَ أَوْ يَنْهَبَ
وَتَرِكَ الْهَجْرَةَ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَ
مَوْلَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارَ وَالْمَحْرُورَ
فَكُلُّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَايَرِ۔

کٹاپن کرنا اور حاکم سے چیل خوری کرنا کہ
وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالحررہ
دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں
سے دوستی کرنا ان کے خیر خواہ ہونا اور جو
کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبار میں داخل ہیں

تحقیق و تفصیل کبار

مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبار ستر کے
قریب ہیں اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور النسب یہ ہے کہ کبار
کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفسدہ سے کم ہو تو صغیرہ
ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلامؒ ہے اور شیخ ابوطالبؒ مکی
نے فرمایا کہ میں نے کبار کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبار مصرع پائے چار گناہ دل
میں شرک اور گناہ پرچم جانے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے
بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب
لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پیتا اور یتیم کا ماں
کھانا اور بیابان لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق
قتل اور چوری اور ایک گناہ پانوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ
تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچائے آمین۔

وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ
الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ
طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ۔

اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک
دیا یعنی بعد کبار مذکورہ یا کہ امر مشروع کے
مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامور کا۔

۱۔ جب تک کہ کافر دو گئے ہوں اور جب دو گنتوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے ہکذا فی الکتب الدینیۃ ۱۲ - ق۔
۲۔ ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا یا جو فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور غیبت
کرنی کافروں سے وغیرہ صریح قرآن و حدیث میں وعید ان پر مذکور ہیں پس تقسیم پہلی ہے واللہ اعلم ۱۲۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ انْظُرْ فِي
أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ
وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْأَدَابِ
وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ -

پھر اجتناب کیا اور زہد امت صغائر کے بعد
نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت
اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان
امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے قائم کرے رعایت ابغاض اور آداب
اور ہیئات اور اذکار سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ابغاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو
شامل ہوں از قسم امور متاخرہ سو ان میں سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب
ہیں اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ انْظُرْ فِي
الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ
وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ
وَالْغَيْرِ ذَلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَتْرُكِ
مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكِيَّةِ وَالْأُولَادِ
الْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ
وَالْإِبْرَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ
مِنْ غَيْرِ مَسَدٍّ أَهْنَةٍ وَلَا إِعْوَاجٍ

پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد
نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ
اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت
خلق وغیرہ ذلک اور نظر کرنا چاہیے امور
خانگی میں منجملہ نکاح اور حقوق مالیہ
اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے
معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے
توان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون
سستی اور بے بھروئی کے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ انْظُرْ فِي

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے

۱۔ مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہیں فلاں حسن الملکۃ ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلاموں سے حسن
سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمِلْكَةِ یعنی جو مالک سے
بدسلوک کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

وَذَكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ
 بَيْنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتُ
 النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْدِي بِ
 إِخْلَاقٍ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعَجَبِ
 الْحَسَنِ وَالْحَقِّدِ وَالْمُؤَاطَبَةِ
 فِي السَّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُؤَاطَبَةِ
 فِي مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحَقِّ الذِّكْرِ
 الْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَذَاتَبَ بِهَذِهِ
 ذَوَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالشَّغَالِ
 لِبَاطِنِهِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَحْلِيلِ
 لِقَلْبٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَأْمًا وَالنَّظَرِ
 لِيَوْمٍ يَبْصُرُ الْقَلْبَ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا
 بَيَانَ هَذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدِّمَةِ
 سَتَكُنَّ أَلْفًا وَاعْتَبَادًا أَعْلَى فَهَمِ
 طَالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَّبِعِ لِلْكِتَابِ
 السُّنَّةِ وَالْفَقِيرِ وَالْكُتُبِ
 الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ
 رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ
 فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَصِيدَةِ
 وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُعُهَا
 فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوصہ
 یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ
 میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی
 اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور
 کینہ وغیرہ کے اور مواظبت اور دوام
 کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی
 یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں
 پر اور مساجد پر پھر جب کہ سنا کہ ان
 آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو
 اب وقت آیا اشتغال باطنی کے اشتغال
 کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل
 لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور
 اسی کوتاہی رہنے کا دل کی بینائی سے
 اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ
 التفصیل اُن کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور
 طالب صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے طالب
 کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ
 سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب
 مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا
 واقف اور محسوس ہے اور جس کو تتبع اور علم
 ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت
 کر لے واللہ اعلم۔

تفصیل شعب الیمانیہ | مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہ نے کثیر جان

کہ ترک کیا اُن کو ہم مجلاً بیان کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقوے کا مراد ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اُن کا بیان یوں ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اُس کے صفات پر اور اُس کے غیر کو حادث جاننا اور اُس کے مالک نہ ہونے پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل انسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُن کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت کا اُمیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا۔ اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توعید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کثر رتبہ تلاوت کا درس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سوا آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسنی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیری میں داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ

اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور یاغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور رابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور تحس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور تحسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا اتفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں

۱۔ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو۔ کَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۱۲۔

۲۔ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

۳۔ خرچ کردن در حق ادا ۱۲

۴۔ یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو یہ اُس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے (باقی صفحہ ۴۶ پر)

کو۔ بچانا ضرورت پہونچانا اقد ہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو را سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اسی طرح شعبہ ایمان کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ ص ۴۵ کا) یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر محفل میں سے کو جواب نہ دے گا تو سب گنہگار ہوں گے اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا ۱۲۔

۱۵ نام کتاب۔

چوتھی فصل

مشائخ جیلانیہ قادریہ کے اشغال کا بیان

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِيلَانِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
السَّيِّدِ أَبِي مُحَمَّدٍ مُحَمَّدِي الدِّينِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ
کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت
شیخ ابو محمد محمدی الدین عبدالقادر جیلانی کے
مرید ہیں خدا راضی ہے اُن سے اور اُن
کے سب تابعین سے۔

ف۔ مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
حضرت محمدی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہے اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور
اصل طریقہ قادریہ اُس میں مفصل موجود ہے۔

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین

فَاوَّلُ مَا يُلَقِّنُوهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

۱۔ ذکر جہر مذہب حنفی میں بدعت ہے مگر اُس جگہ کہ اُس میں ذکر جہر آیا ہے مثل اذان وغیرہ کے اُس میں
بدعت نہیں ہے اور ما سوائے اس کے بدعت ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے۔ والاصل فی الاذکار
الاخفاء والجہر بھابدعت انتھلی یعنی اصل اذکار میں چپکے ذکر کرتا ہے اور پکار کر کرنا اذکار کا
بدعت ہے جہاں کہیں بدعت کو مطلق چھوڑتے ہیں بدعت سیدہ مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابوں
کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور قایۃ البیان شرح ہدایہ میں ہے۔ لان الجہر بالتکبیر بدعت
نقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃً انتھلی یعنی پکار داپنے رب کو گڑ گڑا کر اور پوشیدہ
(باقی حاشیہ ص ۴۸ پر دیکھئے)

يَذْكُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ الْمُرَادُ
بِهَذَا الْجَهْرُ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرَطِ
فَلَا مَنَاقَاةَ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ مَا نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيْثُ قَالَ اَرْيَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
فَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا
غَائِبًا الْحَدِيثُ

کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند
آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ
کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ
مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اس
میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو
اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم ہرے اور
غائب کو نہیں پکارتے ہوالی آخر الحدیث

ابقیہ حاشیہ ص ۴۷ کا) انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ میں ان الجہر یا لتکبیر بدعتا
فی کل وقت الا فی المواقف المستثنیة یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہے ہر وقت میں مگر
بعض جگہ اور تصریح کی ہے قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع
کیا اس کا اس پر صاحب مصنفی نے اور فتاویٰ علامہ میں ہے۔ ویمنع الصوت من رفع الصوت
والصنفق یعنی منع کیا کرتے ہیں صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہاں شرح
مواہب الرحمن میں ہے ان رفع الصوت بال ذکر بدعتا یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا
ساتھ ذکر کے بدعت ہے واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا
وخیفتہ و دون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں گڑ گڑا کر اور
ازراہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث میں ذکر جہر ثابت ہوا
ہے بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہے چنانچہ ملا علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں یہ لکھا
ہے ۱۲ مایۃ المسائل۔

۱۔ قولہ اربعوا ای اعتدلو ایقال ریع القائمة اذا کان معتد بها ای ارفقها
بها بالاجتناب عن الجہر المفراط ۱۳ من مولا ناعید العزیز قدس سرہ۔

ف۔ یوزی حدیث یوں ہے بزوات ابو موسیٰ اشعریؓ کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والا حق تعالیٰ جملہ الوریہ بھی قریب تر ہے شعرا:

اتصالے بے تکلف بے قیاس — ہست رب الناس را با جان ناس

کذا فی الحاشیۃ العزیزۃ فَمِنْهُ
اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ
وَصِفَتُهَا اَنْ يَقُولَ اللهُ يَشَدُّ
الْمَدَّ وَالْجَهْرُ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَاحْتِلَاقِ
جَمِيعًا ثُمَّ يَلْبِثُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيَّ
نَفْسُهُ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَهَكَذَا

وَأَمَّا بِضَوْبَتَيْنِ وَصِفَتُهَا اَنْ
يَجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلَاةِ وَيَضْرِبَ
الْجَلَاكَةَ مَرَّةً فِي التَّرْكِبَةِ الْيُمْنَى
وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَيَكْرُرُ ذَلِكَ
بِلَا فُضْلٍ وَيَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ
الضَّرْبُ لَا سِيمَا الْقَلْبِ بِقُوَّةٍ وَ
شِدَّةٍ لِيَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَيَجْتَمِعَ
الْخَاطِرُ

وَأَمَّا بِثَلَاثِ ضَوْبَاتٍ وَصِفَتُهَا
اَنْ يَجْلِسَ مَثَرَةً أَوْ فَيَضْرِبَ مَرَّةً

یعنی رگ جان

سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے
خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی
کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور دھڑکا
اور بلندی سے دل اور خلق دونوں کی قوت
کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ
ذاکر کی سانس اپنے ٹھکالے پر آ جاوے پھر
اسی طرح بار بار ذکر کرے۔

خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے
کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو
ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل
میں ضرب کرے اور اس کو بار بار بلا فصل
کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً
قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا کہ دل پر اثر
ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطر
اور وسوساں منقطع ہو۔

خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے
کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو میں اور

فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ
الْيُسْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلَكِنَّ
الثَّالِثَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

وَأَمَّا بَارِعٌ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ
أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضُوبَ مَرَّةً
فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ
الْيُسْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً
أَمَامَهُ وَلَكِنَّ الرَّابِعَ
أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

طريقة ذکر نفی واثبات وَمِنْهُ
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ أَنْ
يَجْلِسَ حُلْسَةً الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ وَيُغَيِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ
لَا كَاتِمًا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ
ثُمَّ يَبْدَأُ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنْكَبِ
الْأَيْمَنِ فَيَقُولُ إِلَهٌ كَاتِمٌ
يُخْرِجُهَا مِنْ أَمِّ الْبَدَنِ مَا غُثُّ
يَضُوبُ إِلَّا بِاللَّهِ بِالشَّدَّةِ وَالْقُوَّةِ
وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمُحِبُّوْبِيَّةِ أَوْ
الْمَقْصُودِيَّةِ أَوْ الْوُجُودِ مِنْ
غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِثْبَاتِهَا لَهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار
دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری
ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

خواہ ذکر چار ضربی ہو اس کا طریقہ
یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے
زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے
ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت
تر اور بلند تر ہو۔

اور منجملہ ذکر جہری کے نفی واثبات
ہے اور وہ کَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہے
اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز و بقیلہ
بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لاکھے گویا
اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس
کو کھینچے یہاں تک کہ داہنے مونڈھے تک
پہنچے پھر الہ کہے گویا اس کو دماغ
کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللَّهُ کو دل
پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور
محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی
غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس
کا ذکر مقدس میں دھیان کرے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور یا اعتبار مراتبِ ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کا تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتهی نفی موجود کا۔

وَعَلَّتْ تَقْوَلُ مَا الْحِكْمَةُ
فِي اشْتِرَا طِ الضَّرَبَاتِ وَ
التَّشْدِيدَاتِ وَمُرَاعَاةِ
أَمَا كِنَهَا فَاَقُولُ جِبِلَّ الْإِنْسَانِ
عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَ
الْإِصْغَاءِ إِلَى إِيْقَاعِ النِّعَمَاتِ
وَأَنْ تَدْوَرَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثُ
وَالْخَطَرَاتُ فَوْضَعُوا هَذَا
الْوَضْعَ سِدًّا لِلتَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ
نَفْسِهِ وَكَيْفَا عَنِ خَطُورِ الْخَطَرَاتِ
الْخَارِجَةِ لِيَتَدَارَجَ مِنْهُ إِلَى
قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى -

اور شاید کہ تو کہے اسے سالک کہ
کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے
شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے اُن کے مگانا
کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں
کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف
متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان
لگانے پر اور اس پر مجبور ہے کہ اُس کے
دل میں باتیں اور خطرات گھوما کریں تو علما
طریقیت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف
متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات
بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی
ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اُس کا دھیان
فقط اللہ پاک سے لگ جاوے۔

ف۔ مولانا حاشیے میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایانِ طریقت نے جلیسات
اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسباتِ مخفیہ کے سبب سے جن
کو مرد صافی الذہن اور علومِ حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسرِ نفس ہے
اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیتِ خاطر اور دفعِ ہوا اس
ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوٹھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہلِ ناپ کی شکل ہے اس واسطے
کہ ایسی ہیئات میں اکثر کاہلی اور فتورِ نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی

عبادات کا تو اس کو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات
میں نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔

اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع
ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر
الہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے
کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی
میں حاصل نہیں ہوتے۔

پھر خب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر
ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی
دے تو اس کو ذکر حقی کا حکم کیا جاوے اور
ذکر جلی کے اثر سے انبغات شوق مراد ہے
یعنی شوق کا ابھرتا اور نام خلا سے دل میں
چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس
دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسوا
مقدم رکھنا۔

اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات
پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم
شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں
دوہینے یا اتنا اس کے اس ذکر پر مداومت
کرے تو اس میں یہ اثر الہیہ مشاہدہ کر

وَيُلْبَغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ
السُّلُوكِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ
الْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى
عَلَى وَجْهِ الْجَمْعِ يَتَرَفَعُ فِي ذَلِكَ
قَوَائِدُ لَا تُوحِدُ فِي الْوَحْدَةِ
فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ
هَذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشَوْهَدَ
فِيهِ نُورًا أَمَرَ بِالذِّكْرِ الْحَقِيقِيِّ
وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ انْبِعَاتُ
الشَّوْقِ وَإِطْمِينَانُ الْقَلْبِ
بِاسْمِ اللَّهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ
النَّفْسِ وَإِثَارَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى
كُلِّ مَا عَدَاكَ۔

وَمَنْ وَظَّفَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ
الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِمَةٍ
أَرْبَعِ الْأَلْفِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيمِ
الشَّرُوطِ الَّتِي أَسْلَفْنَا هَاوَا مُتَمَرِّ
عَلَى ذَلِكَ شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوَهُمَا

۱۔ کیونکہ یہ مداومت ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم صرف و نحو آئے اور ممد میں
عبارتوں کلام اللہ اور حدیث وغیرہما کتب دینیہ کے ۱۲

ذَلِكَ فَارْتَهُ يُشَاهِدُ فِيهِ الْأَثَرُ
لَا مُحَالَاتَةَ سِوَاءٍ كَانَ غَيًّا أَوْ ذَكِيًّا
بَيَانِ ذِكْرِ خَفِيِّ دَوْرَةِ قَادِرِهِ | وَأَمَّا
الَّذِي كُرِيَ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ
مَعَ أَمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ
أَنْ يَغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَضْمَرَ
شَفَتَيْهِ وَيَقُولُ بِلِسَانِ الْقَلْبِ
اللَّهُ سَمِيعٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ عَلِيمٌ
كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى
صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاقِهِ
وَمِنْ دِمَاقِهِ إِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ
يَقُولُ اللَّهُ عَلِيمٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ
سَمِيعٌ هَا بَطَاءُ عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ
كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهَذَا دَوْرَتُهُ
وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَ
هَكَذَا وَمِنْ أَهْلِ هَذَا الشَّانِ
مَنْ يَزِيدُ اللَّهَ قَدِيرٌ -

خواہہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیر فہم -

اور منجملہ ذکر خفی اسم ذات ہے اور
ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ
اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں
لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے
اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی
ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے
سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور
دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر لوں
کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان
ہی منزلوں پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا درجہ
بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار
کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ
اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں -

ف۔ توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے
اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم
کہہ کر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم
کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر
اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو
زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک -

طریقہ پاس انفاس | وَمِنْهُ
النَّفْسُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا
كَذِبُ كَرْتَانِي الْجَهْرُ وَإِمَّا يَأْتِ
يَكُونُ مُتَيَقِّظًا مُطْلِعًا عَلَى
أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفْسُ
بَطْبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ
وَأَرَادَتْهُ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ
لَا إِلَهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا
دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا
اللَّهُ قَالَ الْكَابِرُ هَذَا
يَاسُ أَنْفَاسُ وَلَكِنَّ أَثَرَ عَظِيمٍ
فِي نَفْسِي الْخَوَاطِرُ وَزَوَالِ حَدِيثِ
النَّفْسِ -

اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے
اور طریقہ اس کا یا اس طرح ہے جو ذکر کلی
میں مذکور ہے چکا یا اس طرح ہے کہ ذکر
بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دلوں
پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود
بندون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس
کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان
سے کہے لا آتہ پھر جب سانس اندر کو
جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ
ہی لا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے
اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور موانع
کے دور ہو جانے میں۔

چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے۔ شعر

اگر تو پاس داری پاس انفاس
تا بجا روپ لا زوئی راہ
بسلطانی رسالت ازیں پاس
نرسی در مقام الا اللہ

سرایا عی

در ذات مقدست کسی را رہ نیست
سرایہ رہ روان کہ را ہش طلبند
فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِ الْحَقِّ
وَشَوْهَدَ فِي الطَّالِبِ نُورُهُ
أَمْرًا بِأَمْرٍ أَقْبَتَ وَالْمُرَادُ مِنْ
هَذَا الْأَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ

وز عین جلال سچکس آگہ نیست
جز گفتن لا ا کہ لا اللہ نیست
پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب
میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ
کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے
اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا

الْحُبِّ وَالْضِرَافِ عَنَانِ عَزِيمَتِهِ
إِلَى الْفِكْرِ وَإِثَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
وَاجْتِمَاعِ الْهَمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوَجْدَانِ
الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفَرَةِ
عَنِ الْكَلَامِ وَالِاشْتِغَالِ بِأَمْرِ
الدُّنْيَا۔

طریقہ مراقبہ | وَأَمَّا الْمُرَاقَبَةُ
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ
يَجْمَعُهَا أَمْرٌ وَهُوَ أَنْ يَتَلَفَّظَ
بِأَيِّهِ أَوْ كَلِمَتِهِ بِاللِّسَانِ أَوْ
يَتَخَيَّلَهَا فِي الْإِجْنَانِ وَيَفْهَمُ
مَعْنَاهَا فَهِيَ مَا جَيِّدٌ أَوْ يَتَصَوَّرُ
كَيْفَ هَذَا الْمَعْنَى وَمَا
صَوْرَةً تُحَقِّقُهُ ثُمَّ يَجْمَعُ
الْخَطَاطِرَ عَلَى تِلْكَ
الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا
يَخْطُرُ خَطَرٌ سِوَاهَا
حَتَّى يَتَحَقَّقَ الْإِسْتِغْرَاقُ
فِيهَا وَنَوْعٌ ذُو
عَمَّا سِوَاهَا۔

مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ اَوَّلُ الْأَصْلِ فِيهَا

محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا۔
فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور
ہمت کا اجم جاننا اُسی کی طلب پر اور صلاح
پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشتغال
امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا۔

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے
نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان
اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ
ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے
کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس
کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے
کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور
ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صیرت پر
خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے
اُس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ
اُس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح
کی ربودگی اور غفلت اُس کے ماسوائے
حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ
کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے
اُس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اُس
کو مراقبہ کہتے ہیں۔

اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلْحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ
تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
بِرَاكَ -

فَيَتَلَفَّظُ السَّائِلُ بِاللَّهِ حَافِظِي
اللَّهُ نَاطِرِي اللَّهُ مَعِي أَوْ يَتَخَيَّلُ
فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ
تَعَالَى وَنَظَرَهُ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوُّرًا
جَيِّدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ
الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى يَسْتَغْرِقَ
فِي هَذَا التَّصَوُّرِ -

طَرِيقِ مَعِيَّتِ | أَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا
وَقَاعِدًا أَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ
وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالِدَّاعَةِ -

اقسام مراقبہ قرآنیہ

أَرَيْتَ لَفْظُ أَيْنَمَا
تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی
گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس
کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو
دیکھتا ہے۔

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری
اللہ ناظری الشریعی یا اس کو دل میں
خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ
کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت
یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے
باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت
اور مکان سے یہاں تک کہ تصور کو جھانپے
کہ اس میں دوپ جاوے۔

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ
ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ
ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے
اور لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں
اور مشغولی اور بیکاری میں۔

یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ
وَجْهُهُ اللَّهُ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو
وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے
أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ يَعْنِي أَنَا

اللَّهُ أَوْ أَلَمْ يَعْلَمُ
بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى
أَوْ نَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيدِ أَوِ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ
أَمْ إِنَّمَا مَعِيَ رَبِّي
سَيَهْدِينِ أَوِ
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَ
الْبَاطِنُ فَهَذِهِ
مُرَاقِبَاتٌ مُفِيدَةٌ
لِتَعْلُقَ الْقُلُوبَ
يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

مراقبہ فنا | وَ أَمَّا الْمُفِيدَةُ
تَقْطَعُ الْعَلَائِقَ وَ التَّجَرُّدِ
النَّائِمَ وَ السُّكْرَ وَ الْمَخَوْفَ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهِ هَافَانٍ وَ يَبْقَى
وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
وَ الْإِكْرَامِ وَ صِفَتُهُ أَتَى

نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا
اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم
قریب ترین انسان کی رگ گردن سے یا
اس آیت کا تصور کرے ذَاللَّهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ خَبِيرٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے
ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے
إِنَّمَا مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی البتہ میرا
رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا
یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہے اس
سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنا
عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات
اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے
کہ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا
سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل
متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں۔

اور وہ مراقبہ جو قطع علالت اور پوسے ببرد
ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ
مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهِ هَافَانٍ
وَ يَبْقَى وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا
ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بڑائی

يَتَصَوَّرُ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ
وَصَارَ مَادًّا تَذُرُهُ الرِّيحُ
وَالسَّمَاءُ قَدْ انشَقَّتْ وَكُلُّ
شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيبُهُ
وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللَّهُ بَاقِيًا
مَوْجُودًا فَيَبْقَى عَلَى هَذَا
التَّصَوُّرِ مَلِيًّا قَارِنَةً يُفِيدُ
الْمَحْوَ -

اور بزرگی والا ہے اور اس کے مراقبے کا
طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا
اور ایسی راہ ہو گیا جس کو ہوا میں اُڑاتی
ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر
چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ
کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس
تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور
نابودی کو مفید ہوگا۔

ف۔ ایسے تصورات کی سند یہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی رضی
سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ اللَّهُمَّ اهْدِنِي
وَسِدِّي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا سَبِيلُكَ الطَّرِيقُ وَيَا سَدَّادِ سَدِّدْ اِذَا اسْتَحْتَمُ
یعنی اے علیؑ کہہ کہ خداوند مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت کر اپنی راہ کے چلنے کو
اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنینؑ کو سیرا ولایا
کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جائے
تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذافی الحاشیۃ العزیزۃ۔

وَكَذَلِكَ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي
تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ هَؤُلَاءِ
أَيُّهَا تَكُونُوا أَبَدًا كَلِمَاتُ الْمَوْتِ
وَكُلُّكُمْ فِي بَرْزَخٍ مُشِيدَةٍ -

اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت
کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے إِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِي آخِرَاتٍ تَكْلَعِي مَقَرَّ جِسْمٍ مَوْتٍ سَمْتٍ
بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم
ہو گے موت تم کو پالیوسے گی اگرچہ تم اونچے یا
مقبوط برجوں میں ہو۔

فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ الْمَرَاتِبِ
فِي الطَّالِبِ وَشُوهِدَ نُورُهُ أَمْرٌ

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر
ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید

بِالتَّوْحِيدِ الْأَفْعَالِيِّ۔

افعالی کا امر کیا جاوے۔

ف۔ توحید انعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے

نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر

کہ زیدم بیا نہ رد و عمروم نجست

اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب

اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے

وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے

فکر پر اور مراد اُسل سے مراقبہ ہے۔

بعضی مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ

کیا ہے دقائق آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک

ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف

کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس

پہنے اور خوشبود لگا دے اور مصلے پر بیٹھے

اور گھلا ایک مصحف اپنے داسنے رکھے اور

گھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسی

طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح

ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ

سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلا نے واقعہ

کو اُسل پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر

میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے

ایک بار داسنے مصحف پر ضرب لگا دے

درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست

وَأَعْلَمُ أَنَّ الشَّارِعَ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَغِبَ وَحَثَّ

عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادِ

مِنْهُ مَا يَنْلَقِظُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ

الْمُرَادُ مِنْهُ امْرَأَتِي۔

برائے کشف قانع آیندہ ا قَالَ

بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَيْنَا لِكَشْفِ

الْوَقَائِعِ الَّتِي تَبَيَّنَتْ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ

أَنْ يَتَعَنَّفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ

وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ

وَيَنْطَهِيَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ

وَيَضَعُ مَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَمِينِهِ وَمَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَسَارِهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ بَيْنَ

يَدَيْهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ خَلْفًا

ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ

الْوَاقِعَةَ الْفُلَانَةَ بِجَهْدٍ هَمَّتِ

ثُمَّ يَشْرَعُ فِي إِسْحَارِ الذَّاتِ مِنْ

لہ یعنی مجھ پر

غَيْرَ غَمَضٍ أَعْيُنٍ يَضْرِبُ مَرَّةً
فِي الْمَصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي
الْيُسْرَى وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً بَيْنَ
يَدَيْهِ حَتَّى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ إِشْرَاحًا
وَلُورًا أَوْ يُوَظَّبَ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَةَ
أَيَّامٍ وَتُحَوَّاهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَإِنَّهُ
يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ قُلْتُ هَذَا
مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ لَا فَيْدَ
مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالمَصْحَفِ -
وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي
الْوَالِدُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنْ يَذْكُرَ
اللَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا
عَلِيمُ يَا مُبِينُ يَا خَبِيرُ مَعَ مَرَاتِعِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ إِمَّا كَمَا وَصَفْنَا
فِي الْمَذْكُورِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ
بِثَلَاثِ ضَرْبَاتٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

اور ایک بار بائیں پر اور ایک بائیں پر اور
ایک بار آگے ضرب لگاوے یہاں تک
کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے
اور سات دن مانند اس کے اس پر مداومت
کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف
حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے
کہنے والوں نے اور میرے دل میں اس
سے کچھ تردد ہے اس واسطے کہ اس
میں بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ۔

اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے
ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شرط مذکور
کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم
نے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اس
طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو
لگانا اور مصلی پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے۔

اور مشائخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ
کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا تجربہ ہے
شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دلہنے

طریقہ کشف ارواح | وَقَالُوا
مَسَاجِرَ بَنَّا لِكُشْفِ الْأَرْوَاحِ بِهَذِهِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ أَنْ يَضْرِبَ

۱۔ یعنی حضرت شاہ ولی اللہؒ

۲۔ صحیح فرمایا حضرت مصطفیٰؐ نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ میں بھی صلی

فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مَبْنُومٌ وَ فِي
الْاَيْسَرِ قَدُوسٌ وَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ
الْمَلَائِكَةِ وَ فِي الْقَلْبِ وَالرُّوحِ
بِرَاقِي حُصُولِ مَوَاضِعِهِ وَ لِتَحْصِيلِ
الْأُمُورِ الْمُهَمِّاتِ الصَّعْبَةِ بِهَذِهِ
الشُّرُوطِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قَدَّرَكَ
تَحْرِيفُ رَبِّ قِي الْاَيْمَنِ يَاحَيُّ وَ فِي
الْاَيْسَرِ يَآ وَهَّابُ يَفْعَلْ ذَلِكَ
أَلْفَ مَرَّةٍ -

برای الشرح خاطر دفع بلا یا ولا شجر
الخاطر وَ دَفْعِ الْبَلَاءِ أَنْ يَضْرِبَ اللَّهُ
فِي الْقَلْبِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَمَا
وَصَفَّنَا فِي النَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَ الْحَيُّ
فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْقِيُومُ فِي الْاَيْسَرِ -

برائے شفای مریض وغیرہ | وَ إِذَا
أَنَادَ أَنْ يَدْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ
لِشِفَائِهِ مَرِيضٍ أَوْ دَفْعِ
جُوعٍ وَ تَوْسِيعِ الرِّزْقِ
أَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبْ
الْإِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهِ
فِي الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى
فَلْيَدْكَرْ بِذَلِكَ الْإِسْمِ

طرفِ سُتُورِ کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف
قُدُوس کی اور آسمان میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ
کی ضرب لگا دے اور دل میں وَالرُّوحِ کی
اور امورِ مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے
واسطے اُن ہی شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ
ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے
واسطے مقدر ہو پھر دایہی طرف یا حی کی ضرب
لگا دے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح
ہزار بار کرے۔

اور الشرح خاطر اور دکر کرنے بلاؤں کا یہ
طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگا دے اور
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ کی اس طرح ضرب لگا دے
جیسا ہم نے نفی اور اثبات میں بیان کیا اور الْحَيُّ
کی ضرب دایہی طرف اور الْقِيُومُ کی ضرب
بائیں طرف لگا دے۔

اور جب اللہ عز و جل سے
دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار
کی شفا کا یا دفعِ گرسنگی کا یا
کثالتِ رزق کا یا مغلوبیِ دشمن
کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق
اپنی حاجت کے اسمائے حسنی
سے طلب کرے سو اُس نام کو
دو ضرب یا تین ضرب یا چار

بِضَرْبَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ
ضَرْبَاتٍ أَوْ أَرْبَعٍ فَيَقُولُ
يَا شَافِي أَوْ يَا صَمَدُ أَوْ يَا
رِزَاقُ أَوْ يَا مُذِلُّ إِلَى غَيْرِ
ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ۔

ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کہے
شفار بیمار میں یا شافی یا دفع گرسنگی
میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا
رزاق یا دفع دشمن میں یا مندل اور
سوا اس کے اور اسمائے الہی کو موافق اپنے
مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ
اعلم واہکم۔

پانچویں فصل

مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے گانوں کا نام ہے خدا راضی ہے اُن سے اور اُن کے سب پیروں سے۔

فِي أَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْچِشْتِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ حَسَنِ
الْچِشْتِيِّ وَچِشْتُ قَرِيبَةُ شُيُوخِهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیاء میں ہیں اُن کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا وصال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا۔ حَبِيبُ اللَّهِ مَاتَ فِي حُبِّ اللَّهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیاء علی رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اُس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنے اوپر لازم کر لے عبادت ذکر کی خلوت میں سو

وَقَالُوا جَاءَ عَلِيُّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى أَقْرَبِ
الطَّرِيقِ إِلَى اللَّهِ وَأَفْضَلِهَا
عِنْدَ اللَّهِ وَأَسْهَلِهَا بِعِبَادَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِسُلَاكِ زَمَةِ الذِّكْرِ
فِي الْخُلُوتِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

وَجْهَهُ كَيْفَ أَذْكَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَبَضُ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعُ
مِنْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلَى يَسْمَعُ
ثُمَّ قَالَ عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ
ثُمَّ لَقِّنَ عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
الْحَسَنَ الْبَصْرِيُّ وَهَكَذَا حَتَّى وَصَلَ
إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا وَجَدْنَاهُ
عِنْدَ هَؤُلَاءِ الْمَشَارِجِ وَعَلَى قَوَائِنِ
أَهْلِ الْحَدِيثِ فِيهِ بَحْثٌ طَوِيلٌ -

علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا
رسول اللہؐ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر
اور مجھ سے سُن تین بار سو آنحضرتؐ نے
نے تین بار فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور
علی مرتضیٰؑ کہتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے تین
بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور آنحضرتؐ
اُس کو کہتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے یہ
طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح
درجہ بدرجہ مرشد بر شد ہم تک پہنچا
مصنفؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم
نے فقط ان مشائخِ حشہ کے پاس
پایا۔ اور اہل حدیث کے قوانین پر تو
اس میں طویل بحث ہے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب
ہے اور یہ شدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی علی مرتضیٰؑ سے باعتبار
تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء
الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے حشہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ
حسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ القطاع ساقط نہ
کیجئے اس واسطے کہ امام اعظم البجیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روایات حدیث

۱۔ خواجہ حسن بصریؒ تابعی خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے اور شہادت عثمانؓ تک مدینہ میں رہے
پھر بصرہ آئے۔ حضرت علی مرتضیٰؑ سے انھیں سماع و تلقا بخوبی ثابت ہے۔ دیکھئے رسالہ فخر الحسن مستحضر
اور حدیث حسن (صحیح)

مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم۔
 فَإِذَا أَرَادَ الشَّيْخُ أَنْ يَلْقَنَ
 تَلْمِيزًا أَوْ مَرَّةً أَنْ يَصُومَ يَوْمًا
 فَإِنْ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَهُوَ أَوَّلِي
 ثَمَرٍ يَأْمُرُهُ بِالِاسْتِغْفَارِ عَشْرَ
 مَرَّاتٍ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ
 مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
 تَعَالَى يَقُولُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ
 فَإِذَا كُروا لِلَّهِ قِيَامًا وَقُعودًا وَعَلَى
 جُنُوبِكُمْ فَأَجْتَهِدُوا أَنْ لَا يَأْتِيَ
 عَلَيْكَ زَمَانٌ إِلَّا وَأَنْتَ ذَاكِرٌ
 لَعَلَّكُمْ أَنْ تَلْبَسَ مَوْضِعٌ تَحْتَ
 شَدِيدِكِ الْأَيْسَرِ بِرِصْبَعَيْنِ عَلَى
 صُورَةٍ زَهْرٍ الصَّنُوبَرِ وَلَهُ
 بَابَانِ بَابُ فَوْقَانِي وَبَابُ
 تَحْتَانِي۔

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے
 مرید کی تلقین کرنے کا تو اُس کو امر کرے
 روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن
 ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص کو امر کرے
 دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود
 پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اپنی مضبوط کتاب میں فَإِذَا كُروا لِلَّهِ
 قِيَامًا وَقُعودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ یعنی
 اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو
 تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر
 کے تجھ کو نہ گزرے اور معلوم کراے طالب
 کہ تیرا دل رکھا ہے تیری باتیں چھاتی کے نیچے
 دوا نکل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور
 اُس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ
 اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا۔

ف۔ متفقہ نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا
 ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔

وَأَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِي فَفَتْحُهُ
 بِالذِّكْرِ الْحَبْلِيِّ فَأَمَّا التَّحْتَانِي

دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش
 تو ذکر حلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے

۱۵۔ کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیر کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور
 بعضوں نے صنوبر درخت سرد ناز بو کو بھی کہا ہے۔ ۱۲

فَقَحَّطْنَا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ -

ذکرِ جلی و خفی | فَإِذَا أَرَدْتَ الذِّكْرَ

الْعَبْدِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ

الَّذِي يُسَمَّى كَيْمَاسَ بِإِثْمَاسٍ

قَدْ مَلَكَ الْيُمْنَى وَالْيَمْنَى تَلِيهَا

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قَدَسَ

سِرُّهُ يَقُولُ هُوَ عِرْقٌ فِي بَطْنِ

الرَّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخْذِ وَ

أَخْذُهُ بِهَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيدُ نَفْسَ

الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهَمَمَةَ وَيُخَيِّنُ

الْقَلْبَ تَسْخِينًا عَجَبًا -

وَاجْلِسْ جَلَسَةَ الصَّلَاةِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيمَةِ

ثُمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِالشَّدَادَةِ

الْمَدَّةِ وَإِخْرَاجِ النُّفُوسِ مِنْ دَاخِلِ

الْقَلْبِ وَآخِرُجْ لَفْظَةً لَا مِنْ

الشُّرُوعِ وَامْدُدْهَا إِلَى الْمُنْكَبِ

الْأَيْمَنِ وَنَفْظَةً السَّامِيَةِ مِنْ أَمَةِ

الدِّمَاغِ تُشِيرُ بِذَلِكَ أَنَّكَ

أَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللَّهِ

کی کشادگی ذکرِ خفی سے ہوتی ہے۔

پھر جب تو ذکرِ جلی کا ارادہ کرے تو چار

زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جس کا کیماس

نام ہے اپنے داسنے پاتوں کے انگوٹھے اور

بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد

مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ

کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران

کی جانب سے اتری ہے اور اُس کا اس

طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیتِ ہمت

کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گری

کے ساتھ۔

اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست

نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت

کو جمع کر کے پھر کہہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو

دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا

ناف سے نکال اور اُس کو کھینچ داسنے

مونڈھے تک اور لفظ إِلَہ کا دماغ

کی چھٹی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے

گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر

سے ظاہر ابتدائے عبارت عربی پر ہمزہ رہ گیا ہے یعنی اَو اجلس ہو تو رید کے لئے والا فقط لفظ مستقبل الفاعل
بعد لفظ متر بعا کے لفظا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لئے کہ جو ہر جم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲

خَالِي مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقَيْتَةُ
خُلِقَتْ فَتَنَفَسُ نَفْسًا آخَرَ
نَاضِرًا إِلَّا اللَّهُ فِي الْقَلْبِ
السَّادَةِ وَالْقُوَّةِ -

وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِي نَفْيَ
لِغُيُوبِ بَيْتِهِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
الْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمُقْصُودِ بَيْتِهِ
الْمُنْتَهَى نَفْيَ الْوُجُودِ -

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هَذَا
ذِكْرُ جَمْعِ الْهَمَزِ وَفَهْمُ
لَعْنِي وَكَتَبْنِي بِصَاحِبِ الذِّكْرِ
يَحْيَى أَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جَدًّا
يَكْفِيهِ أَنْ يَخْلِيَ رُبْعَ الْمِعْدَةِ
يَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنْ
سَدِّ سَمِّ يَسْلَا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ -

سُالَ النَّفَاسُ | وَإِذَا أَرَدْتَ بِاسْمِ
نَفَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا
بِالنَّفَاسِ فَكَلِمًا خَرَجَ النَّفَسُ
فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَّا إِلَى مَا كَانَتْ
رَبِّهِ مَجْبُتًا كُلِّ شَيْءٍ سِوَى
لَهُ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ
نَفْسُ فَعَلْ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللَّهُ
كَانَتْ تَدْخُلُ وَتُخْرَجُ

نکالا اور اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا
دوسرا دم لے سو لایا اللہ کو دل میں
سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر۔

اور اس نفی اور اثبات سے بددی
ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی
نفی وجود کا۔

اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا
جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر حلی
کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت
کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی
پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چپائی
کھایا کرے تاکہ اُس کا دماغ نہ پریشان ہو
خشکی کے سبب سے۔

اور جبکہ تو اسے سالک پاس انفاس
کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر
واقف ہو جا بھر جب دم باہر کو نکلے تو اُس
کے نکلنے کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ گویا ہر چیز
کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے
نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے
تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ إِلَّا اللَّهُ
کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت

مَعَكَ اللَّهُ فِي قَلْبِكَ۔

شیخ کے ساتھ ربط قلب | قَالُوا

وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رِبْطُ الْقَلْبِ

بِالشَّيْخِ عَلَى وَصْفِ الْمُحَبِّتِ وَ

التَّعْظِيمِ وَ مُلَاحَظَةِ صُورَتِهِ

قُسْتُ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَظَاهِرَ

كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ عَبْدٍ غَيْبًا

كَانَ أَوْ ذَكِيًّا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ

بِحِذَائِهِ صَائِرَ مَعْبُودَاتِهِ

فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهَذَا السِّرُّ

نَزَلَ الشَّيْخُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ

فَلَا يَبْصُقُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ

اللَّهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ

وَسَأَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ

أَيُّنَ اللَّهِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ

فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَ بِأَصْبَعِهَا

لَعَنِي اللَّهُ أَرَسَلْتَ فَقَالَ هِيَ

مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَبْجِجَ

إِلَّا إِيَّ اللَّهَ وَلَا تَرْبُطْ قَلْبَكَ

إِلَّا بِهِ وَتَوْبًا لِمُوجِبِهِ إِلَى

اتھی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ اگر

اعظم دل کا لگانا اور کانٹھنا ہے مرث

کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت ہے

اور اُس کی صورت کا ملاحظہ کرنا میت

کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ ہیں

سو نہیں کوئی عابد غیبی ہو یا ذکی مگر کہ اُس

کے مقابل ظاہر ہو کر اُس کا معبود ہوگا

ہے بحسب مرتبہ اُس کے اور اسی

کے سبب سے رو بقیہ ہونا اور اُس

علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اُس

منہ کے سامنے نہ کھٹو کے اس واسطے

اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان

اُس کے قیام کے درمیان میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا

اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان

اشارہ کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو

نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُس

یہ کہ خدائے تعالیٰ کو بھیجا ہے پس فرمایا

عَرْشٍ وَتَصَوُّرِ الشُّورِ
الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ
هُوَ أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمَثَلِ
وَنِ الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ
لِ الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ
الْمُرَاقِبَةُ بِهَذَا
لِحَدِيثِ

نے کہ یہ ایک انداز ہے تو اسے سالک تجھ
پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ
نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ
لگا دے مگر اسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف
متوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کر کے جس
کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے
مانند یا قیلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف اشارہ کیا
ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم

ف۔ مصنف نے حاشیہ میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص
کی استعداد کے مناسب اُس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی
فیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اُس کی تفصیل کے نہیں۔

پھر جب طالب رنگین ہو جاوے منور
کے نور سے تو مرشد اُس کو مراقبہ کرنے
کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ
اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ
اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات
میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا
بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے

رَاقِبَةٌ حَشْوِيَّةٌ فَإِذَا اتَّوَرَّ الطَّالِبُ
نُورَ الدِّكْرِ أَمَرَ بِالْمُرَاقَبَةِ
هِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرِّقَابِ
بِمَعْنَى هَذَا الدِّشَمِ لِأَنَّ الطَّالِبَ
بِرَاقِبِ قَلْبِهِ أَوْ يُرَاقِبُ اللَّهَ
مَا أَنَّ اللَّهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُولُ
لِسَيِّدِهِ أَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اللَّهَ

۱۔ مراد حدیث سے یہی حدیث ہے جو ابھی اوپر گذری۔ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَمِصُّ قَبْلَ
نَيْلٍ وَجْهَهُ الْحَدِيثُ ۱۲ ق

حَاضِرِي اَللّٰهُ نَاطِرِي
اَللّٰهُ شَهِدِي اَللّٰهُ
مَعِي اَوْ اِلَا اِنَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ مُّحِيطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ
حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الْقِبْلَةِ تَشَاهِدُ لَا

شرائط چلہ نشینی | قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ
اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَزْوَاجِ
يَلْزِمُهُ مَرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ
الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيلُ
الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ
وَالصَّحْبَةُ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَظَّعَةُ
عَلَى الْوُضُوْءِ فِي حَالَاتِ الْيَقَظَةِ
وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ
مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ
الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتَّى تَكُوْنَ عِنْدَهُ
مِنَ الْحَرَامِ قَاذًا اَدْخَلَ فِي
الْحُجْرَةِ رَجُلًا اَلِيْمًا تَعُوْذُ
وَسَمِي وَتَقْرَأُ سُورَةَ النَّاسِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ
الْبَيْتَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَبَيْتِي

جیسا اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرے
کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے
کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
اس کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ
یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اس
کا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان
اور تیرے قیلے کے درمیان میں اور تو
اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں
داخل ہونے کا ارادہ کرے اس کو چھ
امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روز
رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بوس
اور کھانے اور سونے اور صحبت خلوت
کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جانے
اور سونے کے حالات میں اور مرشد
ساتھ ہمیشہ دل لگائے رکھنا اور غفلت
کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اس کے
نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے
پھر جب حجرے میں داہنا پائوں داخل کرے
تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پائوں داخل کرے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنِّي لِي
كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْزُقْنِي مَحَبَّتَكَ
اللَّهُمَّ أَرْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغَلْنِي
بِحَمَائِكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُخْلِصِينَ
اللَّهُمَّ أَمِّمْ نَفْسِي بِجَدِّ بَاتٍ
ذَلِكَ يَا أُنَيْسَ مَنْ لَا أُنَيْسَ
لَهُ رَبٌّ لَا تَدْرِي فَرْدًا وَأَنْتَ
خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔

فَيَقُومُ عَلَى الْمُصَلِّي وَيَقُولُ
لِي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَذِيفَاءُ مَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِحْدَى دَعَائِرِ
مَرَّةٍ كُنْتُمْ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي
الْأُولَى آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ
أَمِّنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ
سَجْدَةً طَوِيلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي
الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ
مِائَةٍ مَرَّةٍ ثُمَّ يَسْتَقِيلُ بِالْأَذْكَارِ
الَّتِي ذَكَرْنَا هَا۔

کرے تو اللہ تم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوند تو میرا کارساز ہے دنیا اور
آخرت میں میرا مددگار ہو جیسا تو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا
اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی مجھ کو اپنی
محبت نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ
مشغول کرے اور مجھ کو عیار مخلصین میں کر
ڈال الہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کششوں سے اے انیس اُس کے جس کا
کوئی انیس نہیں اے رب مجھ کو نہ چھوڑیوں تنہا
اور تو بہتر وارثین سے ہے۔

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اپنی وجہت
وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَذِيفَاءُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ کو کہیں
بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو
ہو کر اُس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین
کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں
پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی
پڑھے اور دوسری رکعت میں اَمِّنَ الرَّسُولُ
پھر لنبا سجدہ کرے اور دعائیں خوب کوشش
کرے پھر پانچ سو بار یا فَتَّاحُ کہے پھر اُن
اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر
حلی اور پاس انفاس اور مراقبات۔

کشف قبور واستفاضہ بران | وَقَانُوا
 إِذَا دَخَلَ الْقَبْرَ قَرَأَ سُورَةَ
 إِنَّا فَتَحْنَا فِي رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ
 مُسْتَقْبِلًا إِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدِيرًا
 الْكُتُبَةِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ
 وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ
 الْفَاتِحَةِ أَحَدَى عَشَرَ مَرَّةً
 ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ
 يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَحَدَى وَعِشْرِينَ
 مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوحُ يَضْرِبُهُ
 فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوحَ الرُّوحِ
 يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ
 إِثْرَ أَحَاوَتُورَاثُ ثُمَّ يَنْتَظِرُ
 لِمَا يَفِيضُ مِنَ صَاحِبِ الْقَبْرِ
 عَلَى قَلْبِهِ -

صلوة المعکوس | وَالْحِشْتِيَّة

صلوة تسمى صلوة المعکوس
 لَمْ يَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا أَقْوَالِ
 الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَاهُنَا فَلِذَاكَ
 حَدَّثْنَا هَاوَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ -

صلوة کن فیکون | وَلَهُمْ صَلَوَةٌ

تسمى صلوة کن فیکون -

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب
 قبرستان میں داخل ہو تو سورہ اِنَّا فَتَحْنَا
 دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے
 ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ
 مُلْك پڑھے اور اللہ اکبر اور لا اِلهَ
 اِلَّا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے
 پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے
 یارب یارب اکیس بار پھر کہے یا روح
 اور اُس کو آسمان میں ضرب کرے اور
 یا روح الروح کی دل میں ضرب کرنے
 یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے
 پھر منتظر رہے اُس کا جس کا فیضان صاف
 قبر سے ہو سکے دل پر -

اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
 صَلَوَةُ الْمَعْكُوسِ کہتے ہیں ہم نے سنت
 مصطفویہ اور اقوال فقہائے ایسی مل اُس کی
 نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی
 واسطے ہم نے اُس کو ذکر نہ کیا اور علم اُس کے
 جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے -

اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
 صَلَوَةُ كُنْ فَيَكُونُ کہتے ہیں -

ف۔ صَلَوةٌ كُنَّ فَيَكُونُ اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اس کی

تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے۔

قَالُوا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهُ
حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ
لَيْلَةٍ مِّنْ لِّيَالِي الْأَرْبَعَاءِ
وَالْخَمِيسِ وَالْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ
يَقْبِرُ فِي الْأُولَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً
وَالْإِخْلَاصَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي
الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً مَّرَّةً
وَالْإِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُولُ مِائَةً
مَّرَّةً وَآيَ اسْمِ كُنْدَةٍ دُشَوَارِيهَا
وَأَيُّ رُوشَن كُنْدَةٍ تَارِيكِيهَا
مِائَةً مَّرَّةً وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ
مِائَةً مَّرَّةً وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً مَّرَّةً
وَيَبْدُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُورِ
الْقَلْبِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ
فَعَلْ هَذَا ثُمَّ خَسِرَ الْعِمَامَةُ
عَنْ رَأْسِهِ وَجَعَلَ كُمَهُ فِي
عُنُقِهِ وَبَكَى وَدَعَا اللَّهَ إِلَى حَاجَتِهِ
خَمْسِينَ مَرَّةً فَإِنَّهُ لَا بُدَّ
لِاسْتِجَابِ لَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

مشارحتہ چشتی نے صَلَوةٌ
كُنَّ فَيَكُونُ کے بیان میں کہا
ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آئے
تو چاہیے کہ ہر رات کو لیاںِ ثلثہ یعنی چہار
شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں
میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قلُّ ہو
اللہ ستو بار پڑھے اور دوسری رکعت
میں فاتحہ ستو بار اور قلُّ ہو اللہ
ایک بار اور ستو باریوں کہے اے آسان
کنندہ دشواریاں اے روشن کنندہ
تاریکیاں ستو بار اور استغفار کرے
ستو بار اور درود پڑھے ستو بار اور
حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضورِ قلب
پھر جنب تیسری رات ہو تو بھی یہی
کرے جو مذکور ہوا پھر گپڑی یا ٹوپی کو
سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی
گردن میں ڈالے اور روئے اور حق تعالیٰ
سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور
النَّارُ اللہ تعالیٰ دعا اس کی مستجاب
ہوگی واللہ اعلم۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردایعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جادے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تبرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔

چھٹی فصل

مشارح نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشارح نقشبندیہ کے
اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ
بہار الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں
اللہ راضی ہو ان سے اور ان کے سب
مریدوں سے۔

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے
کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ
ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی
منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے
اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ
ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات
بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا
اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی
زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت
پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اس
کو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے
معفرت چاہے اُن گناہوں کی جو اس
سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور

فِي اشْغَالِ الْمَشَارِحِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ نَقِشْبَنْدِ
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

قَالُوا طَرِيقُ الْوُصُولِ إِلَى
اللَّهِ ثَلَاثٌ أَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاثُورُ
عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ۔

وَصِفَتْ أَنَّ يَنْتَكِهَزُ فُرْصَةً
مِّنَ التَّشْوِيشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ
كَالْإِسْتِمَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ
وَالْبَدَاخِلِيَّةِ كَالْجُودِ بِالمَقْرُطِ
وَالْغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشَّيْبِ الْمَقْرُطِ
ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيَحْضُرُ لَا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى
صَبَاحًا وَمِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي
ثُمَّ يَغْتَمِ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ

وَيَحْبِسُ نَفْسًا فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ
بِالْقَلْبِ لَا يَخْرُجُهَا مِنْ مَرْتَبِهِ
إِنَّا الْأَيْمَنُ وَيَسُدُّهَا حَتَّى يَصِلَ
إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهُ
إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلَهَ ثُمَّ
يَضْرِبُ فِي قَلْبِهِ بِالشَّوْكِ
إِلَّا اللَّهُ -

دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو
اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے
کہے لَا اِس کو اپنی ناف سے داہنی طرف
نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے
تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف
چھکاوے اور ملاوے اور کہے إِلَهَ پھر
ضرب لگاوے اپنے دل میں سختی سے إِلَّا اللَّهُ کی -

ف۔ مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا
کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک
ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا ثمر ہے۔

نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس
یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے بان
کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق
کے ابھارنے اور دوسروں کے قطع کرنے
میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم
کی مشق کرے تا اُس پر گراں نہ ہو جاوے اور
خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس
دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے جس کی نوبت
حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کے
حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے
ہیں فسرق بعید ہے۔

قَالُوا يَحْبِسُ النَّفْسَ خَاصِيَّةً
عَجِيبَةً فِي تَحْنِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ
الْعَزِيمَةِ وَهَيْجَانِ الْعِشْقِ
وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ
عَلَيْهَا وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ
الْمُفْرَطِ فَيَكْنَى وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ
الْجَوَكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ رباعی

حاشا کہ اکابر رہ جو گنیہ روند
اثبات مقالات زیا بین بکنند

حبس نفس و حصر نفس و اردق
وَكَذَلِكَ لَعَدَدُ الْوُثُرِ
خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا
هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهَكَذَا
يَتَدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَحَدٍ وَ
عِشْرِينَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلَى
عَدَدِ الْوُثُرِ۔

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ
الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمُقْصُودِيَّةِ
أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَإِتِّبَاهُ تَعَالَى عَلَى وَجْهِ
التَّائِيدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا
يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ
وَالْأَحَادِيثِ۔

وَمَنْ بَلَغَ إِلَى إِحْدَى وَعِشْرِينَ
مَرَّةً وَلَمْ يَنْفِتْ لَهُ بَابٌ مِّنَ
الْجَذْبِ وَالْصِرَافِ الْبَاطِنِ إِلَى
اللَّهِ تَعَالَى وَجَبَ إِلَّا شَتَّعَالَ
بِاسْمِهِ وَالتَّفَرُّعُ عَنِ الْأَشْغَالِ
الْأُخْرَى فَلْيَعْرِفْ أَنَّ عَمَلَكُمْ
لَمْ يَقْبَلْ فَلَيْسَ بِنَفْسٍ هَذِهِ

حبس نفس است آنچہ نشانش بدہند
اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی
عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ تو
کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک
دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی
مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد
کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور
دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور
چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس (۱)

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر میں
ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت
یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات
معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروہ
تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل
میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے
پھرتے ہیں۔

اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا
اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی
اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا
تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی
اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے
کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ
ہوا تو بشرط مذکورہ اس کو پھر از سر نو

الشَّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى
جَدَى وَعِشْرِينَ -

طریقہ اثبات مجرد | وَمِنْهُ الْإِثْبَاتُ
الْمُجَرَّدُ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ
الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَخْرَجَهُ
خَوَاجِدُ مُحَسَّدٌ بَاقِيًا أَوْ مَسْنُ
تَقَرُّبٍ مِنْهُ الرَّمَاثُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس تک۔

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی
فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور
اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین
نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اس کو تو
خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب
العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس
واسطے کہ ذات وحدہ کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفا
یا بعض محاذ کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے
واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب
اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے۔

اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ
اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے کشت
تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک
کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہنچے
جس دم کے ساتھ اور اندک اندک
زیادہ کرتا جاوے۔ یہاں تک کہ بعض
نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار
کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
يَقُولُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ أَفِيدُ
لِلْسُلُوكِ فَإِنَّ ثَبَاتَ الْمُجَرَّدِ
أَفِيدُ لِلْجَذْبِ -

وَصِفْتُ أَنَّ يُخْرِجَهُ لَفْظَةُ
اللَّهُ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشَّدِّ السَّامِ
وَيَبْدُو مَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَمِّ دِمَاغِهِ
مَعَ الْحُبْسِ وَالشَّدِّ رَجْعًا فِي الزِّيَادَةِ
حَتَّى أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ لَهَا فِي
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ
أَمْرًا مِّنْ مُّخْلِصَاتِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ تَقُولُ لَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي

نَفْسٍ وَاحِدٍ وَكَثْرٍ مِنْ
ذَلِكَ أَيْضًا۔

والد کے مریدوں سے بھی دیکھا کہ اسم ذات
کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس
سے اکثر بھی۔

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
قَدْ سَمِعُوهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ
أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَدَايَةِ يَقُولُ
الْهَيْ وَالدُّثْبَاتُ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ
مِائَتِي مَرَّةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے
سلیک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم
اور دوسرا طریقہ وصول الی
اللہ کا مراقبہ ہے۔

وَتَابِعَهَا الْمُرَاقِبَةُ۔

حقیقت مراقبہ بوجہ شمول مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ حقیقت
مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوئے
صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک لے روح از جسد تا مثل آن تا آنکہ
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه محسوس نیست بمنزلہ محسوس
نصب العین گردد۔

طریقہ مراقبہ بسیط وَصِفْتُهَا أَنْ

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہے کہ دم کو
بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے
جمیع حواس مدد کہ سے متوجہ ہو معنی مجرد
بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام
بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے
لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے
خالی کر سکیں تو طالب کو شش کرے اس

يَحْكِي النَّفْسَ تَحْتَ الشَّرَةِ حَبْسًا
يَسِيرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ
إِدْرَاكِهِ إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ
الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ
إِطْلَاقِ اسْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ
يَجْرِدُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ

هَذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ هَذَا
الْمَعْنَى عَنْ الْفَاقِطِ وَيَتَوَجَّهَ
إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مَزَاحِمَاتٍ خَطَرَاتٍ
وَالْتَوَجُّبِ إِلَى الْغَيْرِ وَمِنْ
النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّنُهُ هَذَا
النَّحْوُ مِنَ الْإِذْرَالِ فَمِنْ
الْمَشَاحِيخِ مَنْ يَأْمُرُ بِهَذَا
بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ
يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ
أَنْتَ مَقْصُودِي قَدْ تَبَرَّأْتُ
إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ
وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ
الْمُخَلَّاءِ الْمُجَرِّدِ وَالنُّورِ الْبَسِيطِ
فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا
التَّخْيِيلِ إِلَى التَّوَجُّبِ الْمَذْكُورِ.

معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس
کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور
التفات ماسوے اللہ کے اور بعض لوگوں
سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے
سو بعض مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی
دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے
کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا یا
تیری طرف تیرے ماسوے اور مانند
اس کے کوئی اور مناجات کرے اور
بعض مشائخ شخص مذکور کو غلامے مجرد
یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے
ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور
کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے۔

مترجم کہتا ہے خلائے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع
اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے۔
وَالْإِشْفَاءُ الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم
پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر
ہے گا ہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف
کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سوا اگر تم سے نہ

ہو سکے تو اُن کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ
عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا
کرنے چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے
تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جائے سوا اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگوں سے تعلق بہم
پہونچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے
نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ یعنی سچوں کے
ساتھ ہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا
واصل ہو تو اُس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو ساہما سال کی محنت
میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے۔ شجر -

آنکہ بہ تیریز یافت یک نظر از شمس دین
طعنہ زند بردہہ سخرہ کند بر چیلہ

اور رابطہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ مرشد
قوی التوجہ ہو یا دداشت کی مشق دائمی رکھتا
ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی
ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی
کر ڈالے سوا اُس کی محبت کے اور اس کا منتظر
رہے جس کا اُس کی طرف سے فیض آوے
اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا اُن کو کھول
دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ
تنگی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے
تو اُس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت
سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کرے
اور جب مرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس

وَبَشِّرْهُمْ أَنَّ يَكُونُ
الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ
دَائِمًا لِيَاذًا شَتَّ
فَإِذَا صَحِبَهُ خَلَى نَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مُحَبَّتَهُ
وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيضُ
مِنْهُ وَيُعْبِضُ عَيْنِيهِ
أَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ
عَيْنِي الشَّيْخِ فَإِذَا
أَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ
بِمَجَامِعِ قَلْبِهِ وَالْيُحَافِظُ
عَلَيْهِ وَإِذَا غَابَ الشَّيْخُ

عَنْهُ يُخَيَّلُ صُورَتَهُ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَ
التَّعْظِيمِ فَتُفِيدُ صُورَتُهُ
مَا تُفِيدُهُ صُحْبَتُهُ.

کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان
خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس
کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی
صحبت فائدہ دیتی تھی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام شاہدہ ہو اور نورانی
بہ تجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے
هُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ۔ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا
یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کو مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ
اللَّهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس حدیث معتبر ھُوَ حَقُّوہ
لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں
مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے وہ
کی علامت بتائی اس قول میں۔

سابعی

باہر کہ نشستی و نشر جمع دلت
وز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزان میاش
ورنہ نہ کتد روح عزیزان بجلت

خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر
حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تصبیح اوقات ہے اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے
پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کر لے بلکہ طریقہ
کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہو
مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ شعرا

اے ایسا ابلیس آدم رونے ہست
پس بہر ذستے نشاید داد و نست

اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفريط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہمت پر ہوا اور اس کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہوا اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے۔

اور بعض وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم تجاریؒ نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورقوں کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْمَعْنَى أَنْ لَا يُغَيِّرَ ذَلِكَ الْهَيْئَةَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ۔

وَمِنْ الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخِيلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ سَمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ مَرَّ نِي خُوجَا جَدُّ هَاشِمِ التُّجَارِيِّ كِتَابَةً إِسْمِ الذَّاتِ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَكَثُرَتْ مِنْهَا وَخَدْتُ بِجَمَاعٍ قَلْبِي حَتَّى إِنِّي كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلَى خُومِ رُبْعَةٍ أَوْ رَاقٍ وَمَا شَعُرْتُ۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَأَيْتُ خُوجَةً
خُرُوجًا يَكْتُبُ بِأَيْهَا مِصْرَ عَلَى أَصَابِعِ
الْأَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسٍ وَكَلَامِهِ
وَشَأْنِهِ كُلِّهِ فَسَأَلْتُ فَقَالَ
كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي يَدَايِ
أَمْرِي وَصَارَتْ دَيْدَنًا
لَا أَسْتَطِيعُ إِلَّا نِقْلًا عَنْهَا
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کلمات نقشبندیہ اولیٰ نقشبندیہ
کلمات علیہا بناؤ طریقہ ہم
بعضہا اشارۃً الیٰ ہذا الاشغال
و بعضہا علی شروط تاثیرہا
فلنذکرہا -

ہوش در دم نظر بر قدم
سفر در وطن خلوت در انجمن
یاد کرد بازگشت نگہداشت
یادداشت فہدہ ہی الماثورۃ
عن خواجہ عبد الخالق
العجد والی و بعدہا ثلثہ
ماثورۃ عن خواجہ نقشبند
وقوف زمانی و قوف قلبی
وقوف عہدی

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے
تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی
کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں
انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے
اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات
ابتداءً سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو
ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑ
پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم -

اور شارح نقشبندیہ کے چند
اصطلاحات ہیں جن پر اُن کے طریقے کی
بنا ہے۔ بعضی اصطلاحوں میں تو اُن
ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے
بعضی اُن کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو اُن
کا ذکر کرنا چاہیے -

(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳)
سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد
(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت
تویہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق بغدادی
سے منقول ہیں اور اُن کے بعدین اصطلاح
خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف
زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عہدی

ہوش دردم | اَمَّا هَوْشِ دَرْدَم
فَمَعْنَاهُ التَّنَقُّظُ فِي كُلِّ نَفْسٍ
فَلَا يَزَالُ مُتَنَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ
نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ
غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ هَذَا طَرِيقُ
التَّدْبِيرِ يَجِيءُ إِلَى دَوَامِ الْحُضُورِ
وَهَذَا لِلْمُبْتَدِئِ فَإِذَا تَوَسَّطَ
فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا
عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ
الزَّمَانِ مِثْلُ أَنْ يَتَأَمَّلَ بَعْدَ
كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلْتُ عَلَيْهِ
فِيهَا غَفْلَةً أَوْ لَا فَإِنْ دَخَلْتُ
غَفْلَةً اسْتَغْفِرْ وَعَزِمْ عَلَى تَرْكِهَا
فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا حَتَّى يَصِلَ
إِلَى الدَّوَامِ وَيَسْمِيَ هَذَا الْأَخْبِرُ
بِوُقُوفِ زَمَانِيَّ وَاسْتَخْرَجَهُ
خَوَاجَهُ نَفْسُ بِنْدٍ لِمَا رَأَى أَنَّ
التَّوَجُّهَ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ
نَفْسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ
فَإِنَّمَا اللَّادِقُ بِهِ إِلَّا اسْتَخْرَاقُ
فِي التَّوَجُّهِ إِلَى اللَّهِ بِحَيْثُ لَا
يَزَاحِمُ عِلْمُ هَذَا التَّوَجُّهَ

تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری
اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ
بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر
ساتن میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ
طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل
کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدئ
کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے
اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے
کھونج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی
مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت
کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا
نہیں مگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے
اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے
اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک
کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ
پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمیٰ بوقوف زمانی
ہے اس کو خواجہ "نقشبند" استخراج کیا
اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ
متوجہ ہونا علم العلم کی طریق یعنی دانست کو دریافت
کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو
پریشان کرتا ہے اس کے مناسب اور استغراق
.... توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اس کو اپنے
متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہ ہو۔

ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش دردم سے سویہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دایا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عظیم فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہو گا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی۔

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سولے اپنے قدم کے اور نہ اپنے پیچھے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انیگز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اُس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور ان کی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے

نظر بر قدم | اَمَّا نَظْرُ بَرَقْدَم
فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ
اَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ اِلَّا
اِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُودِهِ
اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النُّظْرَ إِلَى
النُّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَلْوَانِ
الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ
وَيُثْنِعُهُ مِمَّا هُوَ بِسَبِيلِهِ وَفِي
حُكْمِهِ الْإِسْتِمَاعُ إِلَى أَصْوَاتِ
النَّاسِ وَآحَادٍ يَشْهَرُهُمْ سَمِعْتُ
مُسَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ هَذَا

۱۵ اصل سند عیسیٰ کی یہ آیت کریمہ ہے سورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدْ صَتَّ لِغَدٍ اور یہ حدیث شریف بھی اکبرؑ من وان نفسہا وعملہا لما بعد الموت والابحاجہ من اتباع نفسہا وتمنی علی اللہ۔ ۱۳

بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْمُبْتَدِئِ أَمَّا الْمُنْتَهَى
فَيَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ يَتَّامَلَ فِي حَالِهِ
عَلَى قَدَمِ أَيْ نَبِيِّ هُوَ إِذْ مِنْ
الْأَوَّلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَلَكِنَّ الْجَامِعِيَّةَ الثَّامِتَةَ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى
هَذَا الْقِيَاسِ فَإِذَا عَرَفَ
مَتَبُوعًا فَلَتَكُنْ أَحْوَالُهُ
وَوَاقِعَاتُهُ مُنَاسِبَةً لِوَاقِعَاتِ
مَتَبُوعِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

سفر در وطن | اَمَّا سَفَرُ دَرِ وَطَنِ
فَمَعْنَاهُ اِلَّا نَقَالَ مِنَ الصِّفَاتِ
الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ
الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى
السَّالِكِ اَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ
هَلْ فِيهِ بِقِيَّةٌ حُبِّ الْخَلْقِ
فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ
اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنْ
ذَلِكَ صِنْفُهُ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلَهَ
اِلَّا اللهُ يَعْنِي نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي
الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاثْبَتْتُ حُبَّ اللهِ

کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی
کے ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ
تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی
کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعض اولیاء
سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو پوری
جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے
اور بعض دلی موسیٰ علیہ السلام کے قدم
پر ہوتا ہے دلیٰ ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اس کے
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات
کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم۔

اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل
کرنا ہے صفات بشریہ خسیہ سے صفات
ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے
کہ اپنے نفس کا مستفحص رہے کہ آیا اس میں
کچھ حُب خلق باقی ہے پھر جب اس کو جان
جاوے تو اسے تو سے تو بہ کرے اور جانے کہ
یہ میرا بت ہے اس واسطے کہ جو تجھ کو خدا سے
باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے
لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ لَا اِلَهَ سِوَا اللهِ
کہے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی
کر دیا اور اِلَّا اللهُ سے قصد کرے کہ اللہ

مَعَاكِهِ وَذَلِكَ لِأَنَّ عُرُوقَ
الْمَحَبَّةِ فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ
خَفِيَّةٌ لَا يُمَكِّنُ أَنْ تُسَخَّرَ
إِلَّا بِالتَّخَصُّصِ الْبَاطِنِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ
أَنْ يَتَخَصَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ
لِأَحَدٍ أَوْ حَقْدٌ أَوْ اعْتِرَاضٌ
فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدٍّ أَوْ مَةِ هَذِهِ
الْكَلِمَةُ۔

کی محبت میں نے اُس کے مقام پر ثابت
کر دی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی
محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی
ہیں اُن کا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص
اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے
کہ تلاش کرے کہ آیا اُس کے دل میں کسی
کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو
اُس کو توڑ کر سے اس کلمے کی مداومت سے

ف۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا
تو اُس نے اُس کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اُس کو وحشی کر دیا۔

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے
کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے
اپنے جمیع حالات کے پڑھنے میں اور کلام
کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے میں تو
سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ
رہے گا ملکہ یعنی قوتِ راسخہ ہم پہونچا ہے
ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت
خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ
ہے حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد وہ لوگ
ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ
سے غافل نہیں کرتی۔ مترجم کہتا ہے دل بیار
و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے
بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقر نشان مند ہونا

خلوت در انجمن | اَمَّا خِلَوت
در انجمن فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغَلَ
بِقَلْبِهِ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا
مِنَ الدَّرَسِ وَالْكَلَامِ وَالذَّكْرِ
وَالشَّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ أَنْ يُحْصَلَ
السَّالِكُ مَلَكَتُ الشَّوْجِبِ إِلَى
الْحَقِّ فِي وَقْتِ الشَّغَالِ بِهَذِهِ
الْأَشْغَالِ قَالَ خَوَاجَةُ نَقِشْبَنْدُ
وَالْيَكْبَرِ الدَّشَارَةُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بَلِ الْحَقُّ أَنْ التَّوَسُّمِ
بِزِيَةِ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّحَلُّقِ
بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَظَنَّةً لِلرِّيَاءِ

وَالسُّمْعَةَ فَلَا دُولِي أَنْ يَكُونَ الرَّيُّ
رِيَّ الْعِلْمِ وَالذِّيَا نَسِيَّ وَالْإِجْهَادِ
إِلَى الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ مَعَ
الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَةُ عَلَى
الرَّامِيَّتِي بِالْفَاءِ سَيِّئَةٍ

اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اس طرح پرکہ
لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے
اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ
وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد
فی الطاعات والوں کا سا ہوا اور دل ہمیشہ
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ
علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت
میں ادا کیا۔

شعر

از درون شو آشنار و از بردن بیگانہ و ش
ایں چنین زیبا روشن کم ہی بود اندر جہاں
یعنی اندر سے آشنارہ اور باہر سے بیگانہ کے مانند ایسی پیاری چال کمتر
ہے جہاں میں۔

ف۔ مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع ریاکاری
کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے علماء کی وضع اور لباس اختیار
کرے اور با حق رہے اکثر عوام کو اس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے
کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس
فقا کے یا مطلق ترک لباس کے۔

حکایت۔ ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اور اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ
الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ۔

اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا بخی

یاد کرد و اما یاد کرد قمعناہ

ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى إِمَّا يَنْتَفِعِي وَالْإِثْبَاتِ
أَوْ بِالْإِثْبَاتِ الْمُخَرَّدِ كَمَا مَرَّ
تَفْصِيلًا -

اثبات یا باثبات مجرّد چنانچہ اس کی
تفصیل مذکور ہو چکی۔

ف۔ یاد کر دے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اُس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہے
یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا
کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور
تعظیم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دہن غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

بَارِئُكَ شَتَّ | وَأَمَّا بَارِئُكَ شَتَّ
فَمَعْنَاهُ أَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ
طَائِفَةٍ مِنَ الذِّكْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
أَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمُنَاجَاةِ
فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِيعِ
هِمَّتِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ مُقْصُودِي
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ
أَتَسَمُّ عَلَى تَعَمُّتِكَ وَارْزُقْنِي
وَصَوْلِكَ الثَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي
أَلْوَالِيْدَ قَدْ مَسَّ سِرٌّ لَا يَقُولُ هَذَا
شَرْطُ عَظِيمٍ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِي
أَنْ يَغْفَلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَإِنَّا لَمْ
يُحَدِّثْ مَا وَحَدَّ نَا إِلَّا بِبَرَكَتِهِ هَذَا -

اور بارزگشت یعنی رجوع کرنا اور
پھرنا اُس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر
کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف
رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ
عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور
آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت
کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو
نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے
میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے
ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اسی
کی برکت سے پایا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ذا کر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اُس کے بعد اُسی
طرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو
ہی مقصود ہے اس واسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ

کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائے گا اور باز گشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرا کہ ذکر کے دل میں دوسو سہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ مضر ہے۔

نگاہداشت | وَأَمَّا نَگاهداشت

فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ
أَحَادِيثِ النَّفْسِ فَيَتَّبِعِي أَتِ
يَكُونُ السَّالِكُ مُتَقِظًا فَلَا يَدْعُ
خَطَرَةً يَخْطُرُ فِي قَلْبِهِ قَالَ خُواجه
نَقِشْبَنْدُ يَكْتَلِبُ أَنْ يَصُدَّ مَا السَّالِكُ
فِي أَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِأَنَّهُ إِذَا ظَهَرَتْ
مَالَتْ إِلَيْهَا النَّفْسُ وَأَشْرَتْهَا
فَيَحْصِرُ زَوَالَهَا فَيُحْصِلُ
مَلَكَتِ خُلُوقَ لَوْحِ السِّدِّ هُنِ
عَنْ خُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَأَحَادِيثِ
النَّفْسِ۔

اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اُس کے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اُس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اُس کا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خُلُوقِ نَحْتِ ذَمَنِ کا خطرات اور دساوس کے خطور کرنے سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا نہ چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہے۔

اور یادداشت تو عبارت ہے توجہ صرف

یادداشت | وَأَمَّا يادداشت فَعِبَارَةٌ

ہے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فائدے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم۔

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔ جَعَلْنَا اللَّهَ مِنْهُمْ

عَنِ التَّوَجُّبِ الْقَوِي الْمَجْدِدِ
عَنِ الْأَلْفَافِ وَالْتَّخِيلَاتِ إِلَى
حَقِيقَتِهِ وَاجِبِ الْوُجُودِ وَالْحَقِّ
أَنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ
الْمَنَامِ وَالْبَقَاءِ الْمَسَابِغِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بِرَحْمَتِهِ الْوَسِيعَةِ أَمِينٌ۔
وَقُوفَ زَمَانِي | وَأَمَّا وَقُوفُ
زَمَانِي فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيرًا۔

اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم کی تفسیر میں بیان کیا (یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اس کے ترک پر ہمت باندھنا۔)

اور وقوف عددی تو عدد و طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ حقیقت ہے اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے۔ مشائخ قادریہ کے نزدیک (یعنی تانا پنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہ ہونا بتدریج خدا ہی میں توجہ منحصر ہو جاوے)۔

وَقُوفَ عَدَدِي | وَأَمَّا وَقُوفُ
عَدَدِي فَهُوَ الْمَحَافَظَةُ عَلَى
عَدَدِ الْوُثَرِ وَقَدْ مَرَّ بَيْنَنَا۔
وَقُوفَ قَلْبِي | وَأَمَّا وَقُوفُ
قَلْبِي فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّبُ إِلَى الْقَلْبِ
الَّذِي هُوَ مَوْدَعٌ إِلَى الْجَانِبِ
الْأَيْسَرِ تَحْتَ الشَّذِيِّ وَالْحِكْمَةُ
فِي هَذَا التَّوَجُّبِ كَالْحِكْمَةِ فِي
مُرَاعَاتِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ
الْجِيلَانِيَّةِ۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اُس پر واقف رہے اثلثے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرے اور اُس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے حبس نفس اور رعایتِ عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو اُن کے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ
فَمِنْ ذَلِكَ الْأَحْوَالِ فَيُحِلُّكَ تَوَكُّدٌ

ای متولد ۱۲

یعنی اپنے دل کے اندر سے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے

تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔

تَصَرُّفَاتِ نَقِشْبَنْدِيَّةٍ اَوَّلُ النَّقِشْبَنْدِيَّةِ
تَصَرُّفَاتٌ عَجِيبَةٌ مِّنْ جَمْعِ الْهَمَمَةِ
عَلَى مُرَادٍ فَيَكُونُ عَلَى وَفْقِ الْهَمَمَةِ
وَالثَّابِتِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمُرُوضِ
عَنِ الْمُرِيضِ وَرَفَاةِ التَّوْبَةِ
عَلَى الْعَاصِي وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ
النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا وَيُعْظِمُوا
فِي مَكَدِ اِرْكِهِمْ حَتَّى تَتَمَثَّلَ فِيهَا
وَاقِعَاتٌ عَظِيمَةٌ وَالْإِطْلَاقُ عَلَى
نَسَبَةِ أَهْلِ اللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ
وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِشْرَافُ عَلَى
خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي
الصُّدُورِ وَكَشْفُ الْوَقَائِعِ

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور محترم ہو جائیں یا اُن کے خیالات میں تصرف کرنا تاکہ ان میں واقعات عظیمہ متماثل ہوں اور آگاہ ہو جائیں اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور حیوان کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے اُس پر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا کشف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور

الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ
النَّارِ لَمْ يَدْعُهَا وَخَوَّنُ نَبِيَّهَا
عَلَى نَمُودِجٍ مِنْهَا۔

طریقہ تاثیر طالب | اَمَّا هَذِهِ التَّصَوُّفَاتُ
بِعَنَى تَوْجِهٍ وَادْنٍ | عِنْدَ كِبَرِ اَرْثِهِمْ
اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللَّهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ
فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَامَّا عِنْدَ سَاوَرِهِمْ
فَالْتَا ثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَتَوَجَّهَ
الشَّيْءُ اِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِّمَهَا
بِالْهَيْئَةِ الثَّامَةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ
يَسْتَفْرِقُ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجُمُوعِيَّةِ
وَهَذَا الْبَعْدُ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الْاَشْخِ
حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِنْ نَسَبِ الْقَوْمِ
وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيهَا
فَتَنْقِلُ نِسْبَتَهَا اِلَى الطَّالِبِ
عَلَى حَسَبِ اِسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَشُوْبُ بِهَذَا التَّوَجُّهِ
الذِّكْرُ وَالضَّرْبُ عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ
وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ قَاتَمَهُمْ
يَتَخَيَّلُوْنَ صُورَتَهُ وَيَتَوَجَّهُوْنَ
إِلَيْهَا۔

سوائے اُن کے اور بھی تصرفات ہیں اور
ہم تھکواے کتاب کے دیکھنے والے اُن ہیں
سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق
نمونے کے۔

اور اس قسم کے تصرفات کاملین
نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور
بقا باللہ کے لوگ ہیں۔ تو اُن کی اور ہی
شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین
کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ
ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف
متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے کمر لے
پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر
سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہو گا کہ نفس
مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی
نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو
ملکہ راسخ ہو کہ ہر دم اُس کے قابو میں ہو
پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل
ہوگی۔ اُس کی لیاقت اور استعداد کے موافق
اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر
کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی
ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُس
کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ
ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اسکی صلوٰۃ کو
خیال کر کے۔

حقیقت ہمت | وَأَمَّا الْهِمَّةُ

فَعِبَارَةٌ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَ
تَأَكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّمَيُّنِ
وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ
خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ
الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَ أَخْبَرَنِي مَنْ
أَثَقَ بِهِ أَنَّ مِنَ الشُّيُوخِ مَنْ
يَسْتَغْلُ بِالنَّهْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي
بِهِ لَأَرَادَ بِهِ هَذِهِ الْأَفْهَامَ أَوَّلًا
بِمَا نَرَى أَوْ مَا يَنْبَغِي هَذَا إِلَّا اللَّهُ
فَاتَّكَ الْفَاعِلُ بِهَذَا الْفِعْلِ -

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر
اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت
آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں
کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے
پیا سے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خیر
دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعض
شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے
ہیں اور لَا إِلَّا بِاللَّهِ سے یہ ارادہ
کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا
نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اُسکے
مناسب جو مدعا ہو سوا اے اللہ کے -

ف۔ مولانا نے فرمایا مجر موقوف سے مراد اخون محمد دلیل ہیں اور بعض مشائخ
سے مجددی مشائخ مراد ہیں -

سلب مرض | وَأَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ

فَعِبَارَةٌ عَنْ أَنَّ يَتَخَيَّلَ نَفْسُهُ
الْمَرِيضَ وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرَضَ
وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
قَلْبِهِ خَطَرٌ دُونَ هَذَا فَإِنَّ
الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا مِنْ
عَجَائِبِ صُنْعِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ -

اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت
ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار
خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں
ہے اور اُس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح
پر کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے
اس تصور کے تو مریض کی بیماری اُس شخص
کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات
قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُس
کے خلق میں -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی

شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے۔ یَا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ أَوْ رَأْسَ مَنْاجَاتِ اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا۔

طریقہ توبہ بخشی | وَأَمَّا إِفَاضَةُ

التَّوْبَةِ فَصُورَتُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسُهُ ذَلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ أَنْ أَثَرَفِيهِ نَوْعَ تَأْثِيرٍ كَانَ نَفْسُهُ إِفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اتِّصَالٌ مَا تَمَّ يَسْتَأْنِفُ فَيَنْدُمُ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوبُ عَنْ قَرِيبٍ۔

طریقہ تصرف قلوب | وَالتَّصَرُّفُ

فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا الْوَقْفَ مَدَارِكِهِمْ حَتَّى يَتَمَثَّلَ فِيهَا الْوَاقِعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يُصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهَمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُورَةَ الْمَحَبَّةِ أَوْ الْوَاقِعَةِ دَيْتَوْحِبًا إِلَيْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهِ فَإِنَّ الْمُتَوَجَّهَ إِلَيْهِ

اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اس کے کہ کچھ اُس میں تاثیر کرے اس طرح پر کہ گویا اُس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا۔

اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا ان میں محبت آ جاوے یا ان کے محل ادراک میں تصرف کرنا تا ان میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ ہمت طالب کے نفس سے بھر جاوے اور اُس کو اپنے نفس سے متصل کر لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور ان کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُس میں اثر ہوگا جس کی طرف ہو اور اُس

يَتَأْتِرُ وَيُظْهِرُ فِيهِ الْحَبُّ
وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ۔

طريقة اطلاع
نسبت اہل اللہ

أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ
كَانَ حَيًّا أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ
كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغَ نَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفِضِي بِرُوحِهِ
إِلَى رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ مَا نَا
حَتَّى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ
يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَعَلَّ مَا وَجَدَ
مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا
الشَّخْصِ لَا مُحَالَةً۔

طريقة اشراق خواطر
عَلَى الْخَوَاطِرِ فِطْرِيًّا أَنْ يُفَرِّغَ
نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ
يُفِضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا
الشَّخْصِ فَإِنْ اخْتَلَجَ فِي نَفْسِهِ
حَدِيثٌ مِّنْ قَبْلِ الْإِدْعَاكِ
فَهُوَ خَاطِرٌ۔

طريقة كشف قانع آمده
الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فِطْرِيًّا

میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ
اُس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا۔
اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے
کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر
وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر
وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے
خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح
تک پہنچا دے چند ساعت یہاں تک
کہ اُس کی روح سے متصل ہو اور مل جائے
پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے
پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں
پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت
ہے۔

اور اشراق خواطر یعنی دل کی باتوں
کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی
ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی
کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس
تک پہنچا دے پھر اگر اُس کے دل میں کچھ
کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے
کے تو وہی بات اُس کے دل کی ہے۔

اور وقائع آمده کے کشف کا طریقہ
یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے

أَنْ يُفَرِّغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
إِذَا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ
فَإِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيثٍ
وَكَانَ إِلَّا نِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ
لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُؤُوا بِنَفْسِهِ
زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى الْمَلَأِ
الْأَعْلَى أَوِ السَّافِلِ يَقْدُرُ لِسِتْعَدَادِ
وَيَجْرَدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهُ عَنْ قَرِيبٍ
يُنْكَشِفُ عَلَيْكَ الْأَمْرَ بِهَتْفٍ
هَاتِفٍ أَوْ رُوبِيَّةٍ وَاقِعَتِي فِي الْبِقْطَةِ
أَوْ رُوبِيَّةٍ فِي الْمَنَامِ -

سوائے اُس واقعے کے دریافت کے انتظار
کے پھر جب اُس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے
اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی
طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت
ملا راعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع
کرے بقدر اپنی استعداد کے اور ان ہی
کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُس پر
حال کھل جاوے گا خواہ ہاتھ کی آواز سے
یا جاگنے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب
میں۔

ف۔ ملا راعلیٰ ملائکہ کروہین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل
اسرار قضا و قدر ہیں اور ملا سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں ان سے نیچے ہیں۔
طریقہ دفع بلا | وَأَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ
الْمَازِلَةِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ
تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُورَتِهَا الْمَثَابَةِ
وَيَتَخَيَّلَ مُصَادِمَتَهَا وَدَفْعَهَا
بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلَى ذَلِكَ
وَيَرْبُؤُوا بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ
زَمَانٍ إِلَى حَيْزِ الْمَلَأِ الْأَعْلَى أَوْ
السَّافِلِ وَيَجْرَدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهَا
عَنْ قَرِيبٍ تَنْدَرُجُ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ

اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُس کی صورت مثالی
کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت
اور دفع کرنے کو بھوت تمام خیال کرے
پھر اپنی ہمت کو اُس پر مجتمع کرے اور اپنی
روح کو ساعت بساعت ملا راعلیٰ یا ملا
سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان
ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ
دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم۔

وَشَرَطُ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ
وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اتِّصَالُ
نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ
فِيهِ وَالْإِلْمَامُ بِهَا وَالْإِفْصَاءُ
الْبَهَاءُ وَاصْحَابُ التَّجَرُّيدِ مِنْ
غَوَاثِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا
الْإِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى
تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَذَا
الَّذِي ذَكَرْنَاكَ مِنَ الْأَشْغَالِ
هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي
الْوَالِدُ قَدِّسَ سِرُّهُ

اشغال طریقہ مجدیہ | وَ لِلَّيْنِ
أَحْمَدَ الشَّرْهَنْدِيِّ أَشْغَالَ
آخِرَى فَلَنْذَكُرَهَا بِأَلْجَمَالِ
أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي
الْإِنْسَانِ سِتَّ طَائِفٍ هِيَ
حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ بِحَيَالِهَا كَمَا هُوَ
ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَأَتْبَاعِهِ أَوْجَهَا
وَأَعْتَبَارَاتُ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ
بِهِ تَسْمَى بِاعْتِبَارِ قَلْبِهَا وَبِاعْتِبَارِ
آخِرُ رُوحًا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ
الَّذِي اخْتَارَ سَيِّدِي الْوَالِدُ

لَهُ مَنْفَرْدَةٌ

اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان کے
قائم مقام ہیں متصل کرنا ہے اثر دینے والے
کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثر
کرنا منظور ہے اور ملا دینا اس کے ساتھ
اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ
بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اس
کے حاصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم
اور یہ جو اشغال ہم نے مذکور کئے وہ
ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے
تھے۔

اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے
طریقے میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم
اُن کو مجمل ذکر کریں معلوم کر کہ حق
تعالیٰ نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کئے
ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود
چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے
اور اُن کے تابعین کے کلام سے بالظاہر
ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس
ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار
سے مسمیٰ بقلب ہے اور دوسرے اعتبار
سے اُس کا روح نام ہے و علیٰ ہذا القیاس

وَصَوَّرَنِي صَوْرًا كَمَا فَرَسَمَ
دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ
ثُمَّ دَائِرَةً أُخْرَى
فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ
هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ سَمِعَ
الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ
وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُ
يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ
وَلَيْسَتْ دَلِيلٌ عَلَى ذَلِكَ
بِالْحَدِيثِ الدَّائِرِ
عَلَى السَّنَةِ الصُّوفِيَّةِ
إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ
آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ
رُوحًا إِلَى آخِرٍ
وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظَهُ

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد
مرشد کا مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف
کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی
کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اُس
دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا
کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ
بکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقتِ انسانی
جس کو آدمی عربی میں اُنَا سے تعبیر کرتا ہے اور
فارسی میں مَن اور ہندی میں میں بولتا ہے
اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ
بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس
مدعا پر اُس حدیث سے استدلال کرتے
تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائرہ اور
مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل
ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف
ستہ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ
محفوظ نہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ

ثابت نہیں۔

اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرمد
کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے
لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے
اعضا سے تو قلب کا تعلق باس

وَالْجُمْلَةِ فَعَرَضُ الشَّيْءِ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ
لَسْتُ أَرْتَبِطُ بِبَعْضِهِمْ مِنَ الْجَسَدِ

وَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّدَى الْاَيْسَرِ
بِاصْبَعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ
الشَّدَى الْاَيْمَنِ بِحِذَاءِ
الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الشَّدَى
الْاَيْمَنِ مَا يَكُنُّ اِلَى وَسْطِ
الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الشَّدَى
الْاَيْسَرِ مَا يَكُنُّ اِلَى الْوَسْطِ وَالْاَخْفَى
فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ
وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنْ
الدَّمَائِ وَفِي كُلِّ مِثْلِ هَذِهِ
الْاعْضَاءِ حَرَكَةٌ تَبَيَّنَةُ فَالْشَّيْءُ
يَا مُرَبِّ مَحَافِظَةٌ تِلْكَ الْحَرَكَةُ
وَتَحْيَلُهَا وَكِرَاسِمِ الذَّاتِ
لَمْ يَا مُرَبِّ يَا سَمِيَّ وَالاِثْبَاتِ
مَا ذَا الْلَفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ
كُلِّهَا وَضَارٍ بِاللَّفْظَةِ اِلَّا اللَّهُ
عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ اعْلَمُ -

کے نیچے دوا انگل پر ہے اور روح کا
ارتباط دایہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل
ہے اور سر کا تعلق دایہنی چھاتی کے
اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے
اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط کی
طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے
اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس
کا مقام دماغ کے بطن اوں میں ہے اور
ہر ایک عضویں اعضائے مذکورہ سے
نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح
اس حرکت کی محافظت کا اور اس
حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر
فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر
کرتے ہیں لا کا لفظ پھیلاتے ہوئے
جمع لطائف مذکورہ پر اور اِلَّا اللہ
کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر اللہ اعلم

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم
ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے
اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے
اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب
لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ
میں منقول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف

مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر طبقے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر طبقے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیرناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ لا کو دماغ سے منڈی پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ لا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔

ساتویں فصل

حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل کا بیان

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ
هَيْئَةِ لَفْظٍ نَبِيَّةٍ تَسْمَى عِنْدَهُمْ
بِالنِّسْبَةِ لِأَنَّهَا انْتِسَابٌ وَارْتِبَاطٌ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ
وَبِالنُّورِ -

وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ خَالَتْ
فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ
التَّشْبِيهِ بِالْمَلَكُوتِ أَوِ التَّطَلُّعِ
إِلَى الْجَبَرُوتِ -

وَتَفْصِيلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ
إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ
وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةُ
قَائِمَةٍ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَ
مَلَكَتْهُ رَاسِخَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّهِ
فَهَذَا ابْنُ جَنَّتَانَ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ
كُلِّ مِّنْهَا انْتِزَاعٌ كَثِيرٌ

مرجع شارح کے طریقوں کا ہیئت
نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت
کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عزوجل
کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے
اور ان کے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے۔
اور نسبت کی حقیقت اور اسکی
وہ کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول
کر گئی ہے از قسم تشبیہ بقدر شتگان اطلاق
پانہ طرف عالم جبروت کے۔

اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
بندے نے جب طاعات اور طہارات
اور اذکار پر مداومت کی تو اس کو ایک
صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس
ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کا ملکہ راسخہ
پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ
ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے نطلع
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں

جنسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ
داخل ہیں۔

سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور
عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی
صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر۔
اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد
مرشد اس کو نسبت الہییت کہتے تھے۔

اور منجملہ ان کے شاہدے کی
نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے
مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف
متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت شاہدہ ہے
حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مع
اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی
محبت یا نفس شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ
ایک مخصوص کیفیت قائم ہو جاتی ہے جس کو
ملکہ راسخہ کہتے ہیں اور یہی ملکہ اور کیفیت
مسمیٰ بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت
ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادر یہ اور
چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ اسے غرض

فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَ
الْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً
تَرَا سَخَتْ فِي الْقَلْبِ
وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ
وَالْتَبَرُّ عَنْ خُطُوطِهَا وَكَانَ
سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ
أَهْلِ الْبَيْتِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ
وَهِيَ مَلَكَ التَّوَجُّبِ إِلَى الْمُجَرَّدِ
الْبَسِيطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلْيَحْضُرْ
مَعَ اللَّهِ الْوَالِدُ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ
مَعْنَى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ
النَّفْسِ أَوْ غَيْرِ هَذَا بِالْيَادِ وَاشْتُ
وَالنَّفْسُ تَقْدُومُ بِهَا مَلَكَ رَاسِخَةً
مِنْ هَذَا اللَّوْنِ وَتُسَمَّى تِلْكَ
الْمَلَكَ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ
كَثِيرٌ لَا حُدًّا أَوْ صَاحِبِ السِّرِّ
يُذَرِّكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلَمٌ لِدَرْجَتِهَا
وَالْغَرَضُ مِنَ الْأَشْغَالِ مُحْصِلُ
نِسْبَةٍ وَالْمُوَاصِبَةُ عَلَيْهَا وَ
الْأُسْتَعْرَاقُ فِيهَا حَتَّى يُلْتَسِبَ

النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَتْ رَأْسَ نَحْتِ -

نسبت کی تحصیل ہے اور اُس پر دوام اور
مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ
نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ
راسخ پیدا کر لے۔

ف۔ حاشیہ منہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مال کار بیان کیا
کہ نسبت ہے پھر اُس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کئے
پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو۔

اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ

وَلَا تَظُنَّنَّ أَنَّ النَّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ
إِلَّا بِهَذِهِ الْأَشْغَالِ بَلْ هَذِهِ
طَرِيقٌ لِتَحْصِيلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرِ
فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي
أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا
يَحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطُرُقٍ
أُخْرَى فَمِنْهَا الْمُوَظَّابَةُ عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيحَاتِ فِي
الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ
الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ مِنْهَا
الْمُوَظَّابَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ
هَازِمِ اللَّذَاتِ وَمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ
لِلْمُطِيعِينَ مِنَ الثَّوَابِ لِلْعَامِلِينَ
لَهُ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصِلُ الْفِكَارُ
عَنِ اللَّذَاتِ الْجَسَمِيَّةِ وَالْإِقْلَاعُ

نہیں حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے
بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اُس کی تحصیل
کا ایک طریق ہے اُن ہی میں کچھ انحصار
نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے
کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ سکینہ یعنی
نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے
تھے سو منجملہ اُن کے طریق تفصیل کے
مواظبت ہے صلوٰات اور تسبیحات پر
خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی
محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت
پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی
ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں
کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں
کے واسطے عذاب معین فرمایا اُس کو ہمیشہ یاد

عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَظَبَةُ عَلَى تِلَاوَةِ
الْكِتَابِ وَالسَّدِّ بِرَفِيهِ وَاسْتِمَاعِ
كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ
مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ
فَكَانُوا يُوَظَّفُونَ عَلَى هَذِهِ
الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحْصُلُ
مَلَكَتُهُ رَاسِخَةً وَهَيَاةُ نَفْسَانِيَّةٍ
فِيحَافِظُونَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ
هَذَا الْمَعْنَى هُوَ الْمُتَوَارِثُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقِ مَشَارِحِنَا
لَا شَكَّ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اِخْتَلَفَ
الْأَلْوَانُ وَاجْتَلَفَتْ طُرُقُ
تَحْصِيلِهَا۔

رکھنا ہے تو اس مواظبت اور یاد کے سبب
لذاتِ حبیب سے انفکاک اور انقطاع
حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اس کے مواظبت
ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی
غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالے کی بات سننے
پر اور ان احادیث کے قائل کرنے پر جن
سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات
صحابہؓ اور تابعینؒ اشیائے مذکورہ پر
مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے
تو ان کو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور
ہمیتات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور
اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں
اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت
چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس
میں کچھ شک نہیں اگرچہ ألوان مختلف ہیں
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ رنگ ہیں۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس
بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانِیہ ہے اور وہ نسبت طہارت
اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماحت کے اختلاط کے
ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا مطلق اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو

لائق ہے کہ اُن حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اُن کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنفؒ سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مارے ہوئے اور اُن کا سلسلہ عالم ارواح میں خطرۃ القدس کے ساتھ بہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اُن کا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عظیم البیڑ سے شہادت ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعض نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوص صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل لے مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی پڑی پڑھنے کے لئے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشتغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال با کمال پر وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چلتوں میں وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالم تاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لئے ۱۲ ق

عرب اُس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔
 سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
 قُدَّسَ سِرُّهُ يَذْكُرُ وَاقِعَةً
 لَهُ طَوِيلَةً رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ
 وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ
 اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ نَسَبِي هَلْ هِيَ
 الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَمَرَنِي بِالِاسْتِغْرَاقِ فِيهَا
 وَتَأَمَّلَ حِدًّا ثُمَّ قَالَ هِيَ
 هِيَ بِلَا فَرْقٍ۔

ثُمَّ رِصَاحِبِ الْمُدَاوِمَةِ
 عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالُ رَفِيعَةٍ
 تَتَوَبُّ مَرَّةً فَلْيَغْتَنِمَهَا السَّالِكُ
 وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عِلَامَاتُ قَبُولِ
 الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيرِهَا فِي صَمِيمِ
 النَّفْسِ وَسُوءِ بَدَنِ الْقَلْبِ۔

وَمِنْهَا إِثَارُ طَاعَةِ اللَّهِ
 بِسُبْحَانِهِ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَ
 الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكُ
 فِي الْمُوطَأِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

والد مرشد قدس سرہ سے میں نے
 سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے
 تھے جس میں حسنین اور سید الاولیاء علی
 مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی
 نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم
 کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
 حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت میں متغیر
 کرنے کا اور خوب تا مل کیا پھر فرمایا
 یہ نسبت وہی ہے بلا فرق۔

پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر
 مداومت کرنے والے کے حالات رفیع
 الشان نوبت نبوت ہوتے ہیں گاہے کوئی
 اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ
 کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات
 مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس
 اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں۔
 منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا
 ہے طاعات الہی کا اُس کے جمیع ماسوا پر
 اور اُس پر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک
 نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت

اَبٰی بَكْرٍ اَنْ اَيَّا طَلَحَتْ اَلْاَنْصَارِيَّ
 كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ لِّهٖ فَطَارَ
 رُبِّيُّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ
 مَخْرَجَهُ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ
 فَجَعَلَ يَتْبَعُهُ بَصَرُهُ سَاعَةً
 ثُمَّ رَجَعَ اِلَى صَلَاتِهِ فَاِذَا هُوَ
 لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ
 قَدْ اَصَابَنِي فِي مَالِي هٰذَا
 فِتْنَةٌ فَجَاءُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
 لَهٗ الَّذِي اَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ
 مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 هُوَ صَدَقَ قَوْلُكَ فَضَعُفُ حَيْثُ
 شِئْتُ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ الْمَشَارُ اِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ
 عَزَمْتُ قَائِلٍ فَطَفِقَ مُسْحَا
 بِاَلْسُوْتِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُورَةً
 مَّعْلُوْمَةً -

کی کہ ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز
 پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اڑی
 سو ادھر ادھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل
 جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت
 ایسے پیچاں اور زمین پر جھکے تھے کہ اس
 کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش
 معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس
 کے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ
 ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا
 کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا
 رسول اللہؐ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ
 میں اس کو رکھیے اور دیجئے جہاں کہیں چاہیے
 اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس
 آیت میں اشارہ ہے فَطَفِقَ مُسْحَا بِاَلْسُوْتِ
 وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے۔

مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ مجملایوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار
 گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو
 فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک
 سلمہ اسرائیلیات ناقابل قبول علماء کے ہیں تفسیر کبیر میں صحت یوں کی گئی ہے کہ گھوڑ دوڑ ملاحظہ کر کے حضرت
 سلیمانؑ نے ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ صحیح۔

طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر اچانک کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمانؑ نے گھوڑوں کو مروا ڈالا۔

وَمِنْهَا غَلَبَتِ الْخَوْفِ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلَى
ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ
أَثَرٌ أَخْرَجَهُ الْحَقَّافُ فِي الْأُصُولِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي
ظِلِّهِ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ
ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ
وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ
قَبِيكِي حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَ

اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے
اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس طرح پر کہ اُس
کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے
حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث
روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سات شخصوں کو حق تعالیٰ اپنے سایہ
رحمت میں رکھے گا یہاں تک کہ پانچواں
شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی
مکان میں یاد کیا پھر اُس کی دونوں آنکھیں
آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں
وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

لے اس کے آگے یہ ہے اُس دن کہ نہیں سایہ ہوگا مگر سایہ اُس کا ایک تو امام عادل اور توحیدان کہ نشو و نما
پایا اُس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اُس کا مسجد ہی میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے
یہاں تک کہ پھر آدے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اللہ جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر
جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس
جاری ہوئیں آنکھیں اُسکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اُس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا
اُس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُس کو یہاں تک
کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اُس کے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا دہنے ہاتھ اُس کے نے یعنی اس طرح کچھ
دیا کہ دہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اُس کی یہ حدیث بخاری اور
مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ۔

وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
بِالنَّيْلِ أَرْنَيْزُ كَازِيْرِ
الْمَرْجَلِ.

کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ دائرہ ہی تر ہو گئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا
کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک
سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے
کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ
مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو
رویا اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ کھتن میں پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه مرد کثیر البکات تھے آنکھیں نہ کھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور
جبرین مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی۔

تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ
هُمْ الْخَالِقُونَ

وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
قَدْ أَخْرَجَ الْحَفَظُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ
أَصْلٌ لِحُجْرَةٍ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ
حُجْرَةً مِنَ النَّبُوءَةِ وَأَنَّهُ قَالَ
لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوءَةِ
لَا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ

آدر منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ بنی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب
نیک مرد سے نبوت کے چھالیس حصوں میں
سے ایک حصہ ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا نہ
باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات
صحابہؓ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ
فرمایا نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس

اس کو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسے ہی اس کا
دوزخ میں جانا محال ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السُّرُورُ يَا
الصَّاحِبُ يَرَاهَا السَّرَّاجِلُ
الصَّاحِبُ أَوْ تَرَى لَهَا جُزْءٌ مِّنْ
سِتِّ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءٍ مِّنْ
النُّبُوَّةِ وَ بِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالَى
لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے
وہ نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے
ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ
اُن کے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا
میں تفسیر کیا گیا ہے بروایے صالحہ یعنی اس
آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی
سے سچا خواب مراد ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی
تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے
کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اُس کی تعبیر فرماتے تھے

وَالْمُرَادُ بِالسُّرُورِ وَالصَّاحِبِ
رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَا
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ
وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الْمَشَاهِدِ
الْمُبَرَّكَاتِ كَبَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ
ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعِ الْأَقْسَمِ
الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى
أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ
أَوْ رُؤْيَا الْأَنْوَارِ الطَّيِّبَاتِ
كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوْ الْغَسَلِ وَالسَّمَنِ

اور روایے صالحہ سے مراد نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں
یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین
اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات
مبارکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت المقدس
محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے
رتبہ ہے وقائع آئندہ کے دیکھنے کا کہ منظر
رویت کے واقع ہوں یا وقائع گزشتہ
کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار و طیبات
دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایات
مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا

کَمَا هُوَ مَعْدُ كَوْفِي كِتَابِ التَّوْرَةِ
مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَا الْمَلَائِكَةِ
فِي الْحَدِيثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ
طَلَّةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى
خَيْرِ الْقِصَّةِ -

جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے
کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات
تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ
سے تھے تا آخر قصہ -

ف۔ قصہ مذکورہ مجملہ صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسیدین حُضیرؑ تہجد کے
وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے
اندروشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُن کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ
الصلوة والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا انھوں نے کہا کہ
میں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا
تو صبح کے وقت اُن کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے -

مترجم کہتا ہے روایت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں
ابن ہریرہؒ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ
کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت میں
میں پکڑ سکتا مولاناؒ نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے
احمدؒ اور ترمذیؒ نے عائشہؓ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حدیث الکبریٰؒ نے کہا کہ اُس نے تو آپ کی تصدیق
بوت کی تھی لیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو
اس پر لباس سفید ہوتا -

اور مجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ
ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو

فراست صادقہ اور منها القرائۃ
الصّادقۃ والخطیر المطایب

اَلْوَارِعُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتِّقُوا
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ
بِنُورِ اللَّهِ۔

البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست
سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نورِ الہی کے نظر
کرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک انکل مراد ہے۔

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول
ہوتا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے
طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور
اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض
شخص غبارِ آلود پریشان ہو پڑنے پٹھے کپڑوں
والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم
کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ
اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک
اُس کی ایسی دعا ہوتی ہے کہ جیسا اُس نے
کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ
ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانتے
ان کے اور حالات یلبد دلالت کرتے ہیں
مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات
کے قبول ہونے پر اور نورِ سرایت کو جانے
پر اُس کے قلب کے باطن میں تو سالک
ان کو غنیمت جانے۔

وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ
وَقَدْ هُوَ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى بِجُحْدٍ هَمَّتِهِ
فَالْيَبْرُ الْإِشَارَةُ فِي
الْحَدِيثِ رَبِّ اغْبِرْ
وَأَشْعَثْ ذِي طَمَرَيْنِ
لَا يُعْبَابُ لَوْ أَقْسَمَ
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَاءَ
بِالْجُمْلَةِ فَهَذَا
الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا
ذَاتُ عَلَى صِحَّةٍ
إِيمَانِ الرَّحْبِلِ وَ
قَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ
النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ
فَلْيَغْتَنِمُهَا۔

ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النِّسْبَةِ
خُرُوجِ آخِرٍ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللَّهِ
وَالْبَقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَتَى

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا
عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے
فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے

مِنْ مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسِطَةِ
مُتَاخِرٍ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بِلِ
وَمَوْهِبَةٍ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى
مِنْ شَأْنٍ مِّنْ عِبَادِهِ
بِرِ تَوَارِثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ بِهَذَا
عَنِ مَارُوكِي أَنَّ خُوجَةَ نَقِشْبَنْدِ
بَلَّغَتْ عَنْ سُلَيْسَتِ شَيْخِهَا
قَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ
بِسُلَيْسَتِ بَلَّ وَصَلَتْ إِلَى
كَذِبَةٍ "وَصَلَّتْ إِلَى اللَّهِ
عِيَّتَهُ لِمَا وَرَدَ جَذْبَةً مِّنْ
بَابِ اللَّهِ تَوَارِثِي عَمَلِ
فَلَيْتَ هَذَا مَعَ أَنَّ سُلَيْسَتِ
بَدِخِي مَعْلُومَةٍ وَمَعْرُوفَةٍ
بِشَاءِ هَذَا الْعُرُوجِ فَلْيَرْجِعْ
إِلَى مَا يَرْكُتُنَا وَاللَّهُ
بِكَادِي -

تزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ
متاخر سند متصل سے متوارث نہیں بلکہ
یہ تو خدا کی عین ہے جس کو اپنے بندوں میں
سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے
اور اس مدعا کا ثابہ وہ امر ہے جو خواجہ
نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اُن کے
پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص
اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے یہ نہیں
پہونچا بلکہ مجھ کو تو گمشدہ ربانی پہونچ گئی
سو اُس نے مجھ کو اللہ تک پہونچا دیا یہ
کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ
ربانی کششوں میں سے ایک کشش جن اور
انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد
رکھنا بانیہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدوں
کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس
امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا
کے وہی ہونے کی نہ کسی ہونے کی تو ہماری
ادریکتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ
جل شانہ رہنما ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے
حجۃ اللہ البالغہ میں بتفصیل بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اُس کتاب کو دیکھے۔

آٹھویں فصل

خاندان ولی الہی کے اعمال مجربہ کا بیان

فِي شَيْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ قُدَّسَ سِرُّهُ -

برائے کشائش ظاہری و باطنی | اوصافی
سیدی الوالد قُدَّسَ سِرُّهُ
يُسَوِّطُ بِتَا مَغْنَى كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةً
وَالْفَا مَرَّةً وَصُورَةَ الْمُرْمِلِ
أَوْ بَعِيْن مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
فَارْحُدِي عَشْرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا مِنْ
مُجَرَّبَاتِ بِلْغْنِي الْقَلْبِي وَالظَّاهِرِي
كَلَيْهِمَا -

اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ
بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت کے خاندان
اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔
والد مرشد قدس سرہ نے بچہ کو وصیہ
کی یا مغنی کی مواءظت کی ہزون کیا
سو بار اور سورہ منزل پڑھنے کی چاہ
بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا
یہ دونوں عمل غنائے ذلی اور ظاہر
دونوں کے واسطے مجرب ہیں۔

۱۔ اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ منزل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں
اس کا اس طرح کہ عشا کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اس طرح کہ اکیس بار پہلی رکعت میں اور
بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ کے مریدوں میں مجرب اس کا ایک طریق یہ ہے
بعد سنت فجر کے ایک بار اور ہر نماز پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس
کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اُس کو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرِّبْ
الْعَمَلْ فَوَجَدُ شَأْنًا كَذَلِكَ ۱۲ ق۔

وَأُصَانِي بِمُؤَاطَبَةِ الصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا
مَا وَجَدْنَا -

برائے درد دندان
و
درد سر و دریاخ
يَقُولُ إِذَا
جَاءَكَ مَنْ

يَتَأَلَّمُ ضَرْسًا أَوْ رَأْسًا أَوْ
تَوَجَّعًا أَوْ يَأْخُ فَخُذًا لَوْحًا
طَاهِرًا أَوْ ضَعَّ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا
وَالْتَبَّ بِمِسْمَارٍ أَوْ بَجْدٍ هَوَزٍ
حَطِيٍّ وَشَدَّ ذُبَابًا بِمِسْمَارٍ عَلَى الْإِلْفِ
وَأَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبِ
الْأَلَمِ وَيَضَعُ أَصْبَعَهُ عَلَى مَوْضِعِ
الْأَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ سَلَّمَ هَلْ
شَفِيتَ فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَالْأَنْقَلَتِ
الْمِسْمَارَ إِلَى الْبَاءِ وَقَرَأَتْ
الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلَتْهُ
كَأَلَاؤِي فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَالْأَنْقَلَتِ

اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی
پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے
ہم نے پایا جو پایا۔

اور سنائیں نے والد مرشد سے فرماتے
تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے
درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس
کو ریا ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹری
پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈال اور ایک
کیل یا کھوٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور
کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ
فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد
کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ
کہ تھکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے
اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی
طرف نقل کرے اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھے
اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں
اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی
طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے

۱۔ ظفر جلیل میں کچھ نامدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے میں نے لکھے ہیں جو چاہے
اس میں سے دیکھ لے اور صلوة تجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضاے حوائج کے لئے ایک بزرگ
سے مجھ کو پہونچا ہے اس کی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے ۱۲۔

الْمُسَارِ إِلَى الْجَنَّةِ وَقُرْ آتِ
الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَهَكَذَا فَلَا
تَصِلُ إِلَى آخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا
وَقَدْ شَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى .

برائے دفع حاجت
ورد

غائب شفاء مریض

اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتَ
أَنْ يَرْجِعَهُ اللَّهُ سَالِمًا غَانِمًا
أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرَدْتَ
أَنْ يَشْفِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَاقْرَأْ
سُورَةَ الْفَاتِحَةِ اخْذِي وَ
أَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ
الْفَجْرِ وَفَرْصِهِ .

ف۔ مولانا نے حاشیہ میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محسوس یعنی تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ اس کو فائدہ بخشے۔

برائے گزیدن
سگ دیوانہ

اور میں نے سنا ان ہی حضرت سے
فرماتے تھے کہ جس کو باؤ لاکتا کاٹے اور

لے اور اس نیر کو ایک بزرگ سے پہنچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اس پر الحمد للہ بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ مرض اس کا جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۱۱۔

اُس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انہم یکیدون کید الفطر ویدا تک اور اُس کو ہر دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔

الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجَنُّونُ
فَاكْتُبْ لَهُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى اَرْبَعِينَ
كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اَنَّهُمْ يَكِيدُونَ
كَيْدًا هَـ وَ اَكِيدْ اِه فَمَهْلُ الْكَفْرِ
اَمْهَلُهُمْ رُودِيْدًا هَـ وَمَرْهَ اَنْ
يَاْكُلْ كُلُّ يَوْمٍ كِسْرَةً -

برائے دفع فاقہ | وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ
لَيْلَةٍ لَّمْ تُصِبْهُ فَاَقْتًا -

اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اُس کو جگا دے جس وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُس کو جگا دے گا اُسی وقت۔

بیدار شدن از شب | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ
اِلٰى اٰخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَ سَأَلَ
اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَ فِىْ اَيِّ
سَاعَةٍ اَرَادَ اَلْقِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْهَا

لہ سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو باؤلا کٹا کاٹے تو ایک ٹکڑا بانات کا تھوڑے سے گڑ میں پیسٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُس کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

۱۳ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تنو بار ہر روز پڑھے لیا کرے تو اُس کو فاقہ نہیں پہونچے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں۔

إِنَّ الدِّينَ أَمْرٌ وَّاعْبُدُوا الصَّالِحِينَ كَأَنَّهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ
نَزْلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَنْبَغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۚ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدادًا
تَكَلِّمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَقْصِدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ
إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۚ

یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے
کذا فی الحاشیۃ العزیزۃ۔

اور سنائیں نے حضرت والد سے فرماتے
تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں
لٹکا حق تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ
سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اس کا یہ
ہے کہ بواستہ کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں
پودے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان
اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے
کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے میں۔

عمل حفظ اطفال | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ أَكْتُبْ هَذِهِ الْهُودُذَةُ
وَعَلَفُهَا فِي عُنُقِ الْوَلَدِ يَحْفَظُهُ
اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الْبَرِّ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ ۚ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الَّتَامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَنَّةَ تَحْصِيَتْ
بِحِصْنِ أَلْفِ لَحْوَلٍ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۚ

اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے اَعِيْذُ
كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَنَّةَ
اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ تعویذ کرتے تھے مآخذ اس دعا کے اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کو روایت کیا
میں نے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا اسحاق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا کے لکھنے کا تھا اَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَنَّةَ ۱۲ ق

برائے امان از سر آفت و سَمِعْتُهُ
 يَقُولُ هَذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِنْ
 كُلِّ اَفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
 وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ
 يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ
 اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ
 اللّٰهَ قَدْ احَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
 وَاَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ
 مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ
 بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ
 مُسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيَّيَ اللّٰهُ الَّذِي
 نَزَلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الْاِخْلَاقَ
 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اور سنائیں نے اُن سے فرماتے تھے کہ
 یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ
 ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اُس کو صبح اور شام
 ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ
 کے نام سے خداوند اتمیرا رب ہے کوئی
 معبود برحق نہیں سوائے تیرے بھی پر میں
 نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہے عرش
 عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت
 ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند
 اور بزرگ جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا
 نہ ہوا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ
 ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے
 علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو
 شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند میں پناہ
 مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر
 چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو
 تو تھامے ہوئے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں
 ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو
 چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے
 والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکو
 کاروں کو دوست رکھتا ہے سوا گروہ نہ
 مانگیں اور گردن کشی کریں تو نھجک اللہ کافی
 ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے

اسی پر میں نے اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے دے اُس کو چاہیے یوں کہے کہ لَیْعَصْ کُفِیْتُ خَمْعَسَقْ جُمِیْتُ اور چاہیے کہ دانتے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

بِرَّائِ خَوْفِ حَاكِمٍ | وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُنْ
كَلِمَتَيْ كُفِیْتُ خَمْعَسَقْ جُمِیْتُ
وَلْيَقْبِضْ كُلَّ رَصْبَعٍ مِنَ الْمِیْ
الْیَمَنِ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ
الْأَوَّلِ وَمِنَ الْبُسْرَى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ
مِنَ الثَّانِي ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيعًا
فِي وَجْهِ مَنْ يَخَافُ مِنْهُ۔

مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کُفِیْعَصْ اور لفظ ثانی سے خَمْعَسَقْ مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو دانتے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب با کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یائے تختانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کر لے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے۔

اور میں نے سنا حضرت والد ماجد فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہیں۔ ان آیات شفا کا ترجمہ یہ ہے۔

آیَاتِ شَفَائِ رَیْضٍ | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ سِتُّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ
تُسَمَّى بِآيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا
لِلْمَرِيضِ فِي إِنَاءٍ فَيَمْحُوهَا
بِالْبَاءِ وَيَشْرَبُ وَيَشْفَى صَدُورُ
قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَشِفَاءُ لِمَا فِي

الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا
شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَنُهُ فِيهِ
شِفَاءُ لِلنَّاسِ وَنُزِّلَ مِنَ
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
هُدًى وَشِفَاءٌ -

سی و سہ آیت برائے دفع از سحر و جافطت
از زردان و زندگان
ثَلَاثٌ وَتَلَاثُونَ
آیۃ تَنْفَعُ مِنَ
السَّحَرِ وَتَكُونُ

حِزْبًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّلْصُوصِ
وَالسَّبَّاحِ أَرْبَعُ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ
الْبَقَرَةِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ
بَعْدَهَا إِلَى خِلْدُونَ وَثَلَاثٌ مِّنْ
آخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلَاثٌ مِّنَ الْأَعْرَافِ
إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ إِلَىٰ مُحْسِنِينَ
وَأَخِرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ قُلْ اذْعُوا
اللَّهَ أَوْ اذْعُوا الرَّحْمَنَ وَعَشْرُ
آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الصِّفَاتِ إِلَى
لَا زَيْبَ وَآيَتَانِ مِّنْ سُورَةِ
الرَّحْمَنِ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِلَى
تَنْتَصِرَانِ وَآخِرُ الْحَشْرِ نَوَازِلُنَا

(۱) اور اللہ مومنوں کے سینوں کو شفا بخشنے کا (۲)
اور امراض سینہ کے لیے شفا ہیں (۳) ان کے
پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جسکے مختلف
رنگ ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے
(۴) قرآن سے جو کچھ ہم نازل کرتے ہیں وہ مومنوں
کے لیے شفا اور رحمت ہے (۵) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں
تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (۶) آپ نے یاد رکھی کہ وہ مومنوں کے

اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو
کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور
چوروں اور درد مندے جانوروں سے پناہ
ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول
سے اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اس کے
بعد کی خَالِدُونَ تک اور تین
آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلَّهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں
سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمْ سے
مُحْسِنِينَ تک اور سورہ بنی اسرائیل
کی پچھلی آیت یعنی قُلْ اذْعُوا اللّٰهَ
اَوْ اذْعُوا الرَّحْمٰنِ سے آخر تک
اور دس آیتیں صافات کے اول
سے لَآ زَيْبٌ تک اور دو آیتیں سورہ
رحمن کی يَا مَعْشَرَ النَّاسِ سے تَنْتَصِرَانِ

هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَاتٍ مِنْ قُلِّ
 أُوحِيَ وَأَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا
 إِلَى شَطَطًا فَهَذِهِ هِيَ الْآيَاتُ
 الْمُسَبَّاهُ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ آيَةً
 وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُزِيدُ
 عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلِّ يَا أَيُّهَا
 الْكَافِرُونَ وَقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 الْمُعَوِّذَاتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنْ أَوَّلِ
 السُّورَةِ قُلِّ أُوحِيَ إِلَى شَطَطًا۔

ایک اور آخر سورہ حشر کی کو اُنزلنا
 سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی
 قُلِّ أُوحِيَ کی وَاَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا
 سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ
 تینتیس^{۳۳} آیت سے مسمیٰ ہیں اور ہمارے
 والد^{۳۳} مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ
 اور قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 اللہ احد اور قُلِّ اعوذ برب
 الفلق اور قُلِّ اعوذ برب الناس
 زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول
 آیت یعنی قُلِّ أُوحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے^{۳۳}

ف۔ مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور
 اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو نا واقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات
 ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے۔

أَلَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ هَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
 بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ هَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
 بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ هَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ
 أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ه
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ
 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ هَ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ
 إِلَّا بِمَا شَاءَ هَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ هَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ هَ لَا اكْرَاهَ فِي الدِّينِ هَ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ هَ

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى
لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

لِللَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
أَوْ تُخْفَوْنَ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

أَمَّا الرَّسُولُ فَمَا نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ كُلُّ مَن
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَفِرُّ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۖ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَوْرَاسَنَا جَمِيعَةً
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ
عَنَّا وَارْحَمْنَا وَتَفِ أَنْتَ مَوْلَانَا وَقِفْ فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ ۝

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ۖ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۗ وَلِلَّهِ لَقِيسٌ
فِي الْأَرْضِ يَعْدِلُ صُلَاحِبَهَا ۖ وَإِذْ عُوذَ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝

قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَيَّامًا تَذْعُرُوْنَ اَلَمْ اَلَمْ اَسْمَاۗءُ
الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرُبْ صِلَاتِكَ وَلَا تَخَافُتْ بِهَا ۚ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝
وَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الدِّیْنِ وَكَبِّرَ وَكُبِّرَ ۝

وَالصّٰفَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ ۚ اِنَّ الْكَوَاكِبَ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مّٰرِدٍ ۚ لَا يَسْمَعُوْنَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا عُلٰی وَيُقَدُّنَ فَوْقَ
بَنِ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنۢ خَطِفَ
نَخْطَفَةً فَاتَّبَعَتْ شِمَاكٌ ثَابِتٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهْمٌ اَشَدَّ خَلْقًا
مِّنْ مَّنۢ خَلَقْنَا ۚ اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لّٰزِبٍ ۝

يٰۤاَۤمُّرُتُكَ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ اِنْ اَسْتَعْطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ
سَمٰوٰتٍ وَّالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبَاۤىٓ
اَوْ رَتَّبَكُمْ كَذٰبًا ۝ يٰۤاَۤمُّرُتُكَ عَلَيْكُمَا سُوْاطُ مِّنۢ نَّارٍ وَّخَاسٍ
اَلَّا تَلْتَصِرَا ۝

لَوْ اَنْزَلْنَاهُ ذٰلِكَ الْفُرٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاٰيَتُهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنّٰاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۚ اَلَمْ اَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰی
يُسَبِّحُ لَیْلًا وَّ نَہَارًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

قُلْ اُدْحِیْ اِلٰی اَنْتَ اَسْمَعُ نَقَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا

فَرَانَا نَجْمًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا ۖ وَآتَنَاهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۖ وَآتَنَاهُ
كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ

برائے حفظ چیک | وَسَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ
فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ
الرَّحْمَنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلَى
قَوْلِهِ تَعَالَى فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكْذِبَانِ ۖ فَاعْقِدْ عُقْدَةً
وَأَلْفِثْ فِيهَا وَعَلِقِ الْخَيْطَ فِي
عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ -

اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب چھک کی بیماری ظاہر
ہو تو نیلا تاگالے اور اس پر سورہ رحمن
پڑھ اور بے بار کہ توفیقاً ہی الاء ربکمما
تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے
اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو
لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ
اس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

نامہائے اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارت گرمی و
زدی -

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ
الْكَهْفِ أَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِّ
وَالزَّهَبِ وَالشَّرِّقِ -

اور میں نے حضرت والد سے
فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان
ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گرمی اور چوری
سے الہی سے آخر تک دعا کرے۔

الرَّحْمَنِ بِحُرْمَةِ يَمَلِكُنَا مَكْسَلَمِينَا كَسَفُوطَ طُذْرُ فُطْيُونَسْ
كُشَا فُطْيُونَسْ تَبْيُودُسْ يُوَانِسْ بُوَسْ وَكَلْبُهُمْ قُطْمِيرٌ
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ -

برائے حاجت روائی | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ إِذَا اعْتَزَصَتْ

اور میں نے حضرت والد
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

لَكَ حَاجَةٌ فَأَقْرَأْ بِكَرَامَةِ
الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ الْفَافِ
وَمَا تَنِي مَرَّةً اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ هَذِهِ
عَزَائِمُ أَجَازَتِي سَيِّدِي الْوَالِدُ
بِهَافِي جُمْلَةٍ مَا أَجَازَتِي۔

فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش
آوے تو یا بَدِيعُ اَلْعَجَائِبِ یا الْخَيْرُ
یا بَدِيعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک
کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا
اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں
تک تجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی
ہے مجھ اور اعمال کے کہ جن میں مجھ کو اجازت
فرمائی ہے۔

نماز پڑھنے کے قضاے حاجات | يَقْضَاءُ الْحَاجَاتِ
الْمُهْتَمِّ بِرُكْعٍ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ
يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ه
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَجَيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ه مِائَةٌ
مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ إِنِّي مَسْنِي
الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ه
مِائَةً مَرَّةً وَفِي الثَّالِثَةِ وَأَقْرَأُ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرُ

حاجات مشککہ کے برآنے کے واسطے
چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَجَيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ کو سو
بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ
کے رَبِّ إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے
اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأَقْرَأُ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرُ

۱۔ صلوٰۃ الحاجت جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں
مذکور ہے پڑھنا اس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہے۔ ۱۲

بِأَلْعِبَادِ مِائَةً مَرَّةً وَفِي السَّارِجَةِ
كَأَلُو أَحْسَبْنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
مِائَةً مَرَّةً نَسْتُمْ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ
رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةً
مَرَّةً

بِأَلْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت
میں بعد فاتحہ کے قَالُوْا احْسَبْنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام
پھر کے رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ
سو بار۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں
آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور
مجھ کو تعجب آتا ہے اس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو فائدہ جلیلہ
حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی
ہو یا جہالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے :-
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ پھلی کے پیٹ
میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے گا قبول ہوگی اور حق

۱۔ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورۃ نون کے ... یہ آیت لَوْ لَا أَنْتَ
تَذَكَّرُ لَكُنَّا نَعْمَةً الْآیَتِ کے لکھا ہے کہ مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ الْآیَتِ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور طریق اس کے پڑھنے
کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سو الاکھ بار بہیت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن
ہنا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال
قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمحہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر
اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی
اور بظرف جلیل میں در ضمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادقؑ کا بیچ فضائل ان چاروں
آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے۔ ۱۲

یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت دعا کر لے اور مشائخ اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں نے باقسام متعدد ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے۔

فَاَسْتَجِبْنَاكَ وَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ
اور جس کو شیطان باؤ لاکر ڈالے
یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے
بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَالْقَيْنَ عَلَى
كُرْسِيِّهِ جَسَدًا
شَمَّ أَنَابَ ه

وَأَيُّهَا يُؤْذِنُ فِي أُذُنِهِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ
وَالْمُعَوِّذَاتِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ
وَالطَّارِقِ وَآخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ
وَسُورَةِ الصَّفَّتِ كُلِّهَا فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَحْزَقُ۔

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے
کہ اس کے کان میں سات بار اذان ہے
اور سورۃ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی
اور سورۃ طارق یعنی والسمار والطارق اور
سورۃ حشر کی آیتیں یعنی ہواللہ الذی
آخر تک اور سورۃ صافات ساری پڑھے
آسیب جل جاوے گا۔

اور آسیب زدہ کے واسطے یہ

وَأَيُّهَا يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ

فَحَسِبْتُمْ إِلَىٰ آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجِعُونَ
فَتَعَالَىٰ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ مِنْ إِثْمِهِ لَا يُفْلِحُ
الْكَافِرُونَ هُوَ قُلُوبُ رُبَّ غَفُورٍ
أَرْحَمَ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ هُوَ
وَإِذَا يَقْرَأُ عَلَىٰ مَاءٍ طَاهِرٍ
انْفَاحَتْ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ
آيَاتٍ مِنْ أَدَلِّ سُورَةٍ أَنْجِيَتْ
وَكُرْسِيُّ بِهِ وَجْهَهُ فَإِنَّمَا يُفِيقُ
وَإِذَا أَحْسَسَ بِالْجَنَّةِ فِي مَكَانٍ
فَرَشَّ بِهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي
نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعْوَدُ
إِلَيْهِ

بھی عمل ہے کہ اُس کے کان میں آخر سورہ
مؤمنون کی یہ آیتیں پڑھے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا
ہے اور تم ہماری طرف نہ لوٹناے جاؤ گے
اللہ پادشاہ برحق بلند ہے (شرک وغیرہ سے)
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ عرش
کریم کا رب ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود
کو پکارے جسکی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو
تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہوگا کہ وہ کافروں کو
فلاح یاب نہیں کرتا آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے رب
مغفرت اور رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے
اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل
ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور
آیت الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے
منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجائے
گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہوں
اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں
چھینٹے مارے تو وہاں پھر وہ آدے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں۔

عَمَّا سِيبِ زَوْجٍ بَرَّكَ دَفْعَ جِنِّ الزَّخَانِ | قُلْ أُذِجِي إِلَىٰ آتِهِ اسْتَمِعْ نَفْسُ
مِّنَ الْجَنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الْبُرْهَانِ وَأَمَّا يَهُ

اے نواحی بمعنی اطراف ۱۲

وَلَنْ تَشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۚ وَأَنْتَ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَلَا وَلَدًا ۚ وَأَنْتَ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۚ وَأَنَا ظَنَنَّا
أَنْ لَّنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ

وَلَا نَمَامُ الشَّيْطَانَ بِالْبَيْتِ
وَرَمِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هَذِهِ
الْآيَاتِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
إِلَىٰ رُؤُوسِهِمْ عَلَىٰ أَرْبَعَةِ مَسَامِيرَ
عَلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِينَ
مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِي أَرْبَعَةِ
أَطْرَافِ ذَلِكَ الْبَيْتِ -

اور واسطے قریب ہونے شیطان
کے گھر سے اور ان کے پتھر پھینکنے کے لئے
یہ آیت پڑھے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ
كَيْدًا ۚ أَوَّكِيدٌ كَيْدًا ۚ فَمَهْلِ
الْكُفْرَيْنِ أَهْلَهُمْ رُؤُوسًا
چار ہوسے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس
پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں
میں ٹھونک دے۔

برائے دفع جن از خانہ | وَاَيْضًا يَكْتُبُ
اَسْمَاءَ اصْحَابِ الْكُهْفِ فِي جُدْرَانِ
الْبَيْتِ -

اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں
لکھے۔

بَانِجَمِینِ دَوْرَ کَرْنِے کیلئے | وَبِالْعَقِيمَةِ
يَكْتُبُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي رَأْسِ
الْغُرَالِ بِالسَّرَّعِفَرَانِ وَمَاءِ
الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا
وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ
الْجِبَالُ إِلَىٰ جَبَلَيْعَا وَآيُضًا يَقْرَأُ
عَلَىٰ أَرْبَعِينَ قَرْنًا عَلَىٰ كُلِّ
وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ كَطَلَمَاتٍ
إِلَىٰ نُورِهِ تَأْكُلُ كُلُّ يَوْمٍ وَاحِدًا

اور عقیقہ یعنی بانجہ عورت کے واسطے
ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ
آیت لکھے۔ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ
بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
أَوْ خُلِّمَ بِهِ الْمُوتَىٰ بَلَّ لِلَّهِ الْأَمْرُ
جَمِيعًا پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں
باندھے اور یہ بھی عقیقہ کے واسطے ہے کہ
چالیس لوگوں پر سات سات بار اس آیت
کو پڑھے۔

وَابْتَدَأْتُ مِنْ مِثْقَلِ
فَرَاغَتِهَا مِنْ غُسْلِ
الْمَحِيضِ وَيُوقِعُهَا زَوْجُهَا
فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ -

اَوْ كُطُلُمَاتٍ فِي بَحْرِ لُجِّي يَغْشَاهُ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ
سَحَابٌ ظُلُمْتُ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ
لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللَّهُ لِنُورٍ أَمَّا لِنُورٍ نُّورِهِ

ف۔ مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پئے۔

وَالَّتِي تَمْلِصُ جَنِينَهَا
يَا خُذْ خَيْطًا مَّعْصُفًا عَلَى
مُقَدَّارِ طُولِهَا وَيَعْقِدْ عَلَيْهِ
تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلِّ مَنِهَا
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
إِلَى مُحْسِنُونَ هُوَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ إِلَى آخِرِهَا -

برائے اسقاط جنین | اور جو عورت بچہ
اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تانگا کسم کا رنگا اس
کے قدم کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگاؤ
اور ہر گرہ پر دو اَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَكُفِي فِي صَبْرِي مِمَّا يَمْسُرُونَ
إِنَّا اللَّهُ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ
هُمْ مُحْسِنُونَ ہ اور قل یا ایہا
الکافرون پڑھے اور بھونکے۔

برائے دروزہ | اور جس عورت کو دروزہ
یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے
تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے: وَالْقَت

وَالَّتِي صَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتَبُ
فِي رُقْعَةٍ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ إِيَّاهَا

أَشْرَاهِيًا وَيُلْفُ الرُّقْعَةَ فِي
ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فُجْدِهَا
السُّرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سُرِيْعًا قُلْتُ
حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الذَّرِّ الْمَنْثُورِ
عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةُ
دُعَاءُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ
يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ۔

مَا فِيهَا وَتَخْلُتُ ۚ وَاذْنَتْ لِرَبِّهَا
وَحَقَّتْ ۚ إِهْيَا أَشْرَاهِيًا اُورْسِ
پرچے کو پاک کپڑے میں پیٹے اور اُس کی
بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جئے گی
میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی
کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش رضی اللہ
عنه یہ کلمہ یعنی اِہْیَا أَشْرَاهِيًا خَابِ مُوسَى عَلَیْہِ
السَّلَام کی دعا ہے معنی اُس کے یہ ہیں کہ اے
زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے

ف۔ مترجم کہتا ہے اِہْیَا بِکسر ہمزہ وَ أَشْرَاهِيًا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی
ہے یعنی وہ اذلی کہ کبھی اُس کو زوال نہیں اور شَرِ اِہْیَا کہنا بد دن ہمزہ کے خطا ہے بزعم
علمائے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک
شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلا دے تو بھی جلد جئے۔

برائے نہنے کہ فرزند زینہ نزاید اور جو
عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل
پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی جھلی
پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو کھے
اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی و مَا
تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ و مَا تَزِدُّ اَدُوٌّ و
کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَکَ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ
الْغَیْبِ وَالشَّہَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ
اور اس آیت کو کھے یَا زَکَرِیَّا اِنَّا
نُبَشِّرُکَ بِالْعِلَاقِ اِسْمُ یَحْیٰی

وَالَّتِی لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی یَكْتُبُ
قَبْلَ اَنْ یَّمِیْضَ عَلَی الْحَبْلِ ثَلَاثَةٌ
اَشْهُرٌ عَلٰی رَقِی الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ
وَمَا رَءِ الْوُرْدِ هَذِهِ الْاٰیَةُ اللّٰهُ
یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی و مَا تَغِیْضُ
الْاَرْحَامُ و مَا تَزِدُّ اَدُوٌّ و کُلُّ شَیْءٍ
عِنْدَکَ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّہَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ
وَهَذِهِ الْاٰیَةُ یَا زَکَرِیَّا اِنَّا
نُبَشِّرُکَ الْاٰیَةُ ثُمَّ یَكْتُبُ بِحَقِّ

مُرِيْمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا طَوِيلَ
الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ -

وَاخْبَرَنِي مَنْ اَثَقَ بِهِ
لِلْعُقُلَةِ لَا يَعِيشُ لَهَا وَكَدُّ
يَا خُذْنَا نُحْوَاهُ وَالْفِلَقِ الْأَسْوَدِ
وَيَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهْرِ
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً مَرَّةً
الشَّمْسِ بَيْدًا كُلُّ مَرَّةٍ بِالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُخْتَمُ بِهَا تَأْكُلُهَا الْمَرْأَةُ كُلَّ
يَوْمٍ مِنْ حَمْلِهَا إِلَى فِطَامِ
الْوَلَدِ -

وَاخْبَرَنِي أَيْضًا لَلَّتِي لَا تَلِدُ
إِلَّا اُنْثَى اَنْ يَخْطُ خَطًا مُسْتَدِيرًا
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ
مَرَّةٍ يَقُولُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ
يَا مَتِينُ -

ثُمَّ نَعُوذُ إِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ
فَنَقُولُ مِنْ ذَلِكَ الْعَزَاءِ شِعْرٌ

بَجَعَلْتُكَ مِنْ قَبْلِ سَمِيَاءَ پھر رکھے
بِحَقِّ مُرِيْمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا
طَوِيلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔
برائے زلے کہ فرزندش نہ زید | اور اس

شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے خبر دی کہ
جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو
اجوان اور کالی مرقے لے دونوں چیزوں پر
دو شنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۃ
والشمس پڑھے ہر بار دودھ پڑھ کر شروع
کرے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز
عورت کھایا کرے حل کے دن سے لڑکے
کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند زریہ | اور یہ بھی اسی
شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے
پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار بار انگلی
کے پھرنے کے ساتھ یا مَتِينُ کہے۔

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ پھر ہم رجوع
در ہندی دائن وٹھیا گویند کرتے ہیں پہلے

۱۔ مقلاتہ بالکسر زنی کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص

۲۔ گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

لِلصَّبِيِّ الَّذِي أَصَابَهُ عَيْنٌ
عَائِسَةٌ تَجْتَطُّ خَطًا مُسْتَدِيرًا
بِالسَّكَّيْنِ وَهُوَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
وَهَذِهِ الْآيَاتِ وَقُلْ جَاءَ
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوقًا وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ
لِيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ وَيَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ
لَا مَسَئَةَ يَا حَفِیْظُ يَا رَقِیْبُ يَا وَكِیْلُ
يَا كَفِیْلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ج
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ يَرْكُزُ
السَّكَّيْنِ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ
وَيَقُولُ رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ
الْعَائِسَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ
صَحْفَةٍ أَوْ قَعَبٍ۔

کلام کی طرف تو کہتے ہیں اُن ہی عزیمتوں سے
یعنی جن کی والدہ ماجدہ سے اجازت ہے یہ عمل
ہے اُس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے
والی عورت کی نظر لگ گئی اُس عورت کو
ڈان اور ٹنھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر
چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں
کو پڑھتے ہوئے: وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوقًا وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَ يُرِيدُ
اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ وَيُحَقِّقُ
الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ وَيَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ پھر یہ
دعا پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَسَئَةَ يَا حَفِیْظُ
يَا رَقِیْبُ يَا وَكِیْلُ يَا كَفِیْلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ
اللَّهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری
کو کنڈل کے اند کاڑے اور کچے کہیں نے

چھری ٹھونک دی نظر لگانے والی کے دل میں پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا تعب۔

کے نیچے یعنی طباق کے نیچے۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جو
نظر لگانے والے یا چادر گر کو کہے یا فلا نے
اور اس کا نام لے کر پکارے نظر لگانے کے
وقت یا اس وقت جب خود اس کا ذکر
کرے تو اس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جب
نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے
تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں
پاؤں اور اس کی مشرگاہ کو دھونے کو کہے
ایک برتن میں اور اس پانی کو اس پر چھڑکے
جس کو نظر لگی تو اسی دم اچھا ہو جاوے میں
کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر
لگانے والے کو اسی طرح کے مانند حکم کیا یعنی شرگاہ
وغیرہ کے دھونے کا۔

وَإِيضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ
أَوِ السَّاحِرِ يَا قُلَانُ وَدَعَا
بِاسْمِهِ وَقَتَّ حِكَايَتَهُ عَنْ
نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ

وَإِيضًا إِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ
وَالْعَائِنُ أَمْرًا أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ
وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةً
إِذَا رَفَعَهُ فِي إِنَاءٍ وَصَبَّ ذَلِكَ
الْمَاءَ عَلَى الْمُعْيُونِ بَرَاءً مِنْ
سَاعَتِهِ قُلْتُ أَخْرَجَ مَا لَكَ
فِي الْمُوْطَأِ أَمْرًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ يَعْنِي قَرِيبًا مِنْ
هَذَا الْكَيْفِيَّةِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی
اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے درخواست
کرے کہ منہ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اس
کا بُرا ماننا عبث ہے اور روایت ہے کہ عثمان غنی نے ایک خوبصورت بچہ کا دیکھا تو فرمایا
اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے۔

لجہ کالا ٹیکا لڑکوں کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی میں ثابت ہے ۱۲

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

ایضا برائے چشم زخم | اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگاتین ہاتھ ناکالے اور اس کے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمٹ علیک سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اُس تاگے کو دوسری بار ناپ سوا کرتین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اُس کو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورۃ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانہ کے اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔

برائے مسحور و مریض | اور جس پر جادو کا

مالوس العلاج | اثر ہو اور اُس

بیمار کے واسطے جس کی بیماری نے طبیعوں

کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں

یہ اسم لکھے: یا حی حین لا حی فی دہوۃ

ملک و بقاء یا حی پھر اُس کو پانی

نے دھو کر چالیس دن پیے۔ میں کہتا ہوں

میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر

سورۃ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ | اور جس کی کوئی چیز کھوئی

جادے پھر کہ یا حفیظ ایک سو انیس

بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

وَلِلْمَسْحُورِ وَالْمَرِيضِ

الَّذِي أَغْبَا الْأَطِبَّاءُ مَرَضُهُ

يَكْتُبُ فِي إِنَاءٍ صَبِيٍّ أَيْضَ

يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيُّ فِي دَيْسُومَةٍ

مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ فَيَمْحُوهُ

بِالْمَاءِ وَيُشْرِبُ إِلَى أَرْبَعِينَ

يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ سَيِّدِي

الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ۔

وَمَنْ ضَاعَ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ

يَا حَفِیْظُ مِائَتًا مَرَّةً وَتِسْعَ عَشَرَ

مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَتَقْصَانٍ

۱۔ یعنی اسے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے اور بقا اپنی کے اسے زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

ثُمَّ قَرَأَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّكَ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ إِلَى
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةٍ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
ضَائِلَتَهُ

وَلَمَّا عَرَفْتَ السَّارِقَ يَتَقَابَلُ
اِثْنَانِ وَيُؤْمِسُ كَانِ الْاِبْرِيقِ
بَيْنَهُمَا وَيَحْمِلَانِيهِ بَيْنَ
اَصْبَعَيْهِمَا السَّبَابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ
اسْمَ الْمُتَّهِمِ فِي الْاِبْرِيقِ وَيَقْرَأُ
سُورَةَ يٰسَ اِلَى مِنَ الْمُكْرَمِينَ
فَإِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَرَقَ دَارَ
الْاِبْرِيقِ فَإِنَّكَ يَدْرُ فَلَئِمُحُ
اسْمُهُ وَلِيَكْتُبُ اسْمَ غَيْرِهِ
وَهَكَذَا حَتَّى يَكُونُ قُلْتُ
وَيَجِبُ عَلَى مَنْ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ
بِأَمْثَالِ هَذِهِ أَنْ لَا يَجْزِمَ
بِسَوْقَتِهِ وَلَا يُشَيِّعَ فَاِحْشَتُهُ بَلْ
يُشَيِّعَ الْقَرَأَيْنِ فَإِنَّمَا هِيَ طَرِيقُ
اِتِّبَاعِ الْقَرَأَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اِلَّا

يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّكَ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي
صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمُوتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ
تَوْحَقُّ تَعَالَى اُس کی گم ہوئی چیز کو اُس کے پاس
پھیر لا دے گا۔

برائے شناختن دزد اور چور کے پچانے
کے واسطے دو شخص آئے سامنے بیٹھیں اور
بھنی کو اپنے درمیان میں بٹھائے رہیں اور
اُس کو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں
اور جس پر چوری کی تہمت ہو اُس کا نام بھنی میں
لکھے اور سورۃ یس اِلیٰ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ
تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہو گا تو بھنی
گھوم جاوے گی پھر اگر نہ گھومے تو اُس کا نام
مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک
پڑھے اور اسی طرح ہر شخص منہم کا نام لکھتا جاوے
یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص
یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو
تو اُس پر واجب ہے کہ اُس کے چرانے پر یقین
نہ کرے اور اُس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی
پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک
طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں
فرمایا اور نہ چھپے پڑا اُس چیز کے جس کا تجھ کو

یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک
کا سوال کیا جاوے گا۔

برائے پردہ گریمتہ اور اگر تیرا غلام
بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس
کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں
دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورۃ
فاتحہ اور آیتہ الکرسی کو لکھ پھر اللہ سے
یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ
آیت لکھ : اَوْ كُظِّلْتُمْ فِي بَحْرِ لَحْجٍ
يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ طَلَمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۚ اِذَا اَخْرَجَ
يَدَكَ لَمْ يَكُذِّبْ رَاٰهَا وَمَنْ لَّمْ
يَجْعَلِ اللّٰهُ لَكَ نُورًا فَمَا لَكَ مِنْ
نُّورٍ اَوْ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى
يَوْمٍ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا
وَلَنَبِيٍّ خَلَقْنَا وَاَللّٰهُ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ مَّحِيطٌۢ بِمَا هُوَ قُرْآنٌ
مَّجِيدٌۢ فِى نُوْحٍ مَّحْفُوْطٍۭهُ پھر یہ
دعا پڑھے اللہ سے اِنِّیْ اَسْأَلُكَ سے آخر تک

وَ اِذَا اَبَقَ لَكَ اِبْنٌ فَاكْتُبْ
فِى قِرْطَاسٍ وَاَجْعَلْهُ فِى غِطَاءٍ
وَاَتْرُكْهُ فِى بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعُ
بَيْنَ تَجْرِمَيْنِ وَهِيَ الْفَارِخَتَةُ وَ
اَيْتُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اَكْتُبْ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاَجْعَلْ
اَللّٰهُمَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ وَمَا
فِيْهِمَا عَلٰی عَبْدٍ لَّكَ فُلَانِ ابْنِ
فُلَانَةٍ اَضِيقْ مِنْ خَلْقِهِ
حَتّٰی يَرْجِعَ اِلٰی مُوْلَاہُ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ثُمَّ اَكْتُبْ
اَوْ كُظِّلْتُمْ فِى بَحْرِ لَحْجٍ فَمَا لَكَ
مِنْ نُّورٍ اَوْ مِّنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰی یَوْمٍ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَّلَنَبِیٍّ خَلَقْنَا وَاَللّٰهُ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ مَّحِيطٌۢ بِمَا هُوَ قُرْآنٌ
مَّجِيدٌۢ فِى نُوْحٍ مَّحْفُوْطٍۭهُ ثُمَّ

اللہ معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کیلئے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہوئے کیلئے درود شریف
لکھ دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھوٹی وغیرہ پڑھ لکھ دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَلْفَ مَرَّةٍ وَاَلْفَ مَرَّةٍ ذَرَّةً - ۱۲ ق

يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ
هَذِهِ الْاَيَاتِ اَنْ تُصْنِيَ عَلٰى
نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اِلٰهِهَا
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُرَدَّ الْعَبْدُ
اِلٰى مَوْلَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ -

وَ اِذَا ارَدْتَ اَنْ يُّنَجِّىَ اللّٰهُ
حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ
بِاَنْ تُوْحِلَ مِنْهُمُ الْبَسْمَلَةَ بِلَامٍ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمٍ
الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَ
فَرْضِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ الْيَوْمَ
الثَّانِى سِتِينَ وَ هَكَذَا تَنْقُصُ
كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمَ
السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةٍ -

وَ اِذَا ارَدْتَ اَنْ تَشْرِىَ فِى
مَنَامِكَ مَا فِىْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ
فِيْهِ مِنْ الضِّيقِ فَتَوَضَّأْ وَاَلْبَسْ
ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ عَلَى يَمِيْنِكَ وَاقْرَأْ
وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ اللَّيْلِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

ترجمہ۔ الہی میں تجھ سے ان آیات کے وسیلہ
سے تیرے نبی محمدؐ اور انکی آل و اصحاب پر
نزول رحمت و سلامتی کی درخواست کرتا ہوں
کہ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اس
فراشده غلام کو اس کے آقا کے پاس
پہنچا دے۔

برائے انجام حاجت اور جب تو چاہے
کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۃ فاتحہ
کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے
ملاوے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور
فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار
اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور
تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز
دس دس بار کرتا جاوے یہاں تک کہ پہنچے
کے دن دس بار پڑھے۔

طریقہ استخارہ۔ اور جب تو چاہے کہ اپنے
خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری خلاصہ
ہے اس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر
اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو دہائی کرو
پر لیٹ اور سورۃ الشمس کو سات بار اور
سورۃ واللیل کو سات بار اور قل هو اللہ
سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل هو اللہ

سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَدُلُّ
قُلْ هُوَ اللَّهُ سُورَةُ التَّيْنِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اللَّهُمَّ
ارِنِي فِي مَنَامِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ
لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا
وَأَرِنِي فِي مَنَامِي مَا أَسْتَدِلُّ
بِهِ عَلَى إِجَابَةِ دَعْوَتِي فَإِنْ
رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَالْأَفْعَلُ
مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلِ الثَّانِيَةِ
فَإِنْ رَأَيْتَ وَالْأَفْعَلُ فِي الثَّالِثَةِ إِلَى
السَّابِعَةِ لَا يَجُودُ هَذَا الْأَمْرُ أَنْ
شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ
مِنْ أَهْلَانَا -

کے عوض سورۃ والتین کا سات بار پڑھنا
آیا ہے۔ پھر یوں کہے خداوند انجھ کو میرے
خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور
میرے اس حال میں کشادگی اور خلاصی کر دے
اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس
سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو درپا
کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب
میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا
اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کر سو
اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد
اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر
ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں
کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا اس
عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

رُقِيَّةُ الْحَمُومِ أَنْ يَكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلَى عَصَا يَبْرَأُ سَرِيعًا بِذَنْ
اللَّهِ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَبْ بَرَاءَةً مِنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ إِلَى أُمِّ مِلْدَمِ بْنِ النَّتِيِّ تَأْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ
الْعَظْمَ أَمَّا بَعْدُ يَا أُمِّ مِلْدَمِ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنَةً فَيَحْقِمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتَ يَهُودِيَّةً فَيَحْقِمْ مُوسَى الْكَافِرُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كُنْتَ نَصْرَانِيَّةً فَيَحْقِمْ الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا أَكَلْتُ يَهْلَانَ بَيْنَ فُلَانَةٍ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتُ
لَسَدًا وَلَا هَشِمْتُ لَسَدًا عَظْمًا وَتَحَوَّلْتُ عَنْهُ إِلَى مَنْ اتَّخَذَ اللَّهُ
إِلَٰهًا آخَرَ إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَالْأَفْعَلُ فَانْتَ بَرِيئَةٌ مِنْ

اللّٰهُ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بِرَبِّیْ مُتَلَبِّ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَلِعَنَ الْوَكِیْلُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

افسوس نہائے تپ | جس کو تپ آتی ہو اس کا افسوس یہ ہے کہ ایک کاغذ میں
لکھے اور اس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ
سے آخر تک لکھے۔

ف۔ اُمِّ مِلْدَمِ عَرَبِیُّنَ تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلان بن
فلانہ کے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

وَاِیْضًا یَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ سُورَةَ الْمَجَادِلَةِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ
ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ
تین بار پڑھے تپ ولے پر۔

وَلِیْسَ بِہِ الْخَنَازِیْرُ یُعْقَدُ عَلٰی سَیْرِ مِّنَ الْاَدِیْمِ عَلٰی مَقْدَارِ طُولِ
الْمَرِیْضِ اِخْدٰی وَارْبَعِیْنِ عُقْدَةً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِسُوْرَةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِ
اللّٰهِ وَبِرُہَانِ اللّٰهِ وَسُلْطٰنِ اللّٰهِ وَکَنْفِ اللّٰهِ وَجَوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ
وَحِزْرِ اللّٰهِ وَصَنِيعِ اللّٰهِ وَکِبْرِیَا اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ
وَکَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔
برائے خنازیر | اور جس کی گردن میں کنگھہ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے

۱۔ معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لئے
یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے اَقْلُنَا یَا نَارَ کُوْنِیْ بُرْدًا وَسَلَامًا
عَلٰی رُبِّکَ اَھِیْمَ ط اور پیٹے کے لئے بیماری دفع ہونے کے لئے سَلَامٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبِّ رَحِیْمٍ ط ۱۲

قدر کے برابر ہوا کتا لیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔
 وَبِسْمِ ظَهَرْتُ عَلَى بَدَنِي الْحُمُرَةُ يَرْقِيهِ بِهَذَا الدُّعَاءِ
 سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيُسِيرُ بِالسَّيِّئِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ
 الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّةِ
 اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيَّتُهَا الْحُمُرَةُ جَاءَ ثَلَاثُ جُنُودٍ
 مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتُهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ
 لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا لَكَ مِنْ مَلْجَأٍ وَمَا لَكَ مِنْ ظَهِيرٍ
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِالْتَّوَكُّلِ الطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ
 مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتَرِيكَ لِأَحْوَلِ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ۔

برائے سرخ بادہ | اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس
 دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
 وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَبِسْمِ يَشْكُو بَصَرَهُ يَقْرَأُ هَذَا إِلَّا آيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ
 غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ۔
 برائے ضعف بصر | اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت
 پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ
 الْيَوْمَ حَدِيدٌ

برائے صرع | اور جو مرگی میں مبتلا ہو
 تو تاجے کی ایک تختی لے سو اس میں یکشنبہ

وَبِسْمِ ابْتَلَى بِالصَّوْمِ
 يَا حُذُّ لَوْ حَامِنَ ابْتَحَا مِ

فَيَنْقُشُ فِيهِ أَوَّلَ سَاعَتِهِ مِنْ
يَوْمِ الْآخِرِ فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا
قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ
إِنْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ
الْآخِرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ
عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ
يَا مُذِلَّ وَاللَّهُ الْمُؤَفِّقُ وَالْمُعِينُ

کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک
طرف یہ کھدوا دے : يَا قَهَّارُ أَنْتَ
الَّذِي لَا يُطَاقُ إِنْتِقَامُهُ يَا
قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے
يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ
عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلَّ اور
اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی
اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر
مختصر ہے۔

نویں فصل

آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اُس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں
نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم
حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی
سے ڈراویں جب اُن کی طرف پلٹ جاویں
شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور
عمرہ غرض فقہیت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُن کا کھڑاویں۔ اور ڈرانے کو اس واسطے
خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے
اس پر کہ تفقہ اور تہذیب و کفر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گائوں میں چند لوگوں پر
علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر
بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت
سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے
اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھنڈے سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف
جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو۔

مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا

١٢

علم کر تو ترانه بستاند
نه بدای لعنت است بر ابلیس
بل بدای لعنت ست کاندردین
الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي
يَكُونُ وَارِثَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى أُمُورِهِ۔

جہل ازاں علم یہ بود صد بار
کہ نراند ہمیں یحییٰ دینار
علم داند بعلم نہ کند کار
عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو اند
مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو جو
کرنے چند امور پر۔

ازاں جملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہاں بیان فرمائے۔

مِنْهَا أَنْ يُدْرَسَ الْعِلْمُ مِنَ
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَ
السُّلُوكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ
وَالصَّوْفِ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَشْغَلَ
بِالنَّكَلِ وَالْأَصُولِ وَالْمَنْطِقِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

منجملہ اُن امور کے جن کی حفاظت عالم ربّانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق میں مشغول رہے۔ حق تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمایا کہ الذّٰوہ ہے جس نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا اُن ہی میں سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث۔

ف۔ مصنفِ قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور غم

اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوتے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے۔ اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے

وَمَا يَجِبُ فِي التَّذَرُّعِ
مُرَاعَاةُ أَشْيَاءَ شَرَّهَا الْغَرِيبُ لُغَةً
اور تدریس میں جس کی مراعات واجب ہے چند چیزیں ہیں۔

(۱) شرح غریب کرنا یا اعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے۔
وَالْعَوِصِمُ الْمُغْلَقُ مَخْوً
(۲) اور جو شکل مغلق ہو بنا بر قواعد

مخویہ کے اُسکو بیان کرے
یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو اُس کو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے۔

وَتَوْجِيهُ الْمَسْأَلِ بِأَنْ
يُصَوِّرَهَا بِأَلَمْثَلَةِ الْجَزْءِ عِيَّتَا
وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا
(۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اُس کی صورت باندھ دے جزئی مثالوں سے اور اُن کا حاصل بیان کرے۔

یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف صاف عبارت سے اُن کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ اُن کا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجائے۔

وَتَقَرُّبِ الدَّلَائِلِ لِحُصْلِ
النَّيْجَةِ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمَقَدِّمَاتِ
بِغَضٍ وَإِنْ دَرَجَ بَعْضُهَا فِي
بَعْضٍ -

(۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر
کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے
بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے
بعض مقدمات کے بعض میں۔

یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح
رواں کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو
اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل
ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو۔
وَقَوَائِدُ الْفُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ
وَالْقَوَاعِدُ الْكَلِّيَّاتِ -

یعنی تعریف اور قواعد میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع
غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت
نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے
مذکور ہوا کہ ذوالاربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں
اور اسی طرح سے قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب
العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیبؓ کے
مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

وَجُودُ الْخَصْرِ فِي التَّقْسِيمَاتِ -
یعنی بحسب استقراء یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے۔

(۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصر کے بیان کرنا
وَعَنْتِلَفِ مَذْهَبٍ يَأْتِي بِإِعْيَارٍ كَالْمُشْتَبِهَاتِ

وَدَفْعِ الشَّبَهَاتِ الظَّاهِرَةِ
كَخْتِلَافَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَاتَانِ

یعنی خطوط اور اشارات اور منارے میلوں کے اور عقود یعنی انگلیوں سے گننا ۱۲

أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا
مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَ
التَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ -

خیال میں آنا یاد و مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا۔

یعنی اگر دو مذہب یاد و توجہ ہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یاد و جواب
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں
بتقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف
گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں
کا بدلائے مطابق ہو یا ایک مطابق اور دوسرا تضمنی یا التزامی۔

وَكُلُّ رُومٍ مَا يُمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ
كَاسْتِدْرَاكِ ذِكْرِ الْأَخْفَى وَ
الْبِرَاهِينِ كَجَزْئِيَّةِ الْكُبْرَى
وَسَلْبِ الصُّغْرَى -

اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم
آنا اس کا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے
استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا و علیٰ ہذا القیاس
عدم جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں
ممتنع ہے۔ چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالب
ہونا صغریٰ کا۔

أَوْ قَادِحٍ فِي التَّزْوِيمِ وَالْإِنْدِرَاجِ
أَوْ مُخَالَفَتٍ بَعِيَارَةٍ أَوْ خَصَرِي
أَوْ يَكْلَامٍ رِصَامٍ مِنَ الْأَيْمَتِ -

مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلافاہ
اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف میں کہنا اسطقت فوق الاسطقت
یاد دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں
لزم کا اور قیاس اقترائی میں اندراج کا قاض
ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری
عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے۔

وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب
کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی توجیہ کرنا
چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے میں نظر آتا ہو اور اس کا

مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے لہذا صرح المصنف
قدس سرہ فی رسالۃ آخری۔

فَالْعَالِمُ لَا يُفِيدُ تِلَا مِذَّةً
فَارِدَةً تَامَةً حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ
هَذِهِ الْأُمُورَ ثُمَّ يُدَبِّرُ عَلَيْهَا
فِي دَرَجَةٍ۔

تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ
کا افادہ نہ کرے گا جب تک اُن سے ان
امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور
پر اثنائے درس میں آگاہ کرتا جاوے۔

ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گی یا معقول
محسوس ہو گیا۔

وَمِنْهَا أَنْ يُلْقِيَ الْأَشْغَالَ
وَقَدْ ذَكَرْنَا هَآبَا لِلتَّفْصِيلِ
وَلَيْكُنْ لَكَ وَقْتُ يَجُودُ
فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِمْ
يُلْقِي عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ
مُحِبَّتَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالِاسْتِطَاعَةِ
لِمُسْكِنَتِهِمْ إِلَّا سَتِطَاعَةً
بِإِسْرَاقٍ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الْقُحْبَةُ
الْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا
وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي
قَوْلِهِ تَعَالَى وَيُزَكِّيهِمْ۔

اور مجملہ ان امور کے جن کی محاطیت
عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طر
کی تلقین کرے اور ہم نے اُن کو بتفصیل
تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس
کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس
میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف
متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس
واسطے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر
استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے
استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی
یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے
اور رغبت دلانا اشغال پر قول ہے اور
فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم
اور اُسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت
صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے

اس قول میں دیکھ گئے تھے یعنی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتے ہیں۔
اپنے انوارِ صیحت سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں
کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت کے حق تعالیٰ
نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ
دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ
گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت
پہونچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان
کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمان کی
وعظ اور نصیحت اور ہم کو روایت پہونچی ہے
سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی
اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے
میں اور ہم کو روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ
کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے
تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ
قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت
کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع
میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ رضی
میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے

وَمِنْهَا أَنْ يَتَحَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا أَنْ تَفْعَلَ
الَّذِي كُرِيَ هُوَ وَيُجْتَنِبُ الْقَصَصَ
فَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْأُصُولِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالصَّحَابَةُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا
يَتَحَوَّلُونَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرَوَيْنَا
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ
الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرَوَيْنَا أَنَّ
الصَّحَابَةَ كَانُوا يُخْرِجُونَ
الْقَصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ
فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ
مَوْعِظَةٍ وَأَنَّكَ مَذْمُومٌ
وَأَنَّهَا مَحْمُودَةٌ۔

تختے اور وعظ اور نصیحت محمود اور
پسندیدہ ہے۔

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔

توقصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال
یا اُس کے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو
بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے
اُس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتنی بار
سنت کا خوگر کر دے بلکہ مقصود اظہارِ بار
آوری اور عجوبہ گفتاری اور لوگوں میں متما
ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایت
اور بر محل مثل گوئی سے۔ خلاصہ کلام یہ
کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری
امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان
کریں گے۔

فَاتَّقَصَّصْ هُوَ أَنْ يَذْكُرَ
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ السَّادِرَةَ
وَيُبَايِعَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ
أَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصِدُ
فِي ذَلِكَ تَذَرِيحٌ تُلْقِيْنَهُمْ
الْسُّنَّةَ وَتُثَرِّقُهُمْ بِهَا بَلِ
التَّشْدُقِ وَالْإِعْجَابِ وَالْتِمِيزِ
عَنِ النَّاسِ بِإِنْفَصَاحَةٍ وَحُسْنِ
إِيرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَ
بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا
أَمْرٌ مِهِمْ وَسَنَعْقِدُ لَهُ فَضْلًا۔

شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات ادا
قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کر کے نقل کرتا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس
طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے
کان بہرے ہو جائیں ایسی ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امر
میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے بالوں
نے نہیں سنی ہوں گی تو ان کی صحبت سے آپ کو بچاؤ اور دور رہو۔

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوءِ
وَالصَّلَاةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِي
وَيْلٌ لِلْعَوَاقِبِ مِنَ الْمَنَارِ
وَلَا يَتَمُّ الطَّمَانِينَةَ فَيَقُولُ
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ وَ فِي
الْبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ
أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ أُولَئِكَ هُمُ
الْمُقْلِحُونَ هَذِهِ الْأَكْبَابُ فِيهِمَا
السَّرَفُ وَالْيَتِيَانُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ
وَالشَّدَّةُ شَأْنُ الْأَمْرَاءِ وَالْمُلُوكِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادِثُهُمْ
بِالنِّسْبِ هِيَ أَجْسَنُ -

اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ
اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤں کو پورا نہیں دھوتا
ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو
دور رخ کیا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانیت
نہیں کرتا تو کہے کہ پھر پڑھو کہ البتہ تو نے
نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پوشاک
اور گفتگو اور ان کے سوا اور امور میں امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ
فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت
الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام
خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ
رستکار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر میں تلمطف اور نرم کلامی آداب
ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے لہذا تعالیٰ
نے فرمایا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
بجاد کہہ کر ان سے اس طریقہ پر جو نیک تر ہے -

یعنی تلمطف اور نرمی سے -

اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور
حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر
امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اسکے برادران
دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو ان

وَمِنْهَا مُوَاَسَاةُ الْفُقَرَاءِ
وَالطَّالِبِ الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ
فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ
إِخْوَانٌ مُوَاَفِقُونَ حَرَضَهُمْ

وَحُتِّمَتْ عَلَى الْمَوَاسَاةِ فَإِذَا
وُجِدَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ
مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ
فَلَا تُشَكَّنْ أَنَّ وَاثِرُ الْأَنْبِيَاءِ
وَالسَّرَّسَلِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى
فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي
يَدْعُو لَكُمْ خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى الْخِيَتَانِ
فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ
فَلَا زَمُّ لَكُمْ يَفُوتُ تِلْكَ فَإِنَّ
الْكِبْرِيَّتِ الْأَحْمَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کو تحریریں اور ترغیب دلاوے اُن کے ساتھ
سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل
مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز
شک نہ کرنا اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین
ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں
عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو
خلق اللہ عادیتی ہے یہاں تک پھلیاں پانی
کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں
وارد ہوا ہے تو اے مخاطب اُس کا ساتھ
نہ چھوڑو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت
ہو جاوے اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت
احمر اور اکبر اعظم ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری
فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور
طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یَعْنِی
میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ
کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور
یہی اصل ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی
تکیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بُعِثَ
فِي الْاَوَّلِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ وَلَٰذَا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ
اس آیت کو لائے۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ كُلَّ مَنْ انْتَصَبَ | اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت

لہ فضل العالم علی العابد کفضل علی ادنا کم الحدیث ۱۲ صحیح سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مَنْصَبٍ اِنْهَذَا يَتَرَدَّدُ عَوْدَةً
اِلَى اللّٰهِ مَتَى مَا اَخْلَفَ فِي شَيْءٍ مِّنْ
هَذِهِ الْأُمُورِ فَإِنَّ قَبِيرَ ثَلَمَتِهِ
حَتَّى يَسُدَّهَا۔

الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ ظلم
انداز ہوگا کسی امر میں امور مذکورہ سے تو اس
میں رخنہ ہے تاہم اس کو بند کر کے یعنی اس
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو۔

ف۔ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو
والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت
والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جا مع النورین اور مجمع البحرین
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔

وَأَنَّا أَوْصِي طَالِبُ الْحَقِّ
بِأُمُورٍ مِّنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ
الْأَغْنِيَاءَ إِلَّا بِدَفْعِ مَظْلَمَتِهِ عَنِ
النَّاسِ أَوْ بَعَثَ عَامَّتِهِمْ عَلَى
الْخَيْرِ وَهَذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيقِ
بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الدَّلَالَةِ عَلَى
دَمِّ مُحَبِّبِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا يَحِبُّهُمْ
كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ۔

آدمیں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو
چند امور کی اذاً بجمہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امرا
سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے
ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے
واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے
ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت ملوک
کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور در بیان
اُس کے اکثر علمائے صاعین نے ان کی
صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض
دفع ہوتا ہے۔

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من تصوف ولم يتفق ففقد بندق ومن تفقه ولم
يتصوف فقد تقشف ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کی پس
بلاشبہ زندیقی ہو یعنی ٹھیک کافر اس لئے کہ اس میں نہیں ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی
فقہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پھا کا ملا ہے اور جس نے
جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلاشبہ محقق ہوا۔ ۱۲ ق۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ
الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَدِّينِ
وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ
وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ
وَلَا الْعُلَاةَ مِنَ أَصْحَابِ الْمُحَقُّوْلِ
وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا
مَرَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا التَّوَجُّهَ
إِلَى اللَّهِ مُصْبِحًا بِأَلْحُوَالِ لَوْلِيَّتِهِ
مَرَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَّبِعًا لِحَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَثَارِ أَصْحَابِهِ طَالِبًا لِتَرْجُمَاتِهَا
وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ
الْمُحَقِّقِينَ الْمَأْثُورِينَ إِلَى الْحَدِيثِ
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ
الْمَأْخُودَةِ مِنَ السُّنَنِ النَّاطِرِينَ
فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ
وَالنَّصُوفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً
عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنْ
اتَّصَفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ۔

اور ازاں جملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت
نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان
عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زائد
ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقر سے عداوت
رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو
منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں انحراف
کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم
صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان
میں حالات بند میں ڈوبا سنت مصطفویہ
میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا
متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور
بیان کا طلب کرنے والا ان فقیہان
محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف
مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے
کلام سے جن کے عقائد ماخوذ ہیں سنت
سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق نزوع
اور عدم لزوم کے ان اصحاب سلوک کے
کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے
تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور
نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھ کر
اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو
متصف بصفات مذکورہ ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے فرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان

کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت اُن اشتخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

نخست موعظت پر صحبت این سخن ست کہ از مصاحب ناچس احترام کنید
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

خیالات نادان خلوت نشین بہم برکش دعا قبت کفر و دین
اور ققیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم
دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متروک یا
منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو
کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر دارث سیدالابرار
ہے۔ ایسے فرد کامل کی صحبت کمیا کے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے ہم
کو نصیب کرے آمین ثم آمین۔

ادرازا نجلدیہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے
پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حق کو
بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اس
پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو
سو اگر کسی صورت میں فقہاء کے دو قول ہوں
اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت
سے تو اس قول پر چلے جس پر اکثر فقہاء ہیں
اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہیں
تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے
چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب
کو ایک مذہب جانے بدون تعصب ہے۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيحِ
مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهَا عَلَى
بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلُّهَا عَلَى
الْقَبُولِ بِجُمْلَتِهِ وَيَتَّبِعَ مِنْهَا
مَا وَافَقَ صِرَاطَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا
فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ عِلًا هُمَا
مُخْرَجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ
فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ
وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبٍ
وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعْصِبٍ۔

ف۔ چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا سب کو مجلاً حق جانتے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھ کو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور ان کے سوا اور ائمہ حدیث نے اس کی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہ کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اس کی نظیر میں واقع ہے سو فقہانے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ مل کر جواب مسئلے کی متقاضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار ہو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ موڈل اور غیر موڈل پر قادر ہو حدیث صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین

لے یہ بات اس لئے کفایت میں لکھا ہے۔ العامی اذا سمع حدیثاً لیس لہ ان یاخذ بظاہرہا بکون مصروفاً عن ظاہرہا او منسوخاً بخلاف الفتویٰ انتہی اور تقریر شرح تحریر

صانف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہے۔

شعر

تکیہ بر جاستے بزرگاں نتواں زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

اور ازاں جملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
صوفیوں کے طریقے میں بعض کو بعض پر
ترجیح دے کر اور جو ان میں مغلوب الحال
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو سماع
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی
نہ کرے مگر اس کی جو سنت سے ثابت ہے
اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں اور جو منجملہ
محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق
دینے والا ہے اور مددگار۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي
تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضُهَا
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ
مِنْهُمْ وَلَا عَلَى السُّوءِ لِسِنٍ
فِي السَّمَاءِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ
نَفْسَهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي
السُّنَنِ وَمَثَلِي عَلَيْهِ أَصْحَابُ
الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ
وَاللَّهُ الْمُؤْتِيقُ وَالْمُعِينُ۔

ف۔ ادبیا طریقت کے طریقہ میں حصول نیت اور وصول الی اللہ کے جامع
ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادر یہ اور چشتیہ سے اور عکس
اس کے کہنا بے فائدہ ہے جو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اس کو اختیار کرے
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۶۱) مولانا عبد العلی بکھے ہیں دیس للہامی الاخذ بظاہر الحدیث بجواز
کونہ مصروف عن ظاہرہ اور متسوخ اہل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات
ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہل اکمال بخفی علی العقلاء ۱۲ ق
۱۳ ظاہر مغلوبین سے مجازیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مودلین (باقی حاشیہ ص ۱۶۲ پر)

نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ ایں کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو ان کا انکار واجب ہو اور پیروی اُن کی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنوں نہیں چنانچہ حضرت مصطفیٰؐ نے دوسرے رسالے میں فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ نسبت صوفی غنیمت کبریٰ ست در رسوم ایشان یسج نمی آزد۔

(حقیقہ حاشیہ ص ۱۶۱) فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق الہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس مجاذیب پر عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنتی کہ در المختار اور نہایہ اور بحر وغیرہ سے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراض و اعیاد میں مباح بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع المحلل مع المحرم کے مباح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲۔

دسویں فصل

آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان

اس فصل میں آدابِ تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرُهُ وَقَالَ
يُكَلِّمُكَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
ذَكَرَهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَالْتَذَكُّرُ
رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلَنْتَكَلَّمَ فِي صِفَتِ
التَّذَكُّرِ وَكَيْفِيَّتِهِ التَّذَكُّرُ
وَالْعَايَةُ الَّتِي يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ
مِنْ آيِ غُلَامٍ إِذَا اسْتَمَدَّ إِذْ لَا مَا ذَا
أَرْكَانًا وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ
وَمَا أَلْفَاظُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي دُعَاظِ

حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بچھایا کر تو ہی مذکر
اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے
فرمایا کہ اُن کو یاد دلایا کرو قانع سابقہ کو
تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ
گوئی دین میں رکنِ عظیم ہے اور ہم کو چاہیے کہ
کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت
میں اور اُس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے
اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں
کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے

۱۔ اور فرمایا و ذکر فان الذکر فی تنفع المومنین یعنی نصیحت کیا کر کہ
نصیحت تنفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲۔

۲۔ مذکر وعظ کہتے والا اور تذکیر وعظ کہتا اور نصیحت کرنی ۱۲۔

زَمَانِنَا وَمِنْ اللّٰهِ اِلٰهٌ مُّتَعَانِتٌ -

فَاَمَّا الْمَذْكُورُ فَلَا بُدَّ اَنْ
يَكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوا
فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ -

زمانے کے داعطوں کے وعظ میں پیش
آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے
سو مذکر اور داعظ کو ضرور ہے کہ مکلف
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی
ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علما نے
تکلیف اور عدالت شرط کی ہے -

ف - مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے
شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں -

مُعَدِّ ثَا مَفْسِيْرًا عَالِمًا بِجُمْلَتِي
كَافِيَتِي مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ
الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرَتِهِمْ -

اور داعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر
ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؓ
اور تبع تابعینؓ کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ
بقدر کفایت کے واقف ہو -

وَنَعْنِيْ بِاَلْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغَلِ
بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَرَأَ
لَفْظَهَا وَفِيْهِمْ مَّعْنَاهَا وَعَرَفَ
صَحَّتْهَا وَسُقُفَهَا وَكُوِيَ بِاَخْبَارِ
حَافِظٍ اَوْ اسْتَنْبَاطِ فَقِيْهِ وَكَذَلِكَ
بِاَلْمُفْسِيْرِ الْمُشْتَغَلِ بِشَرْحِ غَرِيْبِ
كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِيْهِ
وَبِمَا رَوٰى عَنِ السَّلَفِ فِي
تَفْسِيْرِهِ -

اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے مشغول رکھتا
ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استواء
پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور ان کے معانی کا
بوجھتا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف
کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم
کی حافظ حدیث یا استنباط فقیر سے ثابت
ہونگی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے
ہیں کہ قرآن کی شرح غریب میں مشغول ہو اور
آیات مشککہ کی توجیہ و تاویل سے واقف ہو اور
سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہو

وَيَسْتَجِيبُ مَعَ ذَلِكَ أَنْ يَكُونُ
فَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدَرًا
فَهُمْ بِهِمْ وَأَنْ يَكُونُ نَطِيفًا
ذَا حَبِيرٍ وَمُروءَةٍ -

اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہے کہ
فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو
لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اُن کے فہم کے
اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروءت ہو۔

ف۔ مولانا نے فرمایا بالا تراز فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوتی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اُس قدر جتنا اُن کی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے
ہو کہ اللہ اور رسولؐ کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گے جو اُن کی
عقل میں نہیں آتا ہو تو اُس کا انکار کریں گے۔

مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو درقات تقدر اور حقائق توحید اور
مسائل مشگلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اس میں ضلالت کا خوف ہے
مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوتی کہ جو شخص لوگوں
میں بے حقیقت ہے اُس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروءت
یعنی جو امر وی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ جس میں یہ صفت حاصل
نہیں وہ اُن لوگوں کے مشابہ ہے جن کا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے
وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں۔

وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيرِ
أَنْ لَا يُذَكِّرَ إِلَّا غِيَا وَلَا يَتَكَلَّمُ
وَفِيهِمْ مَلَالٌ كَيْلٌ إِذَا عَزَفَ
فِيهِمُ الرَّغْبَةُ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ
وَفِيهِمْ رَغْبَةٌ -

اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ
وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا
ہر وقت نہ کہنا کرے اور نہ کلام کرے اُس
حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی
ہو بلکہ اُس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں
میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع
کلام کرے در صورتیکہ اُن میں رغبت باقی ہو۔

ف۔ مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سامع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی

علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

از ان پیش لیں کن کہ گویند لیں

وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ
طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ يَبْدَأَ
الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ الْمُؤْمِنِينَ
عُمُومًا وَلِلْحَاضِرِينَ خُصُوصًا -

وَلَا يَخْصَّ فِي التَّرْغِيبِ أَوِ التَّرْهِيبِ
بَلْ هُوَ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ هَذَا
وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ
مِنْ إِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيدِ
وَالْإِشَارَةِ بِالْإِنْدَارِ -

اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں
بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود
سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی
کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے
عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً۔

اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط
خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط
خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو
ملتا جلاتا ہے کسی اس سے اور کبھی اس
سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید
میں وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت
کے ساتھ انداز اور تحویف کو ملانا۔

ف۔ اس واسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بے باک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب
سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے۔ مصرع
چورگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

وَأَنْ يَكُونَ مُبْتَدِئًا مُعْتَبَرًا
وَلْيُعَيِّنَ بِالْخُطَابِ وَلَا يَخْصَّ
طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَلَا
لَا يُشَافِسَ بَيْنَ قَوْمٍ أَوِ الْإِنِّكَارِ
عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ أَنْ

اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے
والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام
کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کیساتھ
خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی
قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین

يَقُولُونَ مَا بَالُ اقْوَامٍ يَفْعَلُونَ
كَذَا وَكَذَا۔

پرانکار یا المشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ
کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں
کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ یا المشافہ مذمت اور انکار و اعظ کی عداوت باطنی پر محمول
ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو
اور دلوں سے اس کی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا۔
وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزَلٍ۔
اور وعظ میں کلام ساقط الا اعتباراً اور
بیہودہ نہ پڑے۔

ف۔ اس واسطے کہ کلام نحیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی
ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا۔
وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُفْقِهُ
الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ
يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونُ
إِمْعَانًا۔

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يُلْمَحُّهَا
فَيَنْبَغِي أَنْ يُزَوَّرَ فِي نَفْسِهِ صِفَةُ
الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ
وَإِخْلَاقِهِ وَأَخْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ
وَمُؤَدَّاتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ
يَتَحَقَّقُ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَاتُ بِكَمَالِهَا
بِالتَّوَدُّعِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ
فَيَأْمُرُونَ وَلَا فَضَائِلَ الْحُسْنَانِ

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور
برائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی
کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مردہ جانی
رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں جاوے اُن
کی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے
اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو
مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے
مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں اور
اس کے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اس
کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی عداوت
میں پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی
وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کرے
انک اندک اُن کے فہم کے موافق تو پہلے

وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي الْلبَاسِ
وَالرِّزْقِ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا
فَإِذَا تَأَذَّبُوا فَلْيَا مُرَبِّ الْأَذْكَارِ
فَإِذَا أَشْرَفِيهِمْ فَلْيُخْرِضْهُمْ
عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
وَلْيَسْتَعِزَّ فِي تَأْثِيرِ هَذِهِ فِي
قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ آيَاتِ اللَّهِ وَ
وَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ أَعْمَالِهِ
وَتَضَرُّفِهِ وَتَعْدِيهِ
لَا مَحْرَمَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
بِهُوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ
الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَكَذَلِكَ بِسُرِّ غَيْبَاتٍ
عَلَى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا.

وَأَمَّا اسْتِمْدَادُ فَلْيَكُنْ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى تَأْوِيلِهِ
الطَّاهِرِ وَشُئْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ
الْمَعْرُوفِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ
وَأَقَاوِيلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں
کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ
میں پھر جب اس کے خوگر، موجدیں تو
اُن کو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُن
میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُن کو رغبت
شوق دلاوے زبان اور دل کے رشک
پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اوج
اُن کے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے
میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقایہ
گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالیٰ
کے افعال ظاہرہ اور اُس کی تصریفات
تعذیب کے جواگلی امتوں پر دنیا میں
ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت
درہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
الحساب اور روزخ کے عذاب ذکر کرے
سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات استعانت
چاہے اُس کے موافق جیسا ہم مذکور
کر چکے ہیں۔

اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ
سے چاہے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر
موافق اور حدیث نبویؐ سے جو محدثین
تزویدک معروف ہے اور صحابہؓ اور تابعینؒ
اور ان کے سوا اور مومنین صالحین کے

وَعَنِيهِمْ مِّنْ صَّالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
بَيَانِ سِيرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اقوال سے اور سیرت نبویؐ کے بیان کرنے
سے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر
سے مفہوم عند الاطلاق ہوا اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات قاضیانہ اور نکات اور لطائف
شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اس واسطے کہ سامعین
چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر
عمول کریں گے اور گمراہ ہوں گے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین ہیں سے ایک واعظ
نے مقطعات قرآنیہ کے معنی میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک
اُس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اُس نے ظن کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے
تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے
چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اس کو کہاں پہنچ لے گئی اور یہ جو
فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن
احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔
اور واعظ کو چاہیے کہ یہودہ قصوں
کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر
نہ کرے اس واسطے کہ صحابہ کرامؓ نے قصہ
خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں
کو مساجد سے نکال دیا ہے اور اُن کو مارا
ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات
میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور
سیرت اور قرآن کی شان نزول میں۔

وَأَمَّا أَرْكَانُهَا فَالْثَّغْنِي

اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور

وَالْتَرَاهِيْبُ وَالتَّمْتِيلُ بِالْأَمْثَالِ
الْوَضَحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ
وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهَذَا
طَرِيقُ التَّذْكِيْرِ وَالشَّرْحِ -

وَالْمُسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا
إِمَامٌ مِنَ الْحَكَمِ أَوْ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ
بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ
بَابِ الذَّعْوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ
الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ أَنَّ
هَذَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَ
طَرِيقَانِي تَعْلِمُهَا -

وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ
فَإِنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمَذْكُورَ وَلَا
يَلْعَبُوا وَلَا يَخْطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا
فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يَكْثُرُوا السُّؤَالَ
مِنَ الْمَذْكُورِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرُكَ أَنْ كَانَ
لَا يَتَعَلَّقُ بِالسُّئَلَةِ تَعَلُّقًا
قَرِيبًا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْتَمِلُ
قِيَوْمُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ
فِي الْمَجْلِسِ الْخَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ
سَأَلَ فِي الْخُلُوءَةِ وَإِنْ كَانَ
لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ

ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالوں
سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور
نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکر
اور شرح کا۔

اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے
کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب
صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد
اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان
کرے واعظ وہ مسئلہ جس کو چاہتا ہو اور
اُس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو۔

اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے
آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور
ہو و لعب نہ کریں اور شور نہ مچائیں اور آپس
میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں
واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی
خطرہ عارض ہو تو اگر اس کو مسئلہ مذکورہ
کے ساتھ کوئی تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو
مگر مسئلہ دقیق ہو جس کو عوام کی فہم نہیں
اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار
کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو
اُس کو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اس کو
مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل

إِجْمَالٍ وَشَرْحٍ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ
حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَاكِنًا
وَلْيُعِدِ الْمَذْكُورَ كَلَامَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر
رہے تا اینکه اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرے۔
اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے
کلام کو تین بار اعادہ کرے۔

ف۔ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و
التسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آجادے۔

سو اگر مجلس میں کئی قسم کی بولی والے لوگ
ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا
چاہئے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہئے قس
اور مجمل کلام سے یعنی اس واسطے کہ کلام باریک اور مجمل
سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں۔

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ
لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمَذْكُورُ يَقْدِرُ
أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ
ذَلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَاجْمَالًا

اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے
واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات
کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور
محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا ان نمازوں
اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات
میں شمار کیا ہے۔

وَأَمَّا الْأَفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي
الْوَعَاظَ فِي زَمَانِنَا فَبَيْنَا عَدَمُ
تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ
وَالْغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمْ
الْمَوْضُوعَاتُ الْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمْ
الصَّلَوَاتِ وَالِدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا
الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ

ف سبب رکایہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی
کا جو روایت اور فقہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت
ہے کہ جو عدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنمی ہے۔

۱۵ لیکن شارحین حدیث نے یہ نکھا ہے کہ یہ تکرار کلام بہتم الشان میں ہوتی تھی نہ ہر سلام
میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم۔

مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اس واسطے کہ خود بھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر میں عذاب میں۔

اور ازاں جملہ بمبالغہ ذکر کرنا
واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور
ترہیب سے۔

وَمِنْهَا مَبَالِغُهُمْ
فِي شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيبِ
وَالتَّرْهِيْبِ۔

ف۔ چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی سورۃ سے فلانے دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی فضائے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھنگ پیے اُس لے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

اور ازاں جملہ قصہ کر بلا اور وفات کی قصہ خوان
اور اُس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی
اور اُن میں خطبہ گوئی کرنا۔

وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ
كَرْبَلَاءَ وَالتَّوْفَاةِ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ
وَخَطْبُهُمْ فِيْهَا۔

ف۔ اس واسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تارقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اٹھا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُس پر طعن اور تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیر داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حریف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شہر

بریدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع
کم معتقد خدا و بسیار بشرع

گیارہویں فصل

سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے۔

صَحْبُنَا وَتَعَلَّمْنَا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ
وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ
الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيزِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ
لَمْ يَثْبُتْ تَعَيَّنَ الْأَدَابُ وَلَا تِلْكَ
الْإِشْغَالُ۔

ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے
آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تک صحیح مشہور اور متصل سند کیساتھ یعنی مصنف
سے تا مبدی رسالت یحییٰ میں کوئی واسطہ منقطع
نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقران
اشغال کا ثابت نہیں۔

یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ دَلِيٌّ اللَّهُ عَفَا
اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقُّ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ
صَحْبِ أَبَا الشَّيْخِ الْأَجَلِّ عَبْدِ الرَّحِيمِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَارْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا
وَتَعَلَّمْ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَادَّبْ
عَلَيْهَا بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ دَرَايَ مِنْهُ
الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمَشْكَالَاتِ
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ
وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَزَى عَلَيْهِ وَعَلَى
شُيُوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ

تو بندہ ضعیف دلی اللہ نے کہ حق تعالیٰ
اُس سے عفو کرے اور اُس کو اس کے سلف
صالحین کے ساتھ ملا دے زمانہ دراز صحبت
رکھی اپنے والد شیخ اجل عبد الرحیم کی خداراضی
ہو اُن سے اور اُن کو راضی کرے اور اُن ہی
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور
اُن سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور
اُن سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے
سنے اور جو اُن پر اُن کے مرشدوں پر واقعات
اور حالات اور کرامات گزرے اُن سے سموع

وَالْكَرَامَاتِ جَزَاءَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ عَنْهُ
وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا -
وَصَحْبٌ هُوَ شَيْخُ خَاكِشِيرًا
أَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَهُمْ خُوَاجَةٌ
خُرْدٌ صَحْبُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السُّوَهْدِيِّ
وَالشَّيْخِ الْهَدَاذِ وَخُوَاجَةٌ حُسَامُ
الدِّينِ صَحْبُوا خُوَاجَةَ مُحَمَّدٍ بَاقِي
وَتَانِيَهُمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبُ
الشَّيْخِ آدَمَ الْبَنُورِيِّ صَحْبُ الشَّيْخِ
أَحْمَدَ السُّرْهَنْدِيِّ صَحْبُ خُوَاجَةِ
مُحَمَّدٍ بَاقِي وَتَالِثُهُمُ الْخَلِيفَةُ
أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبُ مُلَاوَلِي مُحَمَّدٍ
صَحْبُ الْأَمِيرِ أَبَا الْعُلَا -

ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی ان کے
مستفیدوں کی طرف سے ان کو نیک بدلہ دے۔
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی
صحبت میں رہے بزرگ تران میں سے تین مرشد
ہیں اول ان میں خواجہ خرد میں جو شیخ احمد
سُورہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین
کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی
کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ
عبدالرحیم کے سید عبداللہ میں جو شیخ آدم بنوری
کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سہروردی
کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی
صحبت میں رہے اور تیسرے خلیفہ ابوالقاسم ہیں وہ
ملاولی محمد کی صحبت میں رہے۔

ف۔ سہروردی شہر لاہور کے قریب اور بنور بر وزن تنور قصیدہ ہے سہروردی کے توالع سے

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنی
کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا
درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا
محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ
احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا
امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحییٰ
کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق کی
صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور
کی صحبت میں رہے۔

ثُمَّ الْخُوَاجَةُ مُحَمَّدُ بَاقِي
صَحْبُ خُوَاجَةِ مُحَمَّدٍ أَمْكَنِي
صَحْبُ أَبِي أَمَّا مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دُرُوِشِي
صَحْبُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ زَاهِدِي
صَحْبُ خُوَاجَةِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ
وَالْأَمِيرِ أَبَا الْعُلَا صَحْبُ الْأَمِيرِ
عَبْدِ اللَّهِ صَحْبُ الْأَمِيرِ يَحْيَى صَحْبُ
خُوَاجَةِ عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبُ خُوَاجَةِ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ الْمَذْكُورِ -

وَالْخَوَاجَةُ أَخْرَارُ صَحْبِ
 تُبَيُّوْهَا كَثِيْرِيْنَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا
 يَعْقُوبُ الْجَرَحِيُّ وَخَوَاجَةُ عَلَاءُ
 الدِّينِ الْعَجْدَ وَابْنِي صَحْبَا
 خَوَاجَةُ نَقْشَبَنْدِ بِلَا وَاسِطِي
 صَحْبِ الْأَوَّلِ أَيْضًا خَوَاجَةُ
 عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارُ وَالثَّانِي
 خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ بَا زَسَاوْهَامِنْ
 كِبَارِ أَصْحَابِ خَوَاجَةِ نَقْشَبَنْدِ-

اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی
 صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب
 چرخؒ اور خواجہ علار الدین عجد والیؒ ہیں
 وہ دونوں خواجہ نقشبندؒ کی صحبت میں رہے
 بلا واسطہ اذہر شد اول یعنی مولانا یعقوب
 چرخؒ خواجہ علار الدین عطارؒ کی بھی صحبت
 میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علار الدین
 خواجہ محمد پارساؒ کی صحبت میں رہے اور دونوں
 یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبندؒ کے عمدہ
 مریدوں سے ہیں۔

ف۔ چرخ قریب ہے غزنی کے توابع سے اور عجد وان بکسر غین مجہد ایک موقع
 ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کجاب باف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد
 یہی پیشہ کرتے تھے۔

وَالْخَوَاجَةُ نَقْشَبَنْدِ صَحْبِ
 تُبَيُّوْهَا كَثِيْرِيْنَ أَجَلَّهُمْ خَوَاجَةُ
 مُحَمَّدُ بَا بَاسْمَاسِي وَخَلِيْفَتُهُ
 الْأَمِيْرُ سَيِّدُ كَلَالُ وَالْخَوَاجَةُ
 مُحَمَّدُ صَحْبِ خَوَاجَةُ عَلِي
 الْإِسْرَامِيْنِي صَحْبِ خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ
 أَبَا الْخَيْرِ الْفَخْرِي صَحْبِ خَوَاجَةُ
 عَارِفُ رِيُوْكَرِي صَحْبِ خَوَاجَةُ
 عَبْدُ الْخَالِقِ الْعَجْدَ وَابْنِي صَحْبِ
 خَوَاجَةُ يُوسُفُ الْهَمْدَانِي

اور خواجہ نقشبندؒ بہت شیوخ کی
 صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا
 سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور
 خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت
 میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فخری کی صحبت
 میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت
 میں رہے وہ خواجہ عبد الخالق عجد والی کی
 صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی
 کی صحبت میں رہے۔

صَحْبَ عَلِيٍّ ابْنِ الْفَارُصِدِيِّ -

ف۔ ستماس بفتح سین و تشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور قعنے بفتح فاد سکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر یکسر رائے مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے۔

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصر آبادی اور ابوالحسن حضرمی کی صحبت میں اور دونوں یعنی نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کزکائی ہیں جو ابو عثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاشی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودبار کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے۔

صَحْبَ شَيْبُو خَاكْشِيرِي
أَجَلَّهُمْ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ
أَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيُّ صَحْبَ أَبِي
عَلِيٍّ ابْنِ الدَّقَاقِ صَحْبَ أَبِي الْقَاسِمِ
النَّصْرَآبَادِيِّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ
الْحَضْرَمِيِّ صَحْبَ الشَّيْبَانِيِّ صَحْبَ
سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدِ
الْبَغْدَادِيِّ وَالثَّانِي خَوَاجَتَا
أَبِي الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيِّ صَحْبَ
أَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبَ أَبِي عَلِيٍّ
بُنِي كَاشِيٍّ صَحْبَ أَبِي عَلِيٍّ الرُّودْبَارِيِّ
صَحْبَ جُنَيْدِ ابْنِ الْبَغْدَادِيِّ -

ف۔ ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور ادب اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک کانوں کا نام ہے اور رودباری منسوب بنا حبیہ کہ ان کے آباء کا منشا تھا۔
وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحْبَ

اور جنید بغدادی اپنے ماموں لصری سقطی

لصری بفتح اول و کسر ثانی دیا ہے تختانی مشدد بمعنی جو ان فرد و مردار و سقطی یعنی پارچہ فروش کہ جس کو پراپچہ

خَالِئِ السَّيْرِ السَّقَطِ صَحْبِ
مَعْرُوفٍ الْكَرْخِيِّ صَحْبِ شَيْخِ
كَثِيرِينَ أَجَلُهُمْ أَثْنَانِ أَحَدُهُمَا
الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضِيِّ صَحْبِ
أَبَاكَ الْإِمَامِ مُوسَى الْكَاطِمِ
صَحْبِ أَبَاكَ الْإِمَامِ جَعْفَرِ
الْصَّادِقِ صَحْبِ أَبَاكَ الْإِمَامِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِرِ صَحْبِ أَبَاكَ
الْإِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ صَحْبِ
أَبَاكَ الْإِمَامِ حُسَيْنِ صَحْبِ أَبَاكَ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ صَحْبِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ثَانِيَهُمَا دَاوُدُ الطَّائِي صَحْبِ
فَضِيلٍ وَجَيْبِ الْعَجِيِّ وَذَا النُّونِ
صَحْبِ شَيْخِ كَثِيرٍ بَيْنَ مَنِ
التَّابِعِينَ وَتَبِعِهِمْ أَجَلُهُمْ
الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحْبِ أَهْلِ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَنَسُ خَادِمُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَخَافِظُ سُنَّتِهِ فَهَذِهِ سِلْسِلَةُ
الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَإِصْلَاقِهَا۔

کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی
صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشد
کی صحبت میں رہے بزرگ تران میں دو مرشد
ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ
اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے
وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں
رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت
میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین
کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین
کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے والد امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں
رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد
داؤد ظائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب
عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے
اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین
میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے
بزرگ تران میں سے حسن بصری ہیں اور
یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے
ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے
احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی
صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصطفیٰؐ سے پوچھا کہ شیخ ابوعلی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالے میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت ادبیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحت کی من وعن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن ادبیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اُن کو بایزید سظامی کی روحانیت سے اور اُن کو امام جعفر صادقؑ کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا۔

اور امام جعفر صادقؑ کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اُن کو ابی بکر صدیقؓ سے اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جن کے بعض میں بنا برصیت کے اتصالات ہیں اور بعض میں بنا بربعیت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے انھوں نے سید عبداللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد بن بندہ سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے۔

وَلِلِّدِّ مَامِ جَعْفَرِ بْنِ صَادِقٍ
أَيْضًا اِنْتِسَابٌ إِلَى جَدِّهِ أَبِي أُمِّ
الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ أَبِي
بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْهَا سَلَا سِلٌّ أُخْرَى
الَّتِي تَصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ
وَفِي طَرَفٍ بِالْبَيْعَةِ أَوِ الْخُرْقَةِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ
وَلِيُّ اللَّهِ إِخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ
أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ
السَّيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ
أَدَمَ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السُّوَهْدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ
شَاهِ كَمَالٍ۔

سند سلسلہ قادریہ | وَ اَيْضًا عَنْ
 شَيْخٍ سَيِّدٍ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ
 كَمَالٍ اِبْنِ الْمَسْدُكُورِ عَنِ السَّيِّدِ
 فَضِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنٍ
 عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفٍ
 عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنِ بْنِ اَبِي
 الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّينِ
 الْقَحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ
 السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ
 عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرْفِ
 الدِّينِ قَتَالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
 عَنْ اَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقِ اَبِي مُحَمَّدٍ
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ
 الْمَخَرَّمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقَرْنَبِيِّ
 عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطُّوسِيِّ
 عَنْ اَبِي الْقَاضِي عَبْدِ الْوَاحِدِ
 التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ
 بِسَنَدِهِ الْمَسْدُكُورِ۔

اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر
 سے بھی طریقہ ملا اور اُن کو اپنے دادا شیخ
 کمال مذکور سے اُن کو سید فضیل سے اُن
 کو سید گدار حمن سے اُن کو سید شمس الدین
 عارف سے اُن کو سید گدار حمن بن ابوالحسن
 سے اُن کو شمس الدین صحرانی سے اُن کو سید
 عقیل سے اُن کو سید بہار الدین سے اُن
 کو سید عبدالوہاب سے اُن کو سید شرف الدین
 قتال سے اُن کو سید عبدالرزاق سے اُن
 کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر
 جیلانی سے ان کو ابو سعید مخرمی سے اُن
 کو ابو الحسن قرشی سے اُن کو ابو الفرج طوسی
 سے اُن کو ابو الفضل عبدالواحد تمیمی سے
 اُن کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے
 اُن کو ابو بکر شبلی سے اُن کو اس سند سے
 جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی
 سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰؒ۔

ف۔ اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے محترم

بضم میم و تشدید رائے ہملہ مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے۔

اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم
 ادب آسوز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد

وَ اَيْضًا تَادَبَ شَيْخَانَا
 عَبْدُ الرَّحِيمِ عَلَى رُوحِ جَدِّهِ اِلَامِهِ

الشَّيْخُ رَفِيعُ الدِّينِ مُحَمَّدٌ وَ
أَجَازُكَ قَبْلَ أَنْ يُؤَلِّكَ بِسِنِينَ
بِطَرِيقِ خَرَقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِي
قُطَيْبٍ الْعَالِمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ
جَائِلِدَهُ عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

کی روح سے اور انھوں نے اُن کو اجازت
طریقۂ دی اُن کے پیدا ہونے سے چند
سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ
رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم
سے اور اُن کو نجم الحق چائیلدہ سے اُن کو
شیخ عبدالعزیز سے۔

جو رسالہ عزیز یہ کے مصنف ہیں۔

وَلَمْ يَطْرُقْ أُخْرَى أَجَازُكَ
السَّيِّدُ عَظَمَتْهُ اللَّهُ الْأَكْبَرُ أَبَا دِي
عَنْ أَنَا عَمْرٍو عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ قَاضِي خَانِ يَوْسُفَ النَّاصِحِي
عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ
رَاجِي حَامِدٍ شَاهٍ عَنِ الشَّيْخِ
حَسَامِ الدِّينِ الْمَانِكِ يُورِي
عَنْ خُوجَا جَمُّ نُورِ قُطَيْبِ الْعَالِمِ
عَنْ أَبِي عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدَ
اللَّهُ هُوَرِيَّ الْبَنَّاكِي عَنْ أَخِي
سِرَاجِ عُمَانَ الْأَوْدِي عَنِ
الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أَوْلِيَا عَنِ
الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كَبِيرِ شَكْرِ
عَنْ خُوجَا حَبِيبِ قُطَيْبِ الدِّينِ بِخَتِيَارِ
كَالِي عَنْ خُوجَا جَمُّ مَعِينِ الدِّينِ
السَّجَرِي عَنْ خُوجَا جَمُّ عُمَانَ هَارُونِي

اور شیخ عبدالرحیم کے اور بھی
طرق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت
الشاہ اکبر آبادی نے ان کو سند حاصل ہے
اپنے باپ دادوں سے اُن کو شیخ عبدالعزیز
سے اُن کو قاضی خان یوسف ناصحی سے
اُن کو حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی
حامد شاہ سے اُن کو شیخ حسام الدین مانک
پوری سے اُن کو خواجہ نور قطب عالم سے
اُن کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے
جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن ہیں بنگالی
اُن کو اخئی سراج عثمان اودھی سے اُن کو
سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے
اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اُن کو
خواجہ قطب الدین بختیار کالی سے اُن کو
خواجہ معین الدین سجری یعنی سیستانی
سے اُن کو خواجہ عثمان ہارونی سے اُن کو

عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الرَّفْدِيِّ عَنْ
 خُوجَاةٍ مَوْرُودٍ فِي حِشْتِي عَنْ أَبِيهِ
 خُوجَاةٍ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ
 بْنِ سَمْعَانَ حِشْتِي عَنْ خَالِهِ
 خُوجَاةٍ مُحَمَّدٍ حِشْتِي عَنْ
 أَبِيهِ خُوجَاةٍ أَبِي أَحْمَدٍ حِشْتِي
 عَنْ خُوجَاةٍ أَبِي اسْمَاقِ الشَّاهِي
 عَنْ مُشَادِ عَلَوَالِدٍ يَنْوَرِي عَنْ
 أَبِي هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ
 الْمُرْعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِدْهِمَ
 عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ
 عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
 الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَاضِي
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حاجی شریف زندی سے اُن کو خواجہ
 مودود حشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ محمد
 بن سمعان حشتی سے اُن کو اپنے ماموں خواجہ
 محمد حشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالاحمد
 حشتی سے اُن کو خواجہ ابواسحق شامی سے
 اُن کو مشاد علودینوری سے اُن کو ابوہبیرہ
 بصری سے اُن کو حذیفہ مرعشی سے اُن کو
 ابراہیم بن ادھم سے اُن کو فضیل بن
 عیاض سے اُن کو عبدالواحد بن زید سے
 اُن کو حسن بصری سے ان کو امیر المومنین
 علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اُن کو
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے آلہ آباد کے قریب
 اور اودھ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب قیض آباد کہتے ہیں اور بنجری ایک سرسبز
 مہملہ و سکون جیم و زائے محرم منسوب ہے سجستان کی طرف جو مغرب ہے سیستان کا
 اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدینؒ کا اس واسطے لقب ہوا گویا
 کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو
 اُمّت فرمایا اور اس کی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور
 کعب کا احبار اور زندہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور

ہارون قریب ہے زندہ نہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے
دو منزل ہرات سے اور اب اُس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرغش ایک شہر ہے شام
کے توابع سے۔

وَنَادَىٰ سَيِّدِي الْوَالِدَ أَيُّضًا
بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ أَنَّكَ رَأَاكَ فِي مُبَشِّرَةٍ قِيَالَعَا
وَعَلَّمَكَ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَ
أَيْضًا مِنْ زَكْرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَكَ
أَسْمَ الذَّاتِ -

اور میرے والد مرشد ادب آموز
طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
دیکھا سو ان سے بیعت کی اور آپ نے
اُن کو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت
ذکر یاع پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام
ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی اٹھوں نے
تعلیم فرمائی۔

وَالْيَضَاقِينَ رُوحَ الْإِيمَانِ الشَّيْخِ
أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي
وَالْخَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ
نَقِشْبَنْدٍ وَالْخَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ
بْنِ الْحَسَنِ الْجُشْتِي وَآلِهِ رَاهِمُ
وَأَخَذَ مِنْهُمْ الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ
نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
حَدِّ ثَمَانِي مِائَةٍ مِنْهُمْ عَلَى
قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَغَنَمَهُمْ أَجْمَعِينَ

اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ
طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد
عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد
نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی
کی روح سے اور اُن کو خواب میں دیکھا اور
اُن سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت
اُن سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا
فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُن کے
دل پر اور حضرت والد ہم سے اُس کی حکایت
بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اُن سے اور اُن
حضرات سب سے راضی ہو۔

وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالفِقْهِ
وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِ وَالْقُرْآنِ
وَالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ
تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صَغَارَ الْكُتُبِ
عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّضَى مُحَمَّدٍ
وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى أَمِيرِ زَاهِدٍ
وَالْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْخَوَاشِي
الْمَشْهُورَةِ عَنْ مِيرْزَا فَاضِلٍ
عَنْ مَلَايُوسَفِ الْكُوتُجِيِّ عَنْ مِيرْزَا
جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ مَلَا جَلَالِ
الدَّوَانِي عَنْ أَبِيهِ أَسْعَدَ وَغَيْرِهِ
عَنْ تَلَامِيذِهِ الْعُلَمَاءِ التَّفْتَالِي
وَالْعُلَمَاءِ الشَّرِيفِ الْجُرْجَانِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ
اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول
اور منطق کے سوان کو ہم نے پڑھا اپنے مرشد
والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں
اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی
کتابیں امیرزا ہرادی سے پڑھیں جو مصنف
ہیں حواشی مشہور درسیہ کے اور امیرزا ہرادی نے
میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کو بیج
سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے
محقق ملا جلال دوانی سے انھوں نے اپنے
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور
علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ
عنہم۔

ف۔ علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم
ہے لہذا مصنف نے اس کو نہ ذکر فرمایا۔

وَأَجَازَنِي مَشْكُوتَةُ الْمُصَاحِبِ مُحَمَّدٍ
صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرُهُ مِنَ الصَّحَاحِ
الْمُسْتَتِ الثَّقَةِ الثَّبَتِ حَاجِي مُحَمَّدٍ
أَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْأَحَدِ عَنْ
أَبِيهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ عَنْ

اور مجھ کو اجازت دی مشکوۃ المصابیح
اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد
ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ
عبدالاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ
محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ

طریقیت شیخ احمد سرہندی سے اُن کی سند
طویل مذکور ہے اُن کے مقامات اور تصانیف
میں اور یہ تمام ہے اُس مضمون کی جس کے
لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا
تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی
اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن
میں بھی۔

جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ
الْتَّوْحِيدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيلِ
الْمَذْكُورِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهَذَا خُرْمًا
أَرَدْنَا إِيْرَادَهُ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا
وَبَاطِنًا۔

مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اُس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجلیل کا چوبیسویں
ربیع الآخر ۱۲۸۵ ہجری (بارہ سو ساٹھ ہجری) میں پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ میری بھول چوک
اور کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور اُن
حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدرہ دل کو نورانی فرما دے آمین اور اہل اسلام
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین۔

خاتمة الطبع

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى تَوَالِيهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَمَّا بَعْدُ يَهْ كِتَاب
فِيضِ انْتِسَابِ قَوْلِ الْجَمِيلِ تَصْنِيفِ طَيْفِ عَارِفِ كَامِلِ عَالِمِ فَاضِلِ مَوْلَانَا شَاهِ وَلِيِ التَّوْحِيدِ
صَاحِبِ مُحَدَّثِ دِلْهَوِيٍّ مَعَ تَرْجِمِهِ مَوْسُومِهِ بِهْ شَفَاةِ الْعَلِيلِ مَرْجَمِ مَوْلَوِيٍّ خَرَمِ عَلِيٍّ صَاحِبِ
بَلْهَوَرِيٍّ مَرْحُومِ وَفَوَائِدِ مَوْلَانَا شَاهِ عِيدِ الْعَزِيزِ صَاحِبِ دِلْهَوِيٍّ وَحَوَاشِي مَوْلَانَا نَوَابِ قَطْبِ
الدِّينِ خَالِ صَاحِبِ دِلْهَوِيٍّ۔

ایجوکیشنل پریس کراچی میں ۱۳۹۵ھ میں طبع ہوئی۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے
عالات، کرامات، ارشادات، تجربات اور عملیات کا نامدرمجوعہ

کمالات غزری (مجیدی)

مترجمہ مولوی ظہیر الدین تید احمدؒ

نسیرہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی دنیاوی و آخروی حاجات پوری ہوں،
تمام پریشانیوں سے نجات ملے، رزق میں برکت ہو اور اس زندگی میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو اس مشہور و معروف
کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

عکس طباعت۔ خوبصورت سرورق۔ قیمت

— ناشر —

ایچ ایم سعید کمپنی اربنل پاکستان چوک کراچی